بفیضانِ نظر
سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ

دسمبر 2018ء

گیارھویں شریف مبارک ہو

الٰلہ

روزی میں برکت کا نسخہ

تاجر اپنی روزانہ کی بکری (SALE) کا ایک فی صد جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کا ... سے کم از کم دو فی صد نکالے اور ماہانہ گیارھویں شریف کی نیاز کرے تو ان شاء اللہ اس کی روزی میں برکت ہوگی۔ (اگر کوئی نیاز کرنے سے معذور ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رقم خرچ کر دیجئے)

فریاد

پردیس کی مشکلات

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جتنا رِزْق ہمارے مُقدّر میں لکھا ہے وہ ہمیں مل کر رہے گا چاہے ہم کہیں بھی ہوں، لہٰذا جائز ذرائع اپنا کر اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہوئے اپنے ہی ملک میں روزگار حاصل کرنا چاہئے۔ یہ کہنا کہ یہاں روزگار نہیں ہے یا ہمیں پوری نہیں پڑتی یا اس کے علاوہ کسی دُنیاوی غرض کی بنا پر بیرونِ ملک رہنے کا سوچ لینا دانشمندی نہیں کیونکہ عُموماً یہاں سے جانے والے افراد جن دینی یا دُنیاوی آزمائشوں کا شکار ہوتے ہیں ان کا تدارُک وہاں سے حاصل ہونے والا پیسہ نہیں کرسکتا۔ پھر بیرونِ ملک جانے والے اَفراد دو قسم کے ہوتے ہیں: (1) قانونی (Legal) طریقے سے جانے والے اور (2) غیر قانونی (Illegal) طریقے سے جانے والے۔ **غیر قانونی ذرائع سے بیرونِ ملک سفر کے نقصانات** ✖ اس کے لئے رشوت دی جاتی ہے ✖ جھوٹ بولا جاتا ہے ✖ اپنی جان اور عزّت کو داؤ پر لگایا جاتا اور ✖ دونوں ملکوں کے قوانین کو توڑا جاتا ہے ✖ بسا اوقات کوئی ایجنٹ ان افراد سے رقم وصول کرکے یا پھر کچھ رقم ایڈوانس اور بقیہ دوسرے ملک پہنچ جانے کے بعد وصول کرنے کی شرط پر انہیں ایسے راستے سے لے جاتا ہے کہ جو جنگل بیابان، برفانی پہاڑ، دریا اور سمندر وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے، ایسے سفر میں جن مصیبتوں اور خطرات کا سامنا ہوتا ہے ان میں بھوک، پیاس، سردی، ایجنٹ اور اس کے کارندوں کی طرف سے مارپیٹ، غیر قانونی طور پر سرحد (Border) عبور کرتے ہوئے فائرنگ کا نشانہ بننے کا خوف! اس طرح کے غیر قانونی اور پُر خطر سفر کی وجہ سے اب تک لوگوں کی ایک تعداد اپنے ہاتھ یا پاؤں سے معذور ہوچکی، کئی اپنی جان کی بازی ہار چکے اور کئی لاپتا ہوچکے ہیں۔ **چھ عبرتناک واقعات** (1) ایک غیر قانونی سفر کے دوران برفانی راستے میں ایک شخص کے ہاتھ شل ہوگئے، ڈاکٹروں کے پاس سوائے ہاتھ کاٹنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا، بالآخر اس شخص کو ہاتھ کٹوانا ہی پڑے۔ (2) اپنے مطلوبہ ملک پہنچنے کیلئے برفانی پہاڑ کو عبور کرتے ہوئے ایک شخص سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا، بقیہ ساتھی اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہوگئے، بالآخر برف میں پڑے رہنے کی وجہ سے اس کا پاؤں ناکارہ ہوگیا جسے بعد میں کاٹنا پڑا۔ (3) دو سگے بھائی ایک کشتی پر سوار تھے، ایک بھائی کو کھانسی ہوئی جو رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی، ایجنٹ نے کہا: اسے خاموش کراؤ ورنہ سب لوگ سمندر میں موجود نیوی (Navy) اہلکاروں کے ہاتھوں پکڑے جائیں گے، کھانسی کو روکنا اس شخص کے اختیار میں نہ تھا، بالآخر پکڑے جانے کے ڈر سے ایک بھائی کے سامنے دوسرے بھائی کو سمندر میں پھینک دیا گیا۔ (4) ایک ملک کے بارڈر پر فائرنگ کی وجہ سے ایک شخص کو ٹانگ میں گولی لگی، وہ شخص پوری زندگی کیلئے اس ٹانگ سے معذور ہوگیا۔ (5) ایک نوجوان اسی سفر میں کسی ملک کے بارڈر پر پکڑا گیا، وہاں اس پر ظالمانہ جسمانی تشدد کیا گیا جس کی وجہ سے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے آٹھ ماہ بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ (6) ایک نوجوان اسی طرح کے سفر پر نکلا برسوں گزر گئے اس کا کوئی پتا نہ چلا، اس کے غم میں بوڑھے باپ کو فالج ہوگیا۔ **ہلاکتوں کی تعداد** انسانی اسمگلنگ

بقیہ صفحہ 7 پر ملاحظہ کیجئے

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ جلد: 3
دسمبر 2018ء شمارہ: 1

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یارب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیر اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ: 480 رنگین: 720

☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا کر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 725 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی (دار الافتاء اہلِ سنت دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرود ِپاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مُصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔
(القربۃ الی رب العٰلمین لابن بشکوال، ص90، حدیث:90)

حمد / مُناجات

ہمارے دل سے زمانے کے غم مٹا یارب

ہمارے دل سے زمانے کے غم مٹا یارب
ہو میٹھے میٹھے مدینے کا غم عطا یارب

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈھل جائیں
تِری عطا کا اشارہ جو ہوگیا یارب

پئے حُسین و حَسَن فاطمہ علی حیدر
ہمارے بگڑے ہوئے کام دے بنا یارب

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
ملے گناہوں کے امراض سے شفا یارب

عطا ہو دعوتِ اسلامی کو قبولِ عام
اسے شُرور و فتن سے سدا بچا یارب

میں پُلْ صراط بلا خوف پار کرلوں گا
ترے کرم کا سہارا جو مل گیا یارب

کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا
عذابِ نار سے عطّارؔ کو بچا یارب

وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص76

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / اِستغاثہ

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اس کو کہتے ہیں

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اسکو کہتے ہیں
ہوا اِکدم میں عَوْدُ الشَّمْس قُدرت اسکو کہتے ہیں

جو دیکھیں حضرت یوسف جمالِ سیّدِ عالَم
تو فرمائیں قسم حق کی مَلاحت اسکو کہتے ہیں

بنایا اُنکو مختارِ دوعالَم اُن کے مولےٰ نے
خلافت ایسی ہوتی ہے نیابت اسکو کہتے ہیں

بلا سے پہلے آتی ہے مدد تیرے غلاموں پر
ترے صدقے عرب والے اِعانت اسکو کہتے ہیں

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو ظلم کے بدلے
حلیم ایسے ہوا کرتے ہیں رحمت اسکو کہتے ہیں

عرب کے چاند کی جب روشنی پھیلے گی مَحشَر میں
کہیں گے انبیا ماہِ رسالت اسکو کہتے ہیں

فرشتو یاد رکھنا نام اس عاصی کا مَحشَر میں
جمیلؔ قادری سب اہلسنّت اسکو کہتے ہیں

قبالۂ بخشش، ص115

از مداحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

مَنْقَبَت

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

کیا دَبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتّا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تُو ابنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادِر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

تجھ سے دردر سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دُور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

فخرِ آقا میں رضاؔ اور بھی اِک نظمِ رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

حدائقِ بخشش، ص21

از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

اولیاءِ کرام کا تقویٰ

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۚۖ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ؕ﴾

ترجمہ: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

(پ11، یونس:62،63)

فرمایا گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں پر بروزِ قیامت نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ وہ حضرات ہیں جو ایمان و تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اولیاءِ کرام کا ذکر کرنے میں یہ بھی مقصود ہے کہ اِن مقربینِ بارگاہِ الٰہ (اللہ پاک کی بارگاہ میں خاص مقام رکھنے والوں) کی عظمت و شان کی معرفت نصیب ہو اور ان کے فیوض و برکات کے حصول کی طلب پیدا ہو نیز یہ مطلوب ہے کہ ان کی سیرت و صفات کا علم حاصل ہو تاکہ لوگ اُن کی راہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ یہاں اولیاءِ کرام کی نمایاں ترین اور بنیادی صفت "تقویٰ" کے متعلق کچھ تفصیل پیشِ خدمت ہے۔ اس کا زیادہ تر استفادہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "منہاج العابدین" سے کیا گیا ہے۔ تقویٰ ایک نادر خزانہ ہے کہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں جمع کر کے صرف اس ایک خصلت کے تحت رکھ دی گئی ہیں۔ تقویٰ کے فضائل قرآن و حدیث میں بکثرت بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں ان میں سے بارہ بیان کئے جاتے ہیں:

1 اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی یہ شان بیان فرمائی کہ یہ بڑی ہمت والا کام ہے، چنانچہ فرمایا: اور اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیزگار بنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:186) 2 صاحبِ تقویٰ کو حفاظتِ الٰہی نصیب ہوتی ہے، فرمایا: اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ (پ4، اٰل عمرٰن:120) 3 اللہ عَزَّوَجَلَّ متقی لوگوں کی مدد فرماتا ہے اور انہیں اپنی معیت و قرب سے سرفراز فرماتا ہے: اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (پ10، التوبۃ:36) 4 متقی کو تکلیفوں سے نجات اور حلال رزق نصیب ہوتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (پ28، الطلاق:2، 3) 5 اُس کے اعمال سنوارے جاتے ہیں، فرمایا: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا۔ (پ22، الاحزاب:70، 71) 6 تقویٰ اپنانے والے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ارشادِ عالی ہے: اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (پ22، الاحزاب:71) 7 متقی خدا کا محبوب بن جاتا ہے، فرمایا: بیشک اللہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ10، التوبۃ:7) 8 متقی کے نیک اعمال مقبول ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے: اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے۔ (پ6، المآئدۃ:27) 9 اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قرب و مرتبہ کا معیار تقویٰ ہے جیسا کہ فرمایا: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پ26، الحجرات:13) 10 متقی کے لئے دنیا و آخرت میں خوش خبری ہے، فرمایا: وہ جو ایمان لائے اور

ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔(پ11، یونس:63-64) **11** اہلِ تقویٰ کو اللہ کریم جہنم سے محفوظ رکھے گا، فرمایا: پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے۔ (پ16، مریم:72) **12** اہلِ تقویٰ کو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا نصیب ہوتا ہے، فرمایا: وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:133)

خوبصورت استدلال ایک بزرگ نے قرآنِ مجید سے استدلال کرتے ہوئے تقویٰ کی عظمت بہت خوبصورت انداز میں بیان فرمائی، چنانچہ بزرگ سے عرض کی گئی کہ مجھے نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں وہ نصیحت کرتا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اگلوں پچھلوں کو فرمائی ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے: بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی تاکید فرمادی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ5، النسآء:131) یعنی آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ امتوں کو اور اِس امت کو تاکید فرمائی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تقویٰ اختیار کرو۔

تقویٰ کی حقیقت تقویٰ کے اتنے فضائل پڑھنے کے بعد دل میں شوق پیدا ہوتا ہے کہ تقویٰ کیا چیز ہے؟ اور ہم اسے کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ لفظ ”تقویٰ“ قرآنِ مجید میں خوف وخشیت، اطاعت و عبادت اور دل کو گناہوں سے بچانے کے معنیٰ میں بیان ہوا ہے اور ان میں تیسرا معنیٰ اس کا حقیقی معنیٰ ہے کیونکہ عربی لغت میں تقویٰ کا معنیٰ تکلیف سے بچانا اور حفاظت کرنا ہے اور چونکہ تقویٰ گناہوں سے حفاظت و بچت کا ذریعہ ہے اس لئے اسے تقویٰ کہتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنا مختار معنیٰ یوں بیان فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: تقویٰ ہر اُس چیز سے بچنے کو کہتے ہیں جس سے تمہیں اپنے دین میں نقصان کا ڈر ہو۔

تقویٰ کی اقسام تقویٰ کے معنیٰ سے یہ واضح ہوا کہ شرک، بدعت اور کبیرہ وصغیرہ گناہوں سے بچنا تقویٰ کے بڑے بنیادی درجے ہیں کہ کفر وشرک ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخلے کا سبب ہیں اور اس سے بڑھ کر ہلاکت وضرر (نقصان) کیا ہوگا، یونہی کبیرہ گناہ جہنم میں داخلے کا سبب ہیں اور صغیرہ گناہوں میں بھی آخرت کا نقصان ہے لہٰذا اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اِن تین چیزوں سے بچنا حصولِ تقویٰ کے لئے ضروری ہے لیکن اس کے علاوہ مشکوک و مشتبہ چیز ترک کردینا بھی تقویٰ کا اہم درجہ ہے جیسا کہ حدیث میں فرمایا: اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو شک و شبہ سے خالی ہے۔ (ترمذی، 4/232، حدیث: 2526) نیز فرمایا: جس نے شک وشبہ والی چیزوں سے خود کو بچالیا اس نے اپنے دین و عزت کو بچالیا۔ (بخاری، 1/33، حدیث:52) ان تمام درجاتِ تقویٰ کے بعد ایک اور اعلیٰ درجہ ہے اور وہ یہ کہ حلال میں بھی صرف ضرورت کی حد تک استعمال کرے اور ضرورت سے زائد حلال چھوڑ دے۔ یہ بھی تقویٰ ہے کیونکہ ضرورت سے زائد حلال میں مشغول و منہمک ہونا بندے کو حرام کی جانب لے جاتا اور گناہوں پر اُبھارتا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”بندہ اس وقت تک متقین کے مرتبے تک نہیں پہنچتا جب تک یہ نہ ہو کہ ناجائز میں پڑنے کے خوف سے جائز کو بھی چھوڑ دے۔“ (ترمذی، 4/205، حدیث:2459) یعنی حرام میں مبتلا ہوجانے کے خوف سے زائد از ضرورت حلال کو بھی چھوڑ دے۔

تقویٰ کا شرعی حکم گناہ سے بچنے والی صورت میں تقویٰ فرض ہے اور اسے چھوڑنے والا عذابِ نار کا مستحق ہوگا جبکہ دوسری صورت میں تقویٰ بھلائی وادب ہے اور اسے چھوڑنے کی وجہ سے روزِ قیامت روکا جائے گا، حساب ہوگا اور سرزنش و ملامت کی جائے گی۔ لہٰذا جب بندہ اوپر بیان کردہ ہر قسم کا تقویٰ اختیار کرتا ہے تو وہ کامل متقی کہلاتا ہے اور یہیں سے درجۂ ولایت کی ابتدا ہوتی ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ تقویٰ کیسے حاصل کیا جائے؟ تو اسے اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

اعلانِ جنگ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

حضور نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا یعنی اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قُرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض سے زیادہ مجھے کوئی شے پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری،4/248، حدیث:6502)

ولی اللہ کون ہے؟ قراٰنِ عظیم میں اللہ تعالٰی نے اپنے اولیا کی صفات ان کلمات سے بیان فرمائی ہیں: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿ۚۖ﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿ؕ﴾﴾ ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

(پ11،یونس:62، 63)

علّامہ بدرُ الدّین عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ولیُّ اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالٰی کی ذات و صفات کا عالم ہو، ہمیشہ اللہ تعالٰی کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اللہ تعالٰی کی عبادت میں مخلص ہو۔ (عمدۃ القاری،15/576، تحت الحدیث: 6502)

حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی فرماتے ہیں: ولیُّ اللہ وہ بندہ ہے جس کا اللہ تعالٰی والی ہو گیا کہ اسے ایک لمحے کے لئے بھی اس کے نفس کے حوالے نہیں کرتا بلکہ خود اس سے نیک کام لیتا ہے اور وہ بندہ ہے جو خود ربّ تعالٰی کی عبادات اور مسلسل اطاعت و فرمانبرداری کا متولّی ہو جائے گناہوں سے محفوظ رہے، پہلی قسم کے ولی کا نام مجذوب یا مُراد ہے اور دوسرے کا نام سالک یا مُرید ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح،5/40، تحت الحدیث:2266)

دشمنِ اولیا سے اللہ تعالٰی کا اعلانِ جنگ اس حدیثِ قُدسی میں اللہ تعالٰی نے دشمنِ اولیا سے جنگ کا اعلان فرمایا ہے اور قراٰنِ پاک میں سُود خوروں سے بھی جنگ کا اعلان ہے، ارشادِ باری تعالٰی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

(پ3،البقرۃ:278، 279)

صرف انہی دو اعمال پر ایسی سخت وعید اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دونوں عمل بہت خطرناک ہیں، کیونکہ جب اللہ تعالٰی کسی بندے سے جنگ فرمائے گا تو اس کا خاتمہ بُرا ہوگا کہ اللہ تعالٰی سے جنگ کرنے والا کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔

(مرقاۃ المفاتیح،5/41، تحت الحدیث:2266)

حدیث شریف میں جو اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ ”میں اس بندے کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اِلٰی آخِرِہٖ“ اس کی شرح میں علّامہ خَطّابی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ میں

*دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور

اپنے اس بندے کیلئے مذکورہ اعضاء سے مُتَعَلِّقہ افعال کو آسان کر دیتا ہوں اور میں اسے ان کاموں کی توفیق دیتا ہوں۔

(مرقاۃ المفاتیح،5/41، تحت الحدیث:2266)

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ ولی میں حلول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بو کہ خدا تعالیٰ حلول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کُفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں: ایک یہ کہ ولی اللہ کے یہ اعضاء گناہ کے لائق نہیں رہتے ہمیشہ ان سے نیک کام ہی سرزد ہوتے ہیں اس پر عبادات آسان ہوتی ہے گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرا رہا ہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اعضاء کو دنیا کے لئے استعمال نہیں کرتا، صرف میرے لئے استعمال کرتا ہے ہر چیز میں مجھے دیکھتا ہے ہر آواز میں میری آواز سنتا ہے، یا یہ کہ وہ بندہ فنافی اللہ ہو جاتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اس کے اعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وراء ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مصر سے چلی ہوئی قمیص یوسفی کی خوشبو سونگھ لی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سن لی حضرت آصف برخیا نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عمر نے مدینۂ منورہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے نہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حضور انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قیامت تک کے واقعات بچشم ملاحظہ فرمالئے، یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ آج نار (آگ) کی طاقت سے ریڈیو تار، وائرلیس، ٹیلی ویژن عجیب کرشمے دکھا رہے ہیں تو نور کی طاقت کا کیا پوچھنا۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیا کے منکر ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح،3/308)

بقیہ: فریاد

کا یہ سلسلہ پوری دنیا میں پایا جاتا ہے، ایک رپورٹ کے مطابق 2017ء میں تارکینِ وطن افراد کے ہلاک ہونے کی تعداد 30800 ہے، جن میں بارڈر پار کرتے ہوئے قتل کئے جانے والوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے۔ **مطلوبہ ملک پہنچنے کے بعد کی آزمائشیں** بسا اوقات بیرونِ ملک لے جانے والے ایجنٹس کا گینگ بنا ہوتا ہے، یہ ساتھ لے جانے والے افراد کو اس گینگ کے سپُرد کر دیتا ہے جو ان سے چوریاں اور ڈکیتیاں کرواتے ہیں، مزید رقم کے لئے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ اپنے گھر والوں سے پیسے منگوا کر دو اور جو نہ منگوائے اس پر طرح طرح کا تشدد کرتے ہیں، مثلاً اس کے جسم کو گرم استری سے داغنا، بجلی کے جھٹکے لگانا، چھریوں سے کٹ لگانا اور ڈنڈوں سے مارپیٹ کرنا وغیرہ۔ اگر بیرونِ ملک کسی کو کوئی جائز کام مل بھی جائے تو کام مکمل کرنے کے بعد جب وہ اپنی مزدوری یا سیلری لینے کی بات کرتا ہے تو کام کروانے والا اسے دھمکی دیتا ہے کہ پولیس کو بلاؤں؟ بالآخر جو ملے اسے چپ چاپ لینا پڑتا ہے۔ مزدوروں کے کھانے کے وقت اگر گوشت کا سالن ہو تو ایک ہی سالن مسلمان کو کسی حلال جانور کا نام لے کر جبکہ غیر مسلم کو خنزیر یا اس کے مذہب پر جس جانور کے گوشت کا کھانا درست ہو اس کا نام لے کر کھلا دیا جاتا ہے۔ **بیٹا کیا کر رہے ہو؟** بیرونِ ملک سے ایک شخص کا اپنے گھر والوں سے رابطہ ہوا جب والد سے بات ہوئی تو والد نے پوچھا: بیٹا کیا کر رہے ہو؟ جواب دیا: ابو! جھاڑو دے رہا ہوں۔ یہ کہتے ہی کال کٹ گئی، دوبارہ رابطہ ہوا تو پتا چلا کہ یہ سنتے ہی باپ کا ہارٹ فیل ہو گیا اور اسی وقت وہ دنیا سے رُخصت ہو گیا۔ ان تمام تر دُنیوی آزمائشوں کے علاوہ بالخصوص ایسے ممالک میں جہاں بے حیائی، فحاشی اور عُریانی عام ہے، بہت سے ایسے اُمور ہیں کہ جن کی وجہ سے ایک مسلمان کا دین وایمان وہاں خطرے میں پڑا رہتا ہے۔ رِزْق کی تنگی کے شکار تمام عاشقانِ رسول سے میری **فریاد** ہے کہ بیرونِ ملک جانے کی بجائے اپنے ہی ملک میں رہتے ہوئے محنت کریں، ضرورتاً اپنے ہی ملک کے بڑے شہروں کا رُخ کریں اور جو حلال روزی نصیب ہو اس پر گزارہ کرلیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش رہیں گے۔

اسلامی عقائد و معلومات

شفاعت کے درجات کا بیان

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی٭

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ (تفسیر کبیر، الزخرف، تحت الآیۃ: 86، 9/648 ماخوذاً) **شفاعت کیا ہے؟** شفاعت کے لُغوی معنیٰ ہیں: وسیلہ اور طلب جبکہ شرعی طور پر غیر کے لئے خیر مانگنا شفاعت کہلاتا ہے۔ (شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص400) **عقیدۂ شفاعت** اس بات کا عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسے شفاعت فرمانے والے ہیں جن کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ **منکر کا حکم** جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے کہ وہ کافر ہے۔ (بحر الرائق، 1/611 ملتقطاً) **کیا شفاعت زور زبردستی کا نام ہے؟** یاد رہے! شفاعت دھونس (زور زبردستی) کی نہ ہوگی لہٰذا جو بالکل شفاعت کا انکاری ہو وہ بے ایمان ہے اور جو مشرکینِ عرب کی طرح دھونس کی شفاعت مانے وہ بھی بے دین ہے۔ (نور العرفان، پ3، البقرۃ:255) **سب سے پہلے نبی ہمارے** جب تک ہمارے حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی شفاعت کی اجازت نہ ہوگی۔ (المعتقد المنتقد، ص240) اس بات پر ایمان رکھنا بھی واجب ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ انبیا و ملائکہ اور عُلَما و شُہدا، صالحین اور کثیر مؤمنین، قراٰنِ مجید، روزے اور کعبۃُ اللہ وغیرہ سب شفاعت کریں گے۔ (المعتقد المنتقد، ص247) **شفاعت کی دو بڑی قسمیں** مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: شفاعت دو قسم کی ہے: شفاعتِ کُبریٰ اور شفاعتِ صُغریٰ۔ شفاعتِ کُبریٰ صرف حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کریں گے، اس شفاعت کا فائدہ ساری خلقت حتّٰی کہ کفّار کو بھی پہنچے گا کہ اس شفاعت کی برکت سے حساب کتاب شروع ہوجائے گا اور قیامت کے میدان سے نجات ملے گی، یہ شفاعت حضور ہی کریں گے، اس وقت کوئی نبی اس شفاعت کی جراءت نہ فرمائیں گے۔ شفاعتِ صُغریٰ ظہورِ فضل کے وقت ہوگی، یہ شفاعت بہت لوگ بلکہ قراٰن، رَمضان، خانۂ کعبہ بھی کریں گے۔ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رفعِ درجات کے لئے صالحین حتّٰی کہ نبیوں کی بھی شفاعت فرمائیں گے اور گُناہوں کی معافی کے لئے ہم گنہگاروں کی شفاعت کریں گے لہٰذا آپ کی شفاعت سے انبیاءِ کرام بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ حَبِیْبِکَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ حضور کی شفاعت ہم گنہگاروں کا سہارا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/403 ملتقطاً) **شفاعتِ کُبریٰ کی کیفیت** صدرُ الشریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: قیامت کے دن مرتبۂ شفاعتِ کُبریٰ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے خصائص سے ہے۔ شفاعتِ کُبریٰ مومن، کافر، مُطیع، عاصی سب کے لئے ہے کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جانگزا ہوگا، جس کے لئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنّم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے، اس بلا سے چھٹکارا کفّار کو بھی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بدولت ملے گا، جس پر اوّلین و آخرین، موافقین و مخالفین، مؤمنین و کافرین سب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی حمد کریں گے، اسی کا نام مقامِ محمود ہے۔

٭رکن مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

(بہارِ شریعت، 1/70)

شفاعت کا ثبوت اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (پ15، بنی اسرآءیل:79) ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ حدیث شریف میں ہے: نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی گئی: مقامِ محمود کیا ہے؟ فرمایا: هُوَ الشَّفَاعَةُ یعنی وہ شفاعت ہے۔ (ترمذی، 5/93، حدیث:3148)

درختوں پتھروں کے کی شفاعت ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَشْفَعَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَّمَدَرَةٍ یعنی رُوئے زمین پر جتنے درخت اور پتھر ہیں میں قیامت کے دن ان سب کی تعداد کے برابر آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔ (مسند احمد، 9/7، حدیث:23004)

شفاعت کا حقدار کون؟ یاد رہے! شفاعت اسے ملے گی جو نبیِّ پاک کی شفاعت پر ایمان رکھتا ہو گا کہ ابنِ مَنیع حضرت سیّدُنا زید بن اَرقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے راوی، حضرت شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِهَا لَمْ یَكُنْ مِنْ اَهْلِهَا یعنی میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہو گا۔ (جامع صغیر، ص301، حدیث:4896) اِس حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن یوں دُعا کرتے ہیں: اے اللہ عزَّوجَلَّ! تُو جانتا ہے، بیشک تُو نے ہدایت عطا فرمائی ہے، تو ہم تیرے حبیب محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت پر ایمان لائے ہیں۔ اے اللہ عزَّوجَلَّ! ہمیں دُنیا و آخرت میں لائقِ شفاعت بنا دے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/585)

بلاواسطہ شفاعت میرے مصطفےٰ کی امامِ اہلِ سنّت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اَنَا صَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ کا ایک لطیف معنٰی یوں ذکر فرماتے ہیں: اللہ پاک کی بارگاہ میں بلاواسطہ شفاعت قراٰنِ کریم اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہو گی۔ اسی لئے روزِ قیامت تمام شفاعت کرنے والے فرشتے، انبیائے کرام، اولیا و عُلَما، حُفّاظ و شُہدا اور حجاج و صُلَحا علیہمُ الصّلوٰۃ والثّناء کی شفاعت نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ہو گی۔ ان کی رسائی اُنہی تک ہو گی، نبیِّ کریم ان لوگوں کی شفاعت بھی فرمائیں گے جن کا ذکر ان حضرات نے کیا ہو گا اور اُن کی بھی شفاعت فرمائیں گے جن کا ذکر نہ کیا ہو گا۔ ہمارے نزدیک یہ معنیٰ احادیث سے مؤکد ہے۔ (المعتقد المنتقد، ص240)

شفاعت کئی طرح کی ہے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعتیں کئی طرح کی ہوں گی چنانچہ حضرت علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی شفاعت کی قسمیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شفاعت کی **پہلی قسم** شفاعتِ عُظمیٰ ہے۔ **دوسری قسم** کی شفاعت ایک قوم کو بے حساب جنّت میں داخل کروانے کے لئے ہو گی اور یہ شفاعت بھی ہمارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ثابت ہے اور بعض عُلمائے کرام کے نزدیک یہ شفاعت حُضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے ساتھ خاص ہے۔ **تیسری قسم** کی شفاعت اُن لوگوں کے بارے میں ہو گی کہ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی اور شفاعت کی مدد سے جنّت میں داخل ہوں گے۔ **چوتھی قسم** کی شفاعت اُن لوگوں کے لئے ہو گی جو کہ دوزخ کے حق دار ہو چکے ہوں گے تو حضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت فرما کر اُن کو جنّت میں لائیں گے۔ **پانچویں قسم** کی شفاعت مرتبے کی بُلندی اور بُزرگی کے اضافے کے لئے ہو گی۔ **چھٹی قسم** کی شفاعت اُن گنہگاروں کے بارے میں ہو گی جو کہ جہنّم میں پہنچ چکے ہوں گے اور شفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اِس طرح کی شفاعت دیگر انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام، فرشتے، عُلَما اور شُہدا بھی فرمائیں گے۔ **ساتویں قسم** کی شفاعت جنّت کا دروازہ کھولنے کے بارے میں ہو گی۔ **آٹھویں قسم** کی شفاعت خاص کر مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً والوں اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کیلئے خُصوصی طریقے پر ہو گی۔ (اشعۃ اللمعات، 4/404 ملخصاً)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

جنّت کی چوڑائی

سوال: جنّت کی چوڑائی کتنی ہے؟

جواب: جنّت کی چوڑائی بہت زیادہ ہے، اللہ کریم قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: ﴿ سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِۙ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنّت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ۔ خزائنُ العرفان میں ہے: جنّت کی چوڑائی ایسی ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے وَرَق بنا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنی جنّت کی چوڑائی ہے پھر طُول (لمبائی) کی کیا اِنتہا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ27، الحدید، تحت الآیۃ:21، ص997 ملخصاً) حدیثِ پاک میں ہے کہ جنّت کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے۔ (مسلم، ص811، حدیث:4915 ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضو کے بعد کلمۂ شہادت

سوال: وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر کلمۂ شہادت پڑھنے کا حکم ہے، اگر اوپر چھت ہو تو یہ پڑھ سکتے ہیں یا اس کے لئے آسمان کی طرف دیکھنا ضروری ہے؟

جواب: اس میں دونوں طرح کی حدیثیں ہیں، مسندِ امام احمد میں ہے: جس نے اچھی طرح وُضو کیا پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا: "اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔ (مسند امام احمد، 6/132، حدیث:17368) اور نسائی شریف میں ہے: جس نے اچھی طرح وُضو کیا، پھر کہا: "اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔ (نسائی، ص32، حدیث:148) لہٰذا موقع کی مناسبت سے دونوں حدیثوں پر عمل کر لیا جائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مغرب کی نماز میں قصر کی نیّت کرنا کیسا؟

سوال: مُسافر نمازِ مغرب قَصْر کی نیّت سے پڑھے گا یا نہیں؟

جواب: مُسافر کو مغرب کی نماز میں قَصْر کی نیّت کرنے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ مغرب کی نماز میں قصر نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریشم کا لباس

سوال: مَردوں کا ریشمی لباس پہننا کیسا ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: ریشم کے کپڑے مَرد کے لئے حرام ہیں، بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا حائل ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں حرام ہیں اور جنگ کے موقع پر بھی نِرے (یعنی صرف) ریشم کے کپڑے حرام ہیں، ہاں اگر تانا سوت ہو اور بانا ریشم تو لڑائی کے موقع پر پہننا جائز

ہے اور اگر تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو تو ہر شخص کے لئے ہر موقع پر جائز ہے۔(بہار شریعت، 3/410) تانا یعنی سُوت کا تاگا جو کپڑا بُننے میں لمبائی کی طرف ہو۔(فیروز اللغات، ص364) اور بانا اس کی ضد (یعنی اُلٹ) ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

خرگوش کھانا کیسا؟

سوال: کیا خرگوش کھانا حلال ہے؟

جواب: حلال ہے۔(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 20/322) اور اسے بھی تیز چھری سے بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَکْبَر پڑھ کر ذَبح کریں گے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

پھوپھی کا اپنے بھتیجے کے ساتھ عمرہ پر جانا کیسا؟

سوال: کیا پھوپھی اپنے بھتیجے کے ساتھ عمرہ پر جاسکتی ہے؟

جواب: جاسکتی ہے کہ بھتیجا پھوپھی کا مَحْرم ہے اور عورت اپنے محرم کے ساتھ شَرْعی سفر کرسکتی ہے البتّہ تائی، چچی اور شوہر کے بھتیجے کے درمیان پردہ ہے لہٰذا یہ دونوں شوہر کے بھتیجے کے ساتھ شَرْعی سفر نہیں کرسکتیں اور عمرے کے لئے بھی شَرْعی سفر نہیں کرسکتیں۔ مُمانی اور شوہر کے بھانجے کا بھی یہی حکم ہے۔(پردے کے بارے میں اہم معلومات جاننے کے لئے "پردے کے بارے میں سوال جواب" پڑھئے۔) (مدنی مذاکرہ، 4 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

پاؤں سے رُوح نکلنا

سوال: روح جسم کے کس حصّے سے نکلنا شروع ہوتی ہے؟

جواب: پاؤں سے نکلنا شروع ہوتی ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 3/365 ماخوذاً) (مدنی مذاکرہ، 3 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سمندر کے نیچے آگ

سوال: کہا جاتا ہے کہ سمندر کے نیچے آگ ہے، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 27 صفحہ 269 پر فرماتے ہیں کہ سمندر کے نیچے آگ ہے، قراٰنِ عظیم نے فرمایا: ﴿وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور سُلگائے ہوئے سمندر کی)(پ27، الطور:6) حدیث میں ہے: اِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا (بے شک سمندر کے نیچے آگ ہے)

(مستدرک للحاکم، 4/596، حدیث: 8762)(فتاویٰ رضویہ، 27/269)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نزع کے معنیٰ

سوال: نزع کسے کہتے ہیں؟

جواب: نزع کا لفظی معنیٰ ہے کھینچنا۔ جاں کَنی یعنی رُوح کا بدن سے جدا ہونے کا عمل نزع کہلاتا ہے۔(اردو لغت، 19/899 ماخوذاً)

نزع رُوح میں آسانی دیں
کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

(حدائقِ بخشش، ص482)

(مدنی مذاکرہ، 3 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

وضو کا ایک مسئلہ

سوال: اگر کوئی ایکٹر وضو کرکے ایکٹنگ کرے تو کیا وہ اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ایکٹنگ کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا (اگرچہ مروّجہ ایکٹنگ کوئی اچھا کام نہیں بلکہ بعض صورتوں میں ناجائز ہے)۔(مدنی مذاکرہ، 4 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

دارالافتاء اہلسنت

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) مزار پر چادر چڑھانے کی منّت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے ولیُ اللہ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منّت مانی ہو تو کیا اسے پورا کرنا واجب ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

کسی بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منّت کوئی شرعی منّت نہیں کہ اس کی جنس سے کوئی واجب شرعی نہیں لہٰذا اس کا پورا کرنا واجب نہیں، البتہ بزرگانِ دین کے مزارات پر چادر ڈالنا بقصدِ تبرک مستحسن و بہتر ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

(2) میت کو سرد خانہ میں رکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کبھی کوئی قریبی عزیز باہر کے ملک میں ہوتا ہے تو اس کو میت کا چہرہ دکھانے کے انتظار میں میّت کو سرد خانے میں رکھا جاتا ہے اور بعض اوقات لاوارث لاش سرد خانے میں رکھی جاتی ہے یا مقتول کی لاش رکھی جاتی ہے، ان تمام صورتوں میں میت کو سرد خانے میں رکھنا کیسا ہے؟

نوٹ لاوارث لاش اور مقتول کے متعلق معلومات یہ ہیں کہ اگر لاوارث لاش کو بغیر سرد خانے میں رکھے دفن کردیا جائے تو اس پر کوئی گرفت نہیں ہوتی بلکہ دفن کرسکتے ہیں یونہی مقتول کے ورثاء کو اختیار ہوتا ہے وہ چاہیں تو سرد خانے میں رکھے بغیر دفن کردیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

سوال میں مذکور کسی صورت میں میت کو سرد خانے میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ جس چیز سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے اس چیز سے مردہ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور جس طرح زندہ کو بلاوجہ شرعی تکلیف دینا جائز نہیں ہے اسی طرح مردہ کو بھی بلاوجہ شرعی تکلیف دینا جائز نہیں اور سرد خانے میں اگر زندہ کو تھوڑی دیر کے لئے رکھا جائے تو اسے بھی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ وہاں ٹمپریچر مائنس میں ہوتا ہے لہٰذا اس سے میت کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور کسی قریبی کو میت کا چہرہ دکھانا وغیرہ ایسے اعذار نہیں کہ جن کے لئے میت کو تکلیف دینا جائز ہوسکے۔

سرد خانے میں رکھنے سے جو تکلیف ہوتی ہے وہ قبر پر پیشاب، پاخانے سے ہونے والی تکلیف اور قبر پر چلنے کی تکلیف سے کہیں زیادہ ہے یہ تو بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوگا۔ نیز اس میں میت کی تجہیز و تدفین میں بلاوجہ کی تاخیر ہے جو کہ ممنوع ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد عرفان مدنی	محمد ہاشم خان العطاری المدنی

(3) غیرُاللہ سے مدد مانگنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا مندرجہ ذیل اشعار پڑھنا شرک ہے کہ اس میں غیرُاللہ سے مدد مانگی گئی ہے؟

اِمداد کُن اِمداد کُن اَز بندِ غم آزاد کُن
دَر دِین ودُنیا شاد کُن یاغوثِ اعظم دستگیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور اشعار پڑھنا شرعاً جائز ہیں، ان میں ہرگز شرک نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مدد مانگنے کے جواز پر قرآن و احادیث شاہد ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ(۵۵) ﴾ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔
(پ6، المآئدۃ:55)

علّامہ احمد بن محمد الصاوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی (سالِ وفات: 1241ھ) تفسیر صاوی میں آیت ﴿ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ﴾ کے تحت لکھتے ہیں: "المراد بالدعاء العبادة وحينئذ فليس في الآية دليل على ما زعمه الخوارج من ان الطلب من الغير حيا او ميتا شرك فانه جهل مركب لان سؤال الغير من حيث اجراء الله النفع او الضرر على يده قد يكون واجبا لانه من التمسك بالاسباب ولا ينكر الاسباب الا جحود او جهول" ترجمہ: آیت میں پکارنے سے مراد عبادت کرنا ہے لہٰذا اس آیت میں ان خارجیوں کی دلیل نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ غیر خدا سے خواہ زندہ ہو یا مردہ کچھ مانگنا شرک ہے خارجیوں کی یہ بکواس جہلِ مرکب ہے کیونکہ غیر خدا سے مانگنا اس طرح کہ رب ان کے ذریعے سے نفع و نقصان دے، کبھی واجب بھی ہوتا ہے کہ یہ طلبِ اسباب سے ہے اور اسباب کا انکار نہ کرے گا مگر منکر یا جاہل۔ (تفسیر صاوی، 4/1550)

غیرُاللہ سے مدد مانگنے کا جواز سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اطلبوا الخير والحوائج من حسان الوجوه ترجمہ: خیر اور حاجتیں طلب کرو نیک و خوبصورت چہرے والوں سے۔ (معجم کبیر، 11/81، حدیث:11110)

حضرت ابان بن صالح رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اذا نفرت دابة احدكم او بعيره بفلاة من الارض لا يرى بها احدا، فليقل: اعينوني عباد الله، فانه سيعان ترجمہ: جب تم میں سے کسی کا جانور یا اونٹ بیابان جگہ پر بھاگ نکلے جہاں وہ کسی کو نہیں دیکھتا (جو اس کی مدد کرے) تو وہ یہ کہے "اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ تو بے شک اس کی مدد کی جائے گی۔" (مصنف ابن ابی شیبہ، 6/103)

امام شیخ الاسلام شہاب رَملی انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری (سالِ وفات:1004ھ) کے فتاویٰ میں ہے: "سئل عما يقع من العامة من قولهم عند الشدائد يا شيخ فلان و نحو ذلك من الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والصالحين وهل للمشائخ اغاثة بعد موتهم ام لا ؟فاجاب بما نصه ان الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والاولياء والعلماء الصالحين جائزة وللانبياء والرسل والاولياء والصالحين اغاثة بعد موتهم" یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیا و مرسلین و اولیا و صالحین سے فریاد کرتے اور یاشیخ فلاں (یارسولَ اللہ، یاعلی، یاشیخ عبدالقادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیا بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیا و مرسلین و اولیا و علما سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعدِ انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ (فتاویٰ رملی، 4/382)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ
محمد ہاشم خان العطاری المدنی

پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

نمرود کی پٹائی

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

ہزاروں سال پہلے کی بات ہے، "نمرود" نام کے ایک بادشاہ کی حکومت تھی۔ اس نے خدا ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر رکھا تھا اور جو اُسے خدا نہ مانتا اُس پر بہت ظلم و ستم کرتا اور قتل بھی کروا دیتا تھا۔ اُس دور کے نبی حضرتِ سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام بھی نمرود کو خدا نہ ماننے کی وجہ سے آگ میں ڈالے گئے مگر اللہ پاک کے حکم سے وہ آگ آپ علیہ السّلام کے لئے ٹھنڈی ہوگئی اور آپ محفوظ رہے۔ **قحط سالی** آپ علیہ السّلام کو آگ میں ڈالے جانے کے کچھ دن بعد سخت قحط پڑا اور کھانے پینے کا سامان ختم ہوگیا۔ لوگ نمرود کے دربار میں جاکر اَناج کی درخواست پیش کرتے، جواباً نمرود ان سے اپنے خدا ہونے کا اِقرار کرواتا، جو اُسے خدا مانتا اُسے اَناج مل جاتا اور جو نہ مانتا اُسے خالی ہاتھ جانا پڑتا۔ **مُناظرہ** حضرتِ سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام بھی اَناج لینے نمرود کے پاس گئے، نمرود نے پوچھا: تمہارا رب کون ہے؟ فرمایا: میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا اور موت دیتا ہے۔ یہ سُن کر نمرود بولا: یہ قدرت تو میرے پاس بھی ہے، یہ کہہ کر اُس نے دو قیدی بلوائے، ایک کو چھوڑ دیا اور ایک کو قتل کروا دیا۔ آپ علیہ السّلام نے نمرود کی کم عقلی دیکھ کر فرمایا: میرا رب مشرق سے سورج کو نکالتا ہے، اگر تُو خدا ہے تو مغرب سے سورج نکال کر دِکھا! یہ سُن کر نمرود حیران ہوگیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ کچھ دیر بعد اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے بولا: میرے پاس اَناج نہیں ہے، جاؤ! اپنے رب سے جاکر اَناج مانگو۔ **اَناج کا تھیلا** آپ علیہ السّلام نمرود کے دربار سے نکل آئے اور گھر کی طرف چل پڑے۔ راستے میں ریت کا ایک ٹیلہ نظر آیا، آپ علیہ السّلام گھر والوں کو خوش کرنے کے لئے اُسی ریت سے ایک تھیلا بھر کر گھر لے آئے اور سو گئے۔ اللہ کی شان دیکھئے کہ آپ کی بیوی حضرتِ سیّدتُنا سارہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے تھیلا کھولا تو وہ آٹے سے بھرا ہوا نکلا، اُنہوں نے فوراً روٹیاں بنائیں اور آپ کو جگایا، روٹیاں دیکھ کر آپ علیہ السّلام بولے: یہ کہاں سے آئیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ اُسی آٹے سے بنائی ہیں جو آپ تھیلے میں بھر کر لائے تھے۔ آپ علیہ السّلام سمجھ گئے کہ اللہ پاک کی طرف سے ریت آٹے میں تبدیل ہوگئی، چنانچہ آپ نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔ **فرشتہ اور نمرود** اُدھر اللہ پاک نے اِنسانی شکل میں ایک فرشتہ نمرود کے پاس بھیجا۔ فرشتے نے اس سے کہا: تیرا خدا کہتا ہے: تو مجھ پر ایمان لے آ، میں تیری بادشاہت برقرار رکھوں گا۔ نمرود بولا: کون خدا؟ خدا تو صرف میں ہوں۔ فرشتے نے دوسری

*ذمہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

اور پھر تیسری بار بھی اپنی بات دہرائی مگر ہر بار نمرود نے انکار ہی کیا۔ **مچھروں کی فوج** نمرود کی اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ پاک کی طرف سے مچھروں (Mosquitos) کی فوج نمرود کے لشکر پر مسلّط ہوگئی جس نے لشکر کے تمام افراد کا گوشت کھاکر سارا خون پی لیا اور ان کی صرف ہڈیاں باقی رہ گئیں۔ مچھر اتنے زیادہ تھے کہ سورج کی روشنی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ نمرود یہ ہولناک منظر دیکھتا تھا مگر کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ **نمرود کی پٹائی** اس کے بعد اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ ایک مچھر نمرود کی ناک کے راستے دماغ میں گھس گیا اور مغز کھانا شروع کردیا۔ درد کی شدت سے نمرود پاگل ہونے لگا اور اس نے اپنی تکلیف ختم کرنے کے لئے سر پر ڈنڈے لگوانا شروع کردیئے، خدا کی قدرت کہ جب سر پر ڈنڈا پڑتا مچھر کاٹنا چھوڑ دیتا، اور جب ڈنڈا نہ پڑتا تو کاٹنا شروع کردیتا۔ کیفیت یہ ہوچکی تھی کہ جو شخص نمرود کے سر پر زور دار چپت لگاتا وہ اس کا ہمدرد کہلاتا۔ یوں ڈنڈے پڑتے پڑتے اور چپت لگتے لگتے 400 سال گزر گئے اور نمرود بالآخر ذلیل و رسوا ہو کر مر گیا۔

(ماخوذ از تفسیر خازن، 1/199)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مدنی منو اور مدنی منیو! ✿ ہمارا اور ساری کائنات کا رب اللہ پاک ہے جو ہمیں رزق دیتا ہے ✿ وہی زندگی اور موت عطا فرماتا ہے ✿ سورج اور چاند کا نکلنا، دن رات کا آنا جانا سب اللہ پاک کی مرضی اور اس کے حکم سے ہے ✿ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اس کا انجام بہت برا ہوتا ہے ✿ ہمیں چاہئے اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا کریں اور کبھی بھی کسی بات پر غرور نہ کریں۔ ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ "روشن مستقبل" ہمارا مقدر ہوگا۔

مَدَنی منّوں کی کاوشیں

مدرسۃ المدینہ عائشہ آباد، لیاری، باب المدینہ کراچی

محمد علی، باب المدینہ کراچی

آمنہ بشارت، ماڈل ٹاؤن شپ، مرکز الاولیاء، لاہور

پیارے مدنی منو اور مدنی منیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بناکر صفحہ 2 پر دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اس ڈیزائننگ کی اچھی سی تصاویر بنا کر واٹس ایپ یا ای میل کیجئے۔

بچوں کو سڑک کیسے پار کروائیں؟

ماں باپ کے نام

محمد عباس عطاری مدنی*

بچپن تو بچپن ہوتا ہے، کھلنڈرے پَن اور بے پروائی کا زمانہ! لیکن جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے بچّوں کو شعور آتا جاتا ہے، اپنا بُرا بھلا سُوجھتا ہے اور یہ وقت ہوتا ہے جب ماں باپ کی تربیَت کا ثَمرہ(نتیجہ) یا بے پروائی کا انجام سامنے آتا ہے، لہٰذا اپنے بچّوں کی دینی و دُنیوی دونوں طرح سے تربیَت کیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اچّھی اچّھی نیّتوں سے ثواب بھی ملے گا اور دنیا و آخرت میں اولاد کام بھی آئے گی۔

روڈ پار کرنا سکھائیے

محترم والدین! حتَّی الْاِمکان بچّوں کو اکیلے روڈ پار کرنے نہ دیں، ہمیشہ اپنے ساتھ یا کسی بڑے کے ساتھ ہی روڈ پار کروائیں، نیز بچّوں کو بتائیے کہ ● روڈ پار(Cross) کرنے کے لئے سڑک پر اگر پُل (Pedestrian bridge) موجود ہو تو اسے استعمال کریں ● اگر یہ پُل کچھ فاصلے پر ہو تو بھی تھوڑا سا پیدل چل کر وہاں چلے جائیں اور پُل سے ہی روڈ پار کریں ● روڈ پار کرنے کے لئے زیبرا کراسنگ ہو تو اُسے استعمال کریں ● اگر کبھی گھر والے ساتھ نہ ہوں اور سڑک پار کرنے کے لئے پُل یا زیبرا کراسنگ بھی نہ ہو اور روڈ پار کرنا ہو تو کسی ٹریفک پولیس والے سے کہیں "ہمیں روڈ پار کروادیں۔" ● ٹریفک پولیس والے بھی نہ ہوں تو وہاں کسی بڑی عمر کے قابلِ اعتماد آدمی سے کہہ کر ان کے ساتھ روڈ پار کریں ● بہت مجبوری میں کبھی اکیلے روڈ پار کرنا پڑے تو بہت احتیاط سے روڈ پار کریں ● روڈ پر ہرگز ہرگز نہ بھاگیں، اگر خدا نخواستہ کہیں بھاگنے والے کا پاؤں پھسلا یا لڑکھڑایا تو بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے ● روڈ پار کرتے ہوئے بہت آہستہ آہستہ ٹہلتے ہوئے بھی نہ چلیں بلکہ درمیانی رفتار سے روڈ پار کریں ● ٹریفک والی سمت دیکھ کر آگے بڑھیں ● وَن وے روڈ پر بھی دونوں طرف بلکہ فُٹ پاتھ پر بھی دیکھ لینا فائدہ مند ہے ● دو طرفہ ٹریفک والے روڈ پر دونوں طرف دیکھ کر بڑھیں ● آنے والی گاڑیوں کی طرف ہاتھ اُٹھا کر اپنی موجودگی کا احساس دلائیں ● رات کے وقت بالخصوص احتیاط کریں۔ ● روڈ پر اندھیرا ہو تو ٹارچ یا موبائل کی لائٹ روشن کرکے اپنی زندگی کا تحفّظ کریں۔

روڈ پر چلنے میں احتیاط کیجئے

محترم والدین! روڈ پر آپ تنہا ہوں یا بچّے بھی ساتھ ہوں بہر حال احتیاط ضروری ہے: ● فُٹ پاتھ موجود ہو تو اس پر چلئے ● ورنہ روڈ کے بالکل کنارے کنارے چلئے ● بچّوں کو گاڑیوں کی مُخالِف سمت میں رکھئے، مثلاً آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف گاڑیاں گزر رہی ہیں اور بائیں ہاتھ کی جانب دیوار ہے تو بچّوں کو بائیں ہاتھ کی طرف رکھئے ● بچّوں کا ہاتھ پکڑے رہئے۔ مولا کریم ہمارا حامی و ناصر ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

چیونٹی کو کھانا کیسے ملا؟

ابو معاویہ عطاری مدنی

ایک چیونٹی اپنے کھانے کا سامان اُٹھائے گھر جا رہی تھی۔ راستے میں اس کی ملاقات ایک بِھڑ (پیلے رنگ کا پروں والا کیڑا جس کے کاٹنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے) سے ہوئی۔ بھڑ نے چیونٹی سے کہا: تم اپنی کھانے کی چیزیں کتنی محنت سے جمع کرتی ہو پھر بڑی مشکل کے ساتھ اُٹھا کر اپنے گھر تک لاتی ہو! اس طرح کی زندگی گزارنے سے تو موت اچھی ہے۔ دیکھو! میری زندگی کیسی مزیدار اور سکون والی ہے، میں گھومتے پھرتے جو چاہتی ہوں کھاتی ہوں اور وہ بھی تازہ تازہ! کبھی کبھی تو امیروں کے دسترخوان پر بھی جا بیٹھتی ہوں جہاں مزیدار چیزیں کھانے کو ملتی ہیں۔ یہ دل دُکھانے والی باتیں کہہ کر وہ بھڑ وہاں سے اُڑی اور قریب ہی گوشت والے کی دکان میں گوشت پر جا بیٹھی، جو اُس وقت گوشت کاٹ رہا تھا۔ گوشت کاٹتے کاٹتے اس کی چُھری بھڑ کو جا لگی جس کی وجہ سے بھڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور وہ مر گئی۔ گوشت والے نے اسے نیچے زمین پر پھینک دیا، چیونٹی دوڑی دوڑی بھڑ کے پاس پہنچی اور دیگر چیونٹیوں کی مدد سے اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے گھر لے گئی تاکہ بعد میں اُسے کھا سکے۔

پیارے پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! کسی محنت کرنے والے کا مذاق اُڑانا، اسے کمزور اور حقیر سمجھنا اچھی بات نہیں۔

مدنی رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دَھام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے گزشتہ ماہ درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربِّ کریم! جو کوئی رسالہ "مسواک شریف کے فضائل" کے 20 صفحات پڑھ یا سن لے اس کو مسواک سے پیار کرنے والے مکّی مدنی سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیارا بنادے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 3 لاکھ 43 ہزار 563 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 2 لاکھ 78 ہزار 715 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (2) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "کالے بچھو" پڑھ یا سُن لے اسے قبر و جہنّم کے خوفناک سانپ بچھوؤں سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 3 لاکھ 39 ہزار 860 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 3 لاکھ 9 ہزار 334 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (3) یااللہ! جو کوئی رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" کے 80 صفحات پڑھ یا سن لے اُسے فیضانِ داتا حضور سے محبتِ صحابہ و اہلِ بیت و اولیا کے جام بھر بھر کے پینا نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 3 لاکھ 4 ہزار 329 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 1 لاکھ 94 ہزار 632 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (4) یااللہ! جو کوئی رسالہ "الوظیفۃ الکریمہ" صفحہ 12 سے شروع کرکے صفحہ 38 تک پڑھ یا سُن لے دونوں جہاں کی بھلائیاں اس کا مقدر کردے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 1 لاکھ 83 ہزار 380 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 2 لاکھ 26 ہزار 246 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

شاہ زیب عطاری مدنی*

ڈوبی کشتی کنارے لگی

نوید کی عادت تھی کہ ہر روز سونے سے پہلے اپنے چھوٹے بھائی جمیل کے پاس جاتا اور اس سے اچھی اچھی باتیں کرتا۔ آج بھی وہ حسبِ معمول چھوٹے بھائی کے پاس گیا اور سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! جمیل وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! سلام کا جواب دیتے ہی جمیل نے کہا: بھائی! آج کلاس میں ٹیچر نے اللہ پاک کے ایک ولی کے بارے میں بڑی پیاری سچی حکایت سنائی تھی۔ نوید اچھا! وہ حکایت مجھے بھی سنائیں۔ جمیل ضرور! ٹیچر نے بتایا تھا کہ چھٹی صدی ہجری میں اللہ پاک کے ایک ولی تھے، جن کا نام عبدُ القادر اور لقب غوثِ اعظم تھا۔ وہ ایک بار دریا کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک 90 سال کی بڑھیا کو دیکھا جو رو رہی تھی۔ آپ کے ایک مُرید نے کہا: حضور! اس بڑھیا کا ایک ہی بیٹا تھا، بے چاری نے اس کی شادی کرائی، جب دولہا نکاح کرکے دُلہن کو اسی دریا سے کشتی کے ذریعے اپنے گھر لارہا تھا کشتی اُلٹ گئی اور دولہا دلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی۔ اس واقعہ کو آج 12 سال گزر چکے ہیں مگر ماں بے چاری کا غم جاتا نہیں، روزانہ دریا پر آتی ہے اور بارات کو نہ پاکر رو رو کر چلی جاتی ہے۔ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس بڑھیا پر بڑا ترس آیا اور آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی۔ آپ کی دُعا کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے وہ کشتی اپنے تمام تر سامان، دولہا، دُلہن اور باراتیوں کے ساتھ پانی پر نظر آنے لگی اور چند ہی لمحوں میں کنارے پر آپہنچی۔ تمام باراتی سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے دعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر جا پہنچے۔ آپ کی اس کرامت کو سُن کر کئی کُفّار نے اسلام قبول کرلیا۔ (غوث پاک کے حالات، ص 63)

نوید واہ بھئی! یہ تو بہت اچھی حکایت ہے، میں آپ کو ان بزرگ کے بارے میں کچھ اور باتیں بتاؤں جو شاید آپ کو ابھی تک پتا نہ ہوں؟ جمیل ہاں! کیوں نہیں! نوید سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے جیسا کہ

1 آپ کی عادت تھی کہ جب بے وُضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرماکر دو رکعت نمازِ نَفْل پڑھ لیتے 2 15 سال تک ہر رات میں پورا قراٰنِ پاک ختم کرتے رہے 3 آپ عشا کی نماز کے لئے وُضو کرتے اور پوری رات عبادت کرتے رہتے پھر اسی وُضو سے ہی فجر کی نماز پڑھتے اور اسی طرح 40 سال تک کرتے رہے 4 بچپن ہی میں اپنی والدہ کی اجازت سے دین سیکھنے کے لئے اپنے گھر سے دُور بغداد شریف تشریف لے گئے۔ جمیل آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ان کے بارے میں ایسی پیاری پیاری باتیں بتائیں، لیکن یہ بھی تو بتائیں کہ آپ کو یہ سب باتیں کہاں سے پتا چلیں؟ نوید یہ سب باتیں اور بہت کچھ میں نے ایک کتاب سے پڑھا ہے جس کا نام ہے "غوثِ پاک کے حالات" اسے مکتبۃ المدینہ نے چھاپا ہے اور میرے پاس موجود ہے۔ جمیل آپ مجھے وہ کتاب دے دیں تاکہ میں بھی اسے پڑھ سکوں۔ نوید کیوں نہیں! لیکن ابھی آپ سو جائیں صُبح فجر کی نماز کے بعد لے کر پڑھ لیں۔

* مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان کنز الایمان باب المدینہ کراچی

بزرگانِ دین رحمہم اللہ المُبِین کے فرامین ہمارے لئے زندگی کے کثیر شعبہ جات میں راہنمائی مہیا کرتے ہیں، ان نفوسِ قُدسیہ کی طویل زندگیاں دنیا کے نشیب و فَراز سے گزری اور دینداری سے واقفیت میں بیتی ہوتی ہیں، اسی لئے ان کے فرامین بھی سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ ہوتے ہیں، آیئے حضور غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق کے چار فرامین پڑھتے اور نصیحت حاصل کرتے ہیں:

(1) لوگوں کی چار قسمیں

لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں:

ایک وہ جن کے پاس نہ زبان ہوتی ہے (جس کے ساتھ حکمت کی باتیں کرسکیں) نہ دل (جو علم و معرفت اور اسرارِ الٰہی کا محل ہو)، ایسے عامی، غافل، غبی اور ذلیل شخص کی اللہ پاک کے یہاں کوئی قدر و منزلت نہیں، ایسے لوگ تو بُھوسے کی مانند ہیں۔ ان کی صحبت سے بچنا لازم ہے ہاں اگر تم عالمِ دین اور نیکی کی دعوت دینے والے مُبلِّغ ہو تو بیشک ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو، انہیں اللہ پاک کی اطاعت کی دعوت دو اور گناہوں سے ڈراؤ تو تم مجاہد قرار پاؤ گے۔ رسولِ صابر و شاکر، محبوبِ ربِّ قادر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر اللہ پاک تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اونٹ ہوں۔ (مسلم، ص1007، حدیث:6223)

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس زبان تو ہے لیکن دل نہیں، علم و عمل کی نصیحت کے سلسلے میں بڑی حکیمانہ گفتگو کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے، دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں لیکن خود اُس (کے حکم پر عمل) سے بھاگتے ہیں، غیبت کی مذمت کرتے ہیں لیکن خود اس میں مشغول رہتے ہیں، لوگوں کے سامنے اپنی پارسائی کا اظہار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں بڑے بڑے گناہ کرکے اللہ پاک سے جنگ کا اعلان کرتے ہیں، ایسے لوگ دَر حقیقت انسانی لباس میں ملبوس بھیڑیے ہیں، ایسوں سے دُور بھاگو اور ان کے شَر سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرو۔

تیسری قسم ایسے لوگوں کی ہے جن کے دل تو ہیں لیکن زبانیں نہیں (یعنی ان کے دل علم و عرفان کے انوار سے روشن ہیں لیکن وہ ان کی تشریح کے مجاز نہیں بلکہ منہ پر خاموشی کا تالا لگا ہوا ہے تاکہ لوگوں کے اختلاط اور ان سے گفتگو سے محفوظ رہیں)۔ یہ ایمان دار لوگ ہیں، اللہ پاک نے انہیں مخلوق سے چھپا رکھا ہے اور ان پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالٰی نے انہیں ان کے نفس کے عُیوب سے آگاہ فرما دیا ہے اور عُجب و رِیا کی باریکیوں سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے دِلوں کو روشن کردیا ہے۔ انہیں یقین ہوچکا ہے کہ خاموشی اور گوشہ نشینی میں ہی سلامتی ہے۔ ایسے لوگوں کی صُحبت اور خدمت کو لازم پکڑلو اللہ تعالٰی تمہیں بھی اپنے نیک لوگوں میں شامل کرلے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس زبان اور دل دونوں موجود ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں اُن رازوں پر آگاہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگوں سے پوشیدہ ہیں اور انہیں انبیا و مرسلین علیہمُ الصّلوۃ والسّلام کا جانشین ہونے کا مرتبہ حاصل ہے۔ ان حضرات کو وہ بُلند و بالا مقام حاصل ہے جس سے اوپر صرف مقامِ نُبوّت ہے۔

میں نے انسانوں کی چاروں قسمیں تمہارے سامنے بیان کر دی ہیں، اگر تم صاحبِ فکر و نظر ہو تو ان میں غور کرو۔

اللہ پاک ہمیں ایسی باتوں کی توفیق عطا فرمائے جو دنیا و آخرت میں اس کی محبوب اور پسندیدہ ہیں۔

(شرح فتوح الغیب (مترجم)، ص356 ملخصا)

(2) فرائض کو چھوڑ کر نوافل پر توجہ نہ دے

ارشادِ غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم: مؤمن کو چاہئے کہ پہلے فرائض وواجبات ادا کرے پھر سُنّتوں میں مشغول ہو، اس کے بعد نوافل کی طرف توجّہ کرے۔ فرائض نہ پڑھنا اور سُنن و نوافل میں مصروف ہونا حماقت اور رَعُونت ہے۔ اگر فرائض چھوڑ کر سُنن و نوافل بجالائے گا تو نامقبول ہوں گے بلکہ اسے ذلیل کیا جائے گا۔ اس آدمی کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے بادشاہ اپنی خدمت پر مامور کرے لیکن وہ اسے چھوڑ کر اس کے غلام کی خدمت میں مشغول ہو جائے۔

(شرح فتوح الغیب (مترجم)، ص511)

(3) زیادہ سونے کی مذمت

غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بیداری کے بجائے نیند کو اختیار کرے وہ نہایت اَدْنیٰ اور ناقص چیز کو پسند کرتا ہے، نیند چونکہ موت کی بہن ہے اس لئے وہ تمام مصلحتوں سے بے خبر ہو کر مُردوں سے ملنا چاہتا ہے۔ اللہ پاک نیند سے پاک ہے کیونکہ وہ تمام نقائص سے پاک ہے، ملائکہ بھی بارگاہِ ربُّ العزّت کے قریب ہونے کی وجہ سے نیند سے دور ہیں نیز جنّتیوں پر بھی نیند طاری نہیں ہوگی سب بھلائیاں بیداری میں اور سب بُرائیاں اور مصلحتوں سے بے خبری نیند میں ہے۔ جو شخص اپنی خواہش کے مُطابق ضرورت سے زیادہ کھانے پینے اور نیند میں مصروف رہے گا تو اس کے ہاتھ سے بہت سی بھلائیاں نکل جائیں گی۔

(شرح فتوح الغیب (مترجم)، ص518 ملخصا)

دن لہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(4) دُعا مانگنے کی ترغیب

گیارھویں والے پیر غوثِ اعظم دستگیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں: یہ نہ کہو کہ میں خدا سے دُعا نہیں مانگتا کیونکہ اگر وہ چیز میری قسمت میں ہے تو مل ہی جائے گی دُعا کروں یا نہ کروں! اور اگر وہ چیز میری قسمت میں نہیں تو میرا سوال مجھے وہ چیز نہیں دِلا سکتا۔ دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے جس چیز کی ضرورت ہو اس کا سوال کرو جب کہ وہ چیز حرام یا باعثِ فساد نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دُعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور اس کی ترغیب دلائی ہے۔ قراٰنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ24، المؤمن: 60) نیز فرمایا گیا: ﴿وَ سْــٴَـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

(پ5، النسآء: 32) (شرح فتوح الغیب (مترجم)، ص666 ملخصا)

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی تحریر کا عکس

اللہ
ہمیشہ نمازیں جماعت سے پڑھئے
اور رحمت سے مولیٰ کی جنت میں رہئے
19 صفر المظفر

بِن مانگے مشورے

ابو رجب عطاری مدنی*

انسانوں کی تین قسمیں امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: آدمی تین قسم کے ہیں ایک وہ آدمی جو معاملات میں اپنی مستقل اور مضبوط رائے رکھتا ہے، دوسرا وہ جس کی اپنی رائے مستقل نہیں ہوتی لیکن وہ مستقل رائے والوں سے مشورہ کرکے اپنے معاملات چلاتا ہے اور تیسرا وہ آدمی جس کی نہ اپنی رائے مستقل ہوتی ہے نہ وہ کسی سے مشورہ کرتا ہے، ایسا شخص پریشان رہتا ہے۔

(ادب الدنیا والدین، ص473)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشورہ کے معنٰی ہیں کسی معاملے میں کسی کی رائے دریافت کرنا۔ کام کسی بھی نوعیت کا ہو! اسے کرنے کے لئے کسی سے مشورہ کرلینا بہت مفید ہے۔ اللہ پاک نے اپنے نبیِّ پاک صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو صائبُ الرّائے (یعنی درست رائے والا) ہونے کے باوجود صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے مشورہ لینے کا فرمایا کہ اس میں اُن کی دلجوئی بھی تھی اور عزّت افزائی بھی! چنانچہ مشورہ کرنا سنّتِ سرکار ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میدانِ بدر میں جگہ کے انتخاب کے لئے حضرت سیّدنا حُباب بن مُنْذِر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مشورہ قبول فرمایا جس کا مسلمان لشکر کو فائدہ ہوا۔ (تاریخ اسلام، 3/286) مشورہ کرنا بَرَکت کی چابی (Key) ہے جس کی وجہ سے غلطی کا امکان کم ہوجاتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نوجوان اور عمر رسیدہ دونوں طرح کے علمائے کرام سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ خلیفہ بننے سے پہلے جب مدینے شریف کے گورنر بنے تو پہلا کام یہ کیا کہ وہاں کے فُقہائے کرام کو جمع کرکے ان سے مشورہ کیا اور ان کی باقاعدہ مجلسِ شوریٰ بنادی جو آپ کو ضرورتاً مشورے دیا کرتی تھی۔

(البدایۃ والنہایۃ، 6/332)

غلط مشورہ لے ڈوبا حضرت سیّدنا موسیٰ کلیمُ اللہ اور حضرت سیّدنا ہارون علٰی نَبِیِّنَاوعلیہما الصّلوٰۃ والسّلام نے جب خُدائی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے فرعون کو ایمان کی دعوت دی تو اس نے اپنی بیوی حضرت سیّدتنا آسیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مشورہ کیا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کیلئے مناسب نہیں ہے کہ ان دونوں کی دعوت کو رد کردے۔ فرعون اپنے وزیر ہامان سے مشورہ کئے بغیر کوئی کام نہیں کرتا تھا، جب اس نے ہامان سے مشورہ کیا تو اس نے کہا: میں تو تمہیں عقل مند سمجھتا تھا! تم حاکم ہو، یہ دعوت قبول کرکے محکوم بن جاؤ گے اور تم رب ہو، اسے قبول کرنے کی صورت میں بندے بن جاؤ گے! چنانچہ ہامان کے مشورے پر عمل کی وجہ سے فرعون دعوت

* مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ایمان کو قبول کرنے سے محروم رہا۔

(تفسیر روح المعانی، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:49، ج16/ 682)

مشورہ کس سے کیا جائے؟ ہر کسی سے مشورہ لینا دانشمندی نہیں اور نہ ہر کوئی ہر معاملے میں دُرست مشورہ دینے کا اہل ہوتا ہے، چنانچہ کوئی بھی شخص گاڑی کے ٹائروں کے بارے میں کسی ڈاکٹر سے مشورہ نہیں کرے گا اور نہ کپڑے کے تاجر سے سونے کے زیورات کے بارے میں مشورہ کرے گا عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اسی پر قیاس کرلیجئے)۔ چنانچہ مشورہ ایسے لوگوں سے کیجئے جو تجربہ کار، عقل مند، تقویٰ والے، خیر خواہ اور بے غرض ہوں، اس کے فوائد آپ خود ہی دیکھ لیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

غلط مشورہ نہ دیجئے جس سے مشورہ کیا جائے اسے چاہئے کہ دُرست مشورہ دے ورنہ خائن (یعنی خیانت کرنے والا) ٹھہرے گا، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو اپنے بھائی کو جان بوجھ کر غَلَط مشورہ دے تو اس نے اپنے بھائی کے ساتھ خیانت کی۔ (ابوداؤد، 3/ 449، حدیث:3657) یعنی اگر کوئی مسلمان کسی سے مشورہ حاصل کرے اور وہ دانستہ غَلَط مشورہ دے تاکہ وہ مُصیبت میں گرفتار ہو جائے تو وہ مُشیر (یعنی مشورہ دینے والا) پکّا خائن ہے خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی، راز، عزّت، مشورے تمام میں ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/ 212)

مشورہ دیجئے حکم نہیں مشورے اور حکم میں فرق ہوتا ہے، اس کا بیان قراٰنِ کریم میں بھی موجود ہے چنانچہ ارشادِ ربِّ عظیم ہے: ﴿وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو۔ (پ1، البقرۃ:43) یہ حکم ہے جس کا تارک گنہگار ہے، جبکہ سورۂ بقرہ کی آیت 282 میں ہے: ﴿اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دَین کرو تو اسے لکھ لو۔ (پ3، البقرۃ:282) یہ قراٰنِ پاک کا مشورہ ہے جس پر عمل نہ کرنا گُناہ نہیں، حکم دینے میں اللہ تعالٰی کی سلطنت و قدرت جلوہ گر ہے اور اس کے مشورے میں رحمانیت آشکار ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/ 153، ماخوذاً)

اسی طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہاں احکامات دیئے وہیں کئی مقامات پر بہت سی باتیں بطورِ مشورہ بھی ارشاد فرمائیں۔ یونہی بادشاہ، قاضی وغیرہ بہت سی باتیں حکماً کہتے ہیں اور کچھ مشورۃً! چنانچہ مشورہ دینے والے کو چاہئے کہ مشورے کو مشورہ ہی سمجھے۔ انداز حکمی یا حتمی نہیں بلکہ کچھ اس طرح ہونا چاہئے کہ اگر یہ صورتحال مجھے درپیش آتی تو میں یہ قدم اُٹھاتا یا فیصلہ کرتا! مشورہ دے کر کسی کو مجبور نہ کریں کہ میرا مشورہ ضَرور مانو بلکہ رائے دے کر یہ فیصلہ اس پر چھوڑ دیں کہ وہ اس مشورے پر مکمل عمل کرے یا جُزوی طور پر یا پھر بالکل ہی عمل نہ کرے۔ "میرے مشورے پر عمل کیوں نہیں کیا؟"، "جب عمل نہیں کرنا تھا تو مشورہ مانگا کیوں تھا"، "میرے مشورے پر چلتے تو نقصان نہ ہوتا" اس طرح کے جُملے بول کر کسی کو پریشان اور اپنی عزّت میں کمی نہ کرے، اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ یعنی عقل مند کو اشارہ کافی ہوتا ہے۔

بن مانگے مشورہ نہ دیا کریں جو چیز طَلَب کرکے لی جائے اس کی قدر زیادہ ہوتی ہے اور جو مُفت میں مل جائے اس کی ناقدری زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک آپ سے مشورہ مانگا نہ جائے اس وقت تک خاموش رہنے میں عزّت وعافیت ہے ورنہ سامنے والا منہ پھٹ ہوا تو یہ بھی کہہ سکتا ہے: "آپ سے کسی نے پوچھا ہے؟" لیکن کیا کیجئے! ہمارے مُعاشرے میں بن مانگے مشورے دینے والوں کی کمی نہیں۔

کار خرید لیں ایک شخص کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ رات کے وقت گھر جاتے وقت گلی کے کونے کی دکان پر انڈے، ڈبل روٹی وغیرہ لینے کے لئے رُکا۔ دُکاندار نے بقایا پیسے دینے کے بعد ایک تنقیدی نظر میری پرانی بائیک پر ڈالی اور مجھے وہی مُفت مشورہ دیا جو کئی لوگ دے چکے تھے: اب آپ گاڑی لے لیں۔ اس کا بن مانگا مشورہ سن کر ایک لمحے کے لئے میرا دماغ کھول گیا مگر میں نے اپنے غصّہ پر قابو پاتے

ہوئے کہا: اچھا ہوا! آپ نے خود ہی اجازت دے دی، مجھے ڈر تھا کہ آپ گاڑی لینے سے منع کردیں گے۔ یہ سن کر ایک لمحے کے لئے وہ ہکا بکا رہ گیا پھر جب اسے احساس ہوا تو معذرت کرنے لگا، میں نے اسے سمجھایا کہ بھائی! بائیک چلانے میں جو بے آرامی و بے سکونی مجھے ہوتی ہے وہ آپ کو تو نہیں ہو سکتی؟ گرمی، سردی، بارش، دُھند کا بھی سامنا رہتا ہے! ان سب باتوں کے باوجود اگر میں گاڑی نہیں لے رہا تو آخر کوئی وجہ تو ہوگی! کیا آپ میری سفید پوشی کا بھرم توڑنا چاہتے ہیں! یا یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے سامنے اپنی کم حیثیتی کا اقرار کروں؟ بات پوری طرح اس کی سمجھ میں آگئی، اس نے دوبارہ معذرت کی اور کہا: آئندہ ہر جگہ اس بات کا خیال رکھوں گا، یہ پہلو تو کبھی ذِہن میں آیا ہی نہ تھا۔

قورمہ سپائسی ہی مزہ دیتا ہے بعض لوگ زبان سے مشورہ دینے کے بجائے خود اسے نافذ کر دکھاتے ہیں چنانچہ ایک خاتونِ خانہ کچن میں قورمہ بنانے میں مصروف تھی، اتنے میں بیل بجی، جو نہی دروازہ کھولا پڑوسن اندر گھسی اور یہ کہتے ہوئے سیدھا کچن میں گئی کہ باجی کیا پکا رہی ہیں؟ اس سے پہلے کہ خاتونِ خانہ کوئی جواب دیتی پڑوسن نے خود ہی ڈھکن اٹھا کر دیکھا، تھوڑا سالن نکال کر چکھا پھر آناً فاناً مسالے کا ڈبہ اٹھایا اور چائے کا بڑا چمچ بھر کر ہنڈیا میں ڈال دیا اور کہنے لگی: قورمہ سپائسی (یعنی تیز مسالے والا) ہی مزہ دیتا ہے، پھر یہ جا وہ جا۔ خاتونِ خانہ نے سر پکڑ لیا کیونکہ وہ اپنے شوہر اور بچوں کی پسند کو جانتی تھی کہ وہ سالن میں ہلکا مسالا پسند کرتے ہیں۔

بن مانگے مشوروں کی 21 مثالیں جس طرح کسی کاریگر کا ٹُول باکس اس کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے اسی طرح بن مانگے مشورے دینے والے بھی مشوروں کا بیگ اپنے ہمراہ رکھتے ہیں، کسی کام سے ان کا واسطہ یا تجربہ ہو یا نہ ہو! اس بارے میں مشورہ دینے سے باز نہیں رہتے بلکہ اس مشورے پر عمل کرنے کے لئے اصرار بھی کرتے ہیں، مثلاً (1) کسی کو بیمار دیکھا تو جھٹ سے دوائیوں کے نام تجویز کردیئے (2) کوئی گاڑی خراب دیکھی تو فوراً بونٹ کھول کر آپریشن شروع کردیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ فلاں پُرزہ بدل دو اور کام مزید بگاڑ دیتے ہیں (3) کپڑے کی دُکان پر جائیں گے تو ساتھ والے گاہک کو تاکید کریں گے کہ آپ فلاں رنگ لے لیں آپ پر بہت اچھا لگے گا (4) کسی موٹے شخص کو دیکھا تو مشورہ حاضر کہ "کم کھایا کرو" بھلے اس بے چارے کا جسم کسی بیماری یا دوائی سے پُھولا ہوا ہو، "تیز تیز واک کیا کرو" چاہے بے چارے سے آہستہ بھی نہ چلا جاتا ہو (5) دُبلے پتلے کو دیکھیں گے تو مفت مشورہ موجود "کھایا پیا کرو" خواہ وہ ڈٹ کر کھاتا ہو یا کسی بیماری کی وجہ سے پیٹ بھر کر نہ کھا سکتا ہو مگر مشورہ دینے والا یہ معلوم کرنے کی زحمت ہی کب کرتا ہے، اسے تو بس مشورہ دینے سے غرض ہوتی ہے (6) موبائل پرانا ہو گیا ہے اب نیا لے لو (7) گھر کا فرنیچر پرانے ڈیزائن کا ہے تبدیل کرلو (8) اس مرتبہ عیدِ قربان پر بڑا جانور (بیل، اُونٹ وغیرہ) لینا (9) بائیک دھکا اسٹارٹ ہے نئی لے لو (10) موٹر سائیکل بیچ کر گاڑی لے لو (11) چھوٹی گاڑی بیچ کر بڑی لے لو (12) کوئی بتائے کہ بیٹے کو نوکری مل گئی ہے تو مشورہ حاضر کہ اس کی شادی کردو (13) جہیز میں فلاں فرنیچر دینا (14) اتنے تولے سونے کے زیورات پہنانا (15) جوانی میں ہی حج کرلو بڑھاپے میں کہاں ہمّت! (16) تمہارا بچّہ تین سال کا ہو گیا ابھی تک اسکول داخل نہیں کروایا، کل ہی داخل کروادو (17) گرمی بہت ہے گھر میں اے سی لگوالو (18) نوکری میں کیا رکھا ہے، اسے چھوڑ کر کاروبار کرلو (19) گھر کے پردے کئی سال پرانے ہیں ان کو تبدیل کرلو (20) گھر کی لائیٹیں مدھم ہو گئی ہیں نئی لگوالو (21) ٹی وی کے دور گئے اب ایل سی ڈی لگوالو۔

آخری بات یہ چند مثالیں نشاندہی کے لئے پیش کی ہیں، غور کرنا شروع کریں تو کئی درجن "بن مانگے مشورے" مزید فہرست میں شامل ہو جائیں گے۔ یاد رہے کہ ہر "بن مانگا مشورہ"

بُرا نہیں ہوتا لیکن اس پر اصرار کرنا اسے تکلیف دہ بنا دیتا ہے۔ بہرحال ہمیں خود پر غور کرنا چاہئے کہ کہیں ہم بھی "بن مانگے مشورے" دینے اور اس پر اصرار کرنے والوں میں شامل تو نہیں؟ اگر ایسا ہے تو دوسروں کی نجی زندگی (Personal Life) کا احترام کرنا سیکھئے، اپنے الفاظ اور لہجے میں لچک پیدا کریں تاکہ سامنے والا آزمائش میں نہ پڑے، عین ممکن ہے کہ آپ کا مشورہ تو درست ہو لیکن اس غریب کے پاس اس پر عمل کرنے کے لئے رقم ہی نہ ہو، ایسے میں آپ کا اِصرار اُسے شرمندہ کر دے گا۔ ہر ایک کی ذہنی، قلبی اور جسمانی کیفیات الگ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کی پسند ناپسند اور نفع نقصان بھی ایک جیسے نہیں ہوتے، ایک ہی چیز کسی کو ترقّی دے دیتی ہے اور کسی کو زمین پر دے مارتی ہے! شاید آپ کہیں کہ ہم نے محبت اور ہمدردی میں مشورہ دیا تو یاد رکھئے کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے، ہر سمجھ دار شخص اپنے بُرے بھلے کو خوب پہچانتا ہے اس کی ہمدردی کسی اور کے ساتھ ہو نہ ہو اپنے ساتھ ضرور ہوتی ہے، اس لئے ہر ایک کو اس کی زندگی میں دخل اندازی کا حق نہیں دیا جاسکتا۔ ہاں! ماں باپ، بہن بھائیوں، استاد، مُرشد اور عالمِ دین کی بات دوسری ہے، یہ بھی احتیاط کا دامن تھام کر مشورہ دیں۔ یہی ہماری سماجی زندگی کا حُسن ہے، اسے برقرار رکھئے، آسانیاں پیدا کیجئے اور دوسروں کی زندگی مشکل نہ بنایئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سب سے پہلے

محمد رفیق عطاری مدنی*

1 پُل صراط سے پہلے کون گزرے گا؟

رسولِ انور شافعِ محشر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّجِیْزُ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی بروزِ قِیامت میں سب سے پہلے پُلِ صراط سے گزروں گا۔

(الاوائل للطبرانی، ص96)

2 اسلام میں سب سے پہلی شہادت

حضرتِ سیّدُنا مجاہد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اَوَّلُ شَہِیْدٍ اُسْتُشْھِدَ فِی الْاِسْلَامِ سُمَیَّۃُ اُمُّ عَمَّارٍ یعنی اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والی شخصیت حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ عمّار سُمَیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 19/523، رقم:36920)

3 مشرک کو قتل کرنے والی اسلام کی پہلی خاتون

حضرتِ سیّدَتُنا صفیّہ بنتِ عبدُالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنھا فرماتی ہیں: اَنَا اَوَّلُ امْرَاَۃٍ قَتَلَتْ رَجُلًا یعنی سب سے پہلے میں نے ایک (مشرک) شخص کو قتل کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/516، الاصابہ، 8/214)

4 حدودِ حرم کی علامات کس نے نصب کیں؟

حضرتِ سیّدُنا محمد بن اَسْوَد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اِبْرَاھِیْمُ اَوَّلُ مَنْ نَّصَبَ اَنْصَابَ الْحَرَمِ یعنی حضرتِ سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام نے سب سے پہلے حُدودِ حرم کی علامات نصب فرمائیں۔ (مصنف عبدالرزاق، 5/19، حدیث:8894)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

باتیں میرے حضور کی

مخلوقِ خدا کے خیرخواہ

فرمان علی عطاری مدنی

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے دنیا میں ظُلم و سِتَم اور ناانصافی عام تھی۔ جانور تو کیا انسان بھی اپنے کثیر حقوق سے محروم تھے۔ غلام، یتیم، عورتیں اور نومولود بیٹیاں ظالموں کے ظلم کا تختۂ مشق تھیں۔ رحمتِ دوجہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تشریف لاکر دنیا کو حقیقی انسانیت کا دَرْس دیا، یتیموں، غلاموں، عورتوں، بچّوں، جانوروں الغرض جمیع مخلوقات کی اصل خیر خواہی فرمائی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روشن تعلیمات نے ظلم و ستم کو ختم کیا اور امن و سکون سے مُعاشرے کو سرسبز و شاداب اور پُررونق بنا دیا۔ آیئے! آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مخلوقِ خدا کے ساتھ خیر خواہی کے چند پہلوؤں کا تذکرہ پڑھ کر دلوں کی تسکین کا سامان کرتے ہیں:

(1) میدانِ جنگ میں بھی انسانیت کی تعلیم نبیِّ رحمت، خیر خواہِ انسانیت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بیان کردہ قوانین صرف مسلمانوں کے لئے ہی خاص نہیں بلکہ آپ نے غیر مسلموں کی جان و مال اور عزّت و آبرو کے تحفظ کیلئے بھی جو حقوق بیان فرمائے ہیں ان کی نظیر کائنات میں کہیں نہیں ملتی۔ غیر مسلم جب جنگ لڑتے تو ہر طرح کا ظلم و ستم روا رکھتے، لیکن رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنگ میں بوڑھوں، عورتوں، بچّوں، غیر مُسلَّح افراد اور جانوروں کو قتل کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔ درخت اور فصلیں خراب کرنے سے منع فرمایا نیز بچّوں، بوڑھوں اور عورتوں کے تحفظ کی خاطر رات کے وقت حملہ کرنے سے منع کیا۔

(2) یتیموں کے حق میں خیر خواہی قبلِ اسلام یتیموں کے حقوق دبانا اور ان پر ظلم ڈھانا بھی عام تھا، یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی ہستی ہے جس نے یتیموں کے حق ادا کرنے، کَفالت کرنے اور ان کی وراثت ان کے سمجھدار ہونے پر انہیں سونپنے کا حکم دیا۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تو ان یتیموں کو بھی سینے سے لگانے اور ان کے سَروں پر دستِ شفقت پھیرنے کی ترغیب دلائی ہے کہ جنہیں ہمارے معاشرے میں بیگانے تو کیا اپنے بھی منہ لگانے کو تیار نہیں ہوتے چنانچہ ارشاد فرمایا: جس نے رِضائے الٰہی کیلئے یتیم کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس کیلئے ہر بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ گزرا نیکیاں ہیں۔ (مسند احمد، 8/300، حدیث:22347)

(3) عورتوں کے حق میں خیر خواہی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد سے پہلے یہ صِنفِ نازک زمانۂ جاہلیت کی وحشیانہ رُسومات کا شکار تھی آپ نے شفقت و مہربانی فرماتے ہوئے اِسے ظلم و جبر کے بھنور سے نکال کر عزّت کا تاج پہنایا اور اپنے قول و عمل سے بیٹی ہو یا بہن، بیوی ہو یا ماں ہر ایک کے حقوق بیان فرما کر

شعبہ فیضانِ اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

انہیں معاشرے میں اہم مقام عطا فرمایا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی بیٹیوں اور ازواجِ مُطہّرات سے شفقت و محبت کا برتاؤ کیا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهٖ وَلِبَنَاتِهٖ یعنی تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بیٹیوں کے ساتھ اچھا ہو۔ (شعب الایمان، 6/415، حدیث:8720) نیز والدین کو شفقت بھری نظر سے باربار دیکھنے پر مقبول حج کی بشارت اور بہن کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے پر جنّت میں اپنی رَفاقت کی خوشخبری سنائی ہے۔ (شعب الایمان، 6/186، حدیث:7856، مسند احمد، 4/313، حدیث:12594) **(4) بوڑھوں کے حق میں خیر خواہی** رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کا یہ طُرّۂ امتیاز ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عمر رسیدہ افراد کو بوجھ سمجھ کر "اولڈ ہاؤس" (Old House) میں پہنچانے کے بجائے ان کی قدر و منزلت بتاتے ہوئے انہیں قابلِ عزّت اور ان کی معیت کو باعثِ بَرَکت قرار دیا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: برکت ہمارے بڑوں کے ساتھ ہے اور جو ہمارے چھوٹوں پر رَحم نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (معجم کبیر، 8/227، حدیث:7895) **(5) جانوروں کے حق میں خیر خواہی** اللہ پاک کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت جانور بھی ہیں۔ ان کے گوشت دودھ اور بالوں وغیرہ سے کثیر فوائد کے ساتھ ساتھ یہ مال برداری اور سواری کے کام آتے ہیں جبکہ ان کی خرید و فروخت کسبِ حلال کا ذریعہ بھی ہے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں بھوکا پیاسا رکھنے، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنے اور کسی بھی طرح سے انہیں اذیّت دینے سے منع فرمایا ہے، یہاں تک کہ جانور کے منہ پر مارنے، بھوکا پیاسا ذبح کرنے سے بھی ممانعت فرمائی، بلکہ ذبح کے وقت بھی تیز دھار چُھری استعمال کرنے کا حکم فرمایا تاکہ اسے کم سے کم تکلیف ہو۔

جو کچھ بیان ہوا یہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کا مختصر حصّہ ہے، بہرحال رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انسان کو اس کا اصل مقام دلوایا مگر صد افسوس کہ بعض نادان اسلام کی تعلیمات سے ہٹ کر انسانیت کے نام پر حیوانیت کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالٰی عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی دینی خدمات

خضر حیات عطاری مدنی*

تاریخِ اسلام میں عظیم حنفی فقیہ، مُحدِّث و مُفسِّر حضرت علّامہ مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی کا تذکرہ سنہری حروف میں ملتا ہے۔ **نام ونسب** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام علی بن سلطان محمد، کنیت ابوالحسن اور لقب نورُالدّین ہے۔ (موجودہ افغانستان کے شہر) "ہرات" میں ولادت ہوئی۔ (الاعلام للزرکلی، 5/12، تذکرہ مجددین اسلام، ص301) **ابتدائی تعلیم** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علم تجوید "ہرات" ہی میں شیخ معینُ الدّین بن حافظ زَینُ الدّین ہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے حاصل کیا۔ (تذکرہ مجددین اسلام، ص301) **مکۂ مکرمہ کی طرف ہجرت** جب سلطان بن حیدر المعروف شاہ اسماعیل صفوی نے "ہرات" پر قبضہ کرکے مسلمانوں کو شہید کرنے اور بد مذہبیت پھیلانے لگا تو مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی طرف ہجرت کی، ان کے ساتھ علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی نے بھی ہجرت کی اور آپ نے مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کو اپنا وطن بنالیا۔ (تذکرہ مجددین اسلام، ص301، مرقاۃ المفاتیح، 1/8) **قاری سے مشہور ہونے کی وجہ** علم

قراءت میں مہارت کی وجہ سے آپ "قاری" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/7) **ذریعۂ معاش** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہر سال قراٰنِ پاک کا ایک نُسخہ اپنے ہاتھ سے لکھتے اور اس پر تفسیری حاشیہ لکھتے، اس کو فروخت کرنے سے جو رقم حاصل ہوتی وہ آپ کے سال بھر کے گزر اوقات کیلئے کافی ہوتی۔ (الاعلام للزرکلی، 5/12) **مجدّدِ وقت** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دینی خدمات کی وجہ سے علمانے آپ کو دسویں صدی ہجری کا مُجدِّد قرار دیا ہے۔ (تذکرہ مجددین اسلام، ص304) **اساتذہ** علامہ ابنِ حَجَر ہیتمی، شیخ متقی ہندی، شیخ محمد سعید میر کلاں، شیخ عبد اللہ سندی، شیخ قطبُ الدّین مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین۔ (مقدمہ شرح فقہ اکبر، ص3، مقدمہ تفسیر ملا علی قاری، 1/6، مرقاۃ المفاتیح 1/8) **تصنیفی خدمات** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کثیر کُتُب تحریر فرمائیں، مثلاً: (1) مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح: حدیث شریف کی مشہور کتاب "مِشْكَاةُ الْمَصَابِيح" کی بہترین علمی و تحقیقی شرح ہے۔ اس کے لکھنے کا سبب آپ خود بیان فرماتے ہیں، جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ کتبِ احادیث میں "مِشْكَاةُ الْمَصَابِيح" جامع اور نافع ترین کتاب ہے، اس کی شرح لکھنے والے اکثر شافعی ہیں، لہٰذا انہوں نے کتاب سے متعلق مسائل اپنے مَسْلک کے مُطابق ذکر کئے اور احادیثِ مُبارکہ کے ظاہر سے اپنے مؤقف پر استدلال کیا۔ میں نے پسند کیا کہ احناف کے دلائل و مسائل کو احادیثِ مُبارکہ سے واضح کروں تاکہ فقہی دلائل کو نہ جاننے والے لوگ اس وہم میں مبتلا نہ ہوں کہ احناف کے مسائل صحیح دلائل کے مخالف ہیں اور میں اس کتاب کا نام مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح لِمِشْكَاةِ الْمَصَابِيح رکھتا ہوں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/35) (2) اَنْوَارُ الْقُرْاٰنِ وَ اَسْرَارُ الْفُرْقَان: پانچ جلدوں پر مشتمل علما و صوفیا کے اقوال کی جامع تفسیرِ قراٰن ہے۔ (3) شَرْحُ الشِّفَا: قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مشہورِ زمانہ کتاب "اَلشِّفَا" کی عشقِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے لبریز شرح ہے، دیگر علما کی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی اپنی کتب میں اس سے اِستفادہ کیا ہے۔ (4) شَرْحُ مُسْنَدِ اَبِيْ حَنِيْفَه: ایک جلد پر مشتمل امام اعظم ابو حنیفہ کی روایات کے مجموعہ "مُسْنَدِ اَبِيْ حَنِيْفَه" کی یہ شرح ہے، اس میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے راویوں کا تعارُف، لُغوی اَبحاث اور اَلفاظِ حدیث کی وضاحت کو انتہائی مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے، نیز شرح میں صحاحِ سِتّہ کی روایات بطورِ شاہد بیان کی ہیں۔ (5) جَمْعُ الْوَسَائِل فِيْ شَرْحِ الشَّمَائِل: دو جلدوں پر مشتمل امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مشہور کتاب "اَلشَّمَائِلُ الْمُحَمَّدِيَّةُ وَالْخَصَائِلُ الْمُصْطَفَوِيَّةُ" کی یہ شرح ہے، اپنی عادت کے مطابق لغوی ابحاث اور راویوں کے حالات کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس میں "مَتْن" کے مختلف نسخوں کے لفظی فرق کے ساتھ ساتھ بعض مقامات پر صحاحِ سِتّہ کی احادیث اپنے مؤقف کی تائید میں لاتے ہیں۔ (6) اَلْمَوْرِدُ الرَّوِيُّ فِي الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ: میلاد شریف پر مُستند و تحقیقی کتاب ہے۔ اس میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابو اسحاق ابراہیم بن عبدُ الرّحیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاً وّتعظیماً میں تھے تو میلادِ نَبَوی کے موقع پر کھانا تیار کرکے لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے: اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینا ہر روز محفلِ میلاد کا اہتمام کرتا۔ میں (یعنی علامہ علی قاری) کہتا ہوں: جب میں ظاہری دعوت و مہمان نوازی سے عاجز ہوں تو یہ اَوراق میں نے لکھ دیئے تاکہ میری طرف سے یہ مَعنوی و نوری مہمان نوازی ہو جائے جو زمانہ کے صَفحات پر ہمیشہ باقی رہے، محض کسی سال یا مہینے کے ساتھ ہی خاص نہ ہو۔ اور میں نے اس کتاب کا نام "اَلْمَوْرِدُ الرَّوِيُّ فِي الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ" رکھا ہے۔ (المورد الروی فی المولد النبوی، ص34) **مزید تصانیف** (7) اَلْاَثْمَارُ الْجَنِيَّةُ فِيْ اَسْمَاءِ الْحَنَفِيَّة (8) اَلْفُصُوْلُ الْمُهِمَّة (9) بِدَايَةُ السَّالِك (10) شَرْحُ مُشْكِلَاتِ الْمُوَطَّا (11) اَلْحِرْزُ الثَّمِيْن لِحِصْنِ الْحَصِيْن (12) نُزْهَةُ الْخَاطِرِ الْفَاتِر (سیرت غوث اعظم) (13) فَتْحُ الرَّحْمٰن بِفَضَائِلِ الشَّعْبَان (14) مُصْطَلَحَاتُ اَهْلِ الْاَثَرِ عَلٰى نُخْبَةِ الْفِكَر (15) مِنَحُ الرَّوْضِ الْاَزْهَر فِيْ شَرْحِ فِقْهِ الْاَكْبَر۔ **وصالِ مُبارک** علم و آگہی کا یہ آفتاب شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1014 ہجری کو غروب ہو گیا اور مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وّتعظیماً کے قبرستان "مَعْلَاۃ" میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(مرقاۃ المفاتیح، 1/9)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خوبیاں یا خامیاں؟

معاشرے کے ناسور

محمد آصف عطاری مدنی

فرد سے معاشرہ بنتا ہے چنانچہ کسی شخص میں پائی جانے والی خوبی یا خامی معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر ہم اچھی نیت کے ساتھ اپنی خامیوں پر قابو پائیں گے تو ہماری معاشرتی زندگی میں بھی بہتری آئے گی لیکن بہت سے لوگ اپنی خامیوں کو بھی خوبیاں سمجھتے ہیں چنانچہ وہ انہیں دور کرنے کی کوشش بھی نہیں کرتے، جب کوئی خود کو بیمار تسلیم ہی نہیں کرے گا وہ کیوں کسی ڈاکٹر کے پاس علاج کروانے جائے گا! اس لئے 19 ایسی خامیوں کی نشاندہی کی جارہی ہے جن میں مبتلا ہونے والے انہیں اپنی خوبیاں سمجھتے ہیں، چنانچہ **(1) خوامخواہ ٹالنے کی عادت** بعض لوگوں میں ہر بات کو ٹالنے کی عادت ہوتی ہے اور وہ اس پر فخریہ کہتے ہیں: "میں کسی کو جلدی کام کرکے نہیں دیتا" حالانکہ وقت پر کام کرنا ایک خوبی ہے اور وقت گزار کر کام پورا کرنا خامی! اسی طرح یہ کہتے ہیں: "میں بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتا ہوں۔" سوچنا سمجھنا اچھی بات ہے لیکن ہر فیصلے کی نوعیت مختلف ہوتی ہے چنانچہ بعض فیصلے چند منٹ، بعض چند گھنٹوں اور بعض چند دنوں میں کرنے ہوتے ہیں، مثلاً "آگ کو کس طریقے سے بجھایا جائے" کیونکہ ہر آگ پانی سے نہیں بجھائی جاتی، یہ فیصلہ چند منٹ میں کرنا ہوتا ہے، "ٹرین پر سفر کرنا ہے یا جہاز پر؟" یہ فیصلہ روانگی سے کئی گھنٹے پہلے کرنا ہوتا ہے تاکہ سیٹ بک کروائی جاسکے، "پہلی تاریخ کو کرائے کا مکان خالی کرنا ہے یا نہیں؟" کیونکہ اگر نیا مہینا شروع ہوگیا تو اگلے مہینے کا کرایہ بھی دینا پڑسکتا ہے، اسی طرح "فلاں کا رشتہ قبول کرنا ہے یا نہیں!" کوئی جواب نہ ملنے پر فریق ثانی کہیں اور رابطہ کرلیتا ہے یوں بعض اوقات اچھا رشتہ ہاتھ سے نکل جاتا ہے، اس طرح کے فیصلے کرنے کیلئے بسا اوقات چند دن ملتے ہیں، چنانچہ ہر فیصلے پر ایک ایک مہینا لگا دینا قوتِ فیصلہ کی کمزوری تو ہوسکتی ہے خوبی نہیں۔ **(2) فضول خرچی سے بچنے کا دعویٰ** بُخل اور کنجوسی کا شکار بعض لوگ یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں: "میں تو ذرا بھی فضول خرچی نہیں کرتا" حالانکہ وہ ضرورت کی جگہ بھی خرچ نہیں کررہے ہوتے، گھر کی ٹونٹی لیک ہورہی ہے جس سے پانی مسلسل ضائع ہوتا چلا جارہا ہے اور اسراف کی صورت میں گناہ بھی ہوگا مگر کفایت شعاری کی خوش فہمی میں مبتلا شخص اس کی مَرمّت (Repairing) یا تبدیل کروانے کے لئے تیار نہیں، آپ ہی بتائیے کہ یہ خوبی ہے یا خامی! **(3) اینٹ کا جواب پتّھر سے دینا** چھوٹا سا خلافِ مرضی کام ہوجانے پر بعض لوگ آپے سے باہر ہوجاتے ہیں، گالم گلوچ، ہاتھاپائی، کیا کچھ نہیں کرتے پھر یار دوستوں میں فخریہ کہتے ہیں: "مجھ سے تو برداشت نہیں ہوتا، میں تو اینٹ کا جواب پتّھر سے دیتا ہوں"، پھر جب کبھی سیر کو سوا سیر ملتا ہے اور وہ پتّھر کا جواب گولی سے دیتا ہے تو یہ اپنے تأثرات دینے کے لئے زندہ نہیں رہتے۔ عدمِ برداشت کے اسی رویے نے ہمارے معاشرے کا سکون برباد کررکھا ہے، مگر جہالت میں مبتلا لوگ اس خامی کو اپنی خوبی تصور کرتے ہیں۔ **(4) صاف گوئی کا دعویٰ** بعضوں کا کہنا ہوتا ہے: "کسی کو اچھی لگے یا بُری! میں تو اس کے مُنہ پر صاف صاف بات کہہ دیتا ہوں۔" یاد رکھئے! ہر حقیقت کو بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا، خاص طور پر اس وقت کہ جب کسی کی دل شکنی یا رُسوائی کا امکان ہو۔ صاف گوئی کا دعویٰ کرنے والا غور کرے کہ بچپن میں کتنی ہی

مرتبہ اسے اپنی ماں کے ہاتھ کا پکا سالن اچھا نہیں لگا ہوگا مگر یہ چپ چاپ کھا گیا ہوگا کیونکہ صاف صاف کہنے کی صورت میں ہنڈیا کا چمچ وہ بھی کمر پر کھانا پڑ سکتا تھا۔ اسی طرح بعض اوقات کسی ملازم کو اس کے سیٹھ کی بات بہت بُری لگتی ہے لیکن وہ ایک لفظ نہیں بولتا کیونکہ جواب میں اسے نوکری سے نکالا جاسکتا ہے، اسی طرح اگر کسی عزیز دوست کے منہ سے گندی بدبو آرہی ہو تو کیا صاف گوئی کا دعویٰ کرنے والا کہنے کی ہمّت کرے گا: "یار! دانت تو صاف کرلیا کرو" کیونکہ خطرہ ہے کہ وہ ناراض ہوکر دوستی بھی ختم کرسکتا ہے۔ اب آپ بتائیے! کیا "ہر بات منہ پر صاف صاف کہہ دینا" خوبی ہے یا خامی؟

(5) اپنے کام میں مداخلت پسند نہ کرنا "میں کسی کو جواب دہ نہیں"، "اپنے کام میں کسی کی مُداخلت پسند نہیں کرتا"، "میں جیسے چاہوں کروں کوئی مجھے روک نہیں سکتا" اس قسم کا رَوَیّہ انسان کو بالآخر شرمندہ کروا دیتا ہے، ہم انسان ہیں خطا سے پاک نہیں، اگر باہم مل کر ایک سسٹم کے تحت ایک دوسرے کی سُن کر، مان کر کام کیا جائے تو غلطیوں کا امکان کم ہوجاتا ہے اور اگر غلطی ہو بھی جائے تو سب مل کر اس کی ذمّہ داری اٹھاتے ہیں، ورنہ "اپنی چلانے والا" بعض اوقات ایسا پھنستا ہے کہ اس کے "چلانے" پر کوئی بھی اس کی مدد کو نہیں آتا۔

(6) مجھے کسی کی پرواہ نہیں میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا، مجھے کسی کی پرواہ نہیں! اس طرح کے جملے بھی فخریہ بول کر اسے اپنی خوبیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کی پرواہ کرکے ہی اپنی زندگی آسان بناسکتے ہیں، کیا ایسا شخص کار ڈرائیو کرتے ہوئے دوسری گاڑیوں کی پرواہ نہیں کرتا ہوگا! کیا اپنے بچّوں کو بھی اہمیّت نہیں دیتا ہوگا! ہاں! اپنے ماتحتوں کو خاطر میں نہیں لاتا ہوگا۔ ایسے لوگوں کا مزاج ہوتا ہے کہ جو آنکھیں دکھائے اس کے پاؤں پڑ جاتے ہیں اور جو عاجزی کے ساتھ پیش آئے اس پر رُعب ڈالنا شروع کردیتے ہیں، کیا یہ خوبی ہے یا خامی؟

(7) گفتگو میں مشکل الفاظ بولنا بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی بھی زبان میں کسی بھی شخص سے بات کریں تو مشکل سے مشکل الفاظ بولنے کی کوشش کرتے ہیں اور سامنے والے پر اپنی زبان دانی کا رُعب جما کر خوش ہوتے ہیں۔ اسے اپنی خوبی سمجھنا خوش فہمی ہی ہوسکتی ہے کیونکہ آپ ایک جیتے جاگتے انسان کو اپنی بات ہی نہ سمجھا سکے، اس کو خوبی و کامیابی کون کہہ سکتا ہے!

(8) خود کو حَسّاس سمجھنا نازک مزاج، ذرا سی بات پر پریشان ہو جانے والا، مشکل حالات سے جلد گھبرا جانے والا اور ذرا سی بات پر رُوٹھ جانے والا اپنی خامی کو اس دعویٰ میں چھپانے کی کوشش کرتا ہے کہ "میں بہت حَسّاس ہوں" زندگی کی گاڑی کبھی سُکھ کبھی دُکھ کی پٹڑی پر چلتی ہے، کبھی سویرا تو کبھی اندھیرا! کبھی چھاؤں تو کبھی دھوپ کا سامنا ہوتا ہے، اگر بدلتے حالات کے مطابق انسان خود کو تبدیل کرنے میں ناکام رہے تو پریشانی بھی اسی کو اُٹھانی پڑتی ہے۔

(9) کسی کو مصیبت میں دیکھ کر ہمدردی نہ ہونا "مجھ پر کسی کے رونے دھونے کا اثر نہیں ہوتا"، یہ کہنے والا گویا یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ میں پتھر دل ہوں، نرمی مجھے چُھو کر بھی نہیں گزری۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سچ کہا ہے: بے درد کو پَرائی مصیبت نہیں معلوم ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ، 16/310)

(10) آدھی بات سُن کر پوری سمجھ جانا کچھ لوگوں کو کسی بات کو سکون سے سُننے کی عادت ہی نہیں ہوتی، سامنے والا ابھی پوری بات بھی نہیں کہہ پاتا کہ یہ فوراً روک دیتے کہ بس بس میں سمجھ گیا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں! پھر بات کاٹنے کی عادت کو اپنی خوبی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اگر آپ کو اللہ پاک نے یہ صَلاحیّت عطا بھی فرمائی ہو تو اس کا استعمال سلیقے سے بھی تو کیا جاسکتا ہے کہ لہجے میں لچک رکھی جائے کہ شاید آپ یہ کہنا چاہتے ہیں۔ غور طلب باریک بات یہ ہے کہ اس کے آدھے جملے کو آپ نے دُرُست سمجھا اور پورا بھی کردیا تو بھی وقت تو اتنا ہی لگا، کیا یہ بہتر نہ تھا کہ اسے ہی اپنی بات پوری کرلینے دیتے اس کی دلجوئی بھی ہوجاتی مگر آپ کو تو شاید اپنی خوبی کا اظہار عزیز تھا۔ ایک بزرگ نے قاضی کی

عدالت میں کچھ کہنا چاہا تو اس نے فوراً روک دیا اور کہا: خدا کی قسم! آپ کوئی سچّی بات نہیں کہیں گے! اس بزرگ نے فوراً قرآن کی آیت پڑھی اور فرمایا: قاضی صاحب! اپنی قسم کا کفّارہ ادا کیجئے کیونکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کے کلام سے بڑھ کر سچّی بات کیا ہوسکتی ہے!

(11) ہر ایک پر تنقید کرنا بعض لوگوں کو ہر بات پر بلاوجہ تنقید کی عادت ہوتی ہے، انہیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ تنقید کون! کس پر! کس انداز سے! کس وقت کرے؟ یہ ہر مُعاملے میں تنقید کا مَوقع ڈھونڈ ہی لیتے ہیں، شاید انہیں دوسروں کی خامیاں نکالنے میں ہی اپنی خوبی دکھائی دیتی ہے۔ ایک صاحبِ ولایت کے دَرَجے پر فائز تھے مگر بیوی انہیں تسلیم نہیں کرتی تھی، ایک دن انہوں نے کرامت دکھانے کی ٹھانی تاکہ بیوی بھی مان جائے اور ان سے حسبِ منصب سُلوک کرے، چنانچہ انہوں نے اُڑان بھری اور اپنے گھر کے ارد گرد چکر لگایا، کچھ دیر بعد گھر آئے تو بیوی نے کہا: ولی تو وہ تھے جو آج آسمان پر اُڑ رہے تھے، شوہر نے کہا: نیک بخت! وہ میں ہی تو تھا۔ بیوی جھٹ سے بولی: اچھا! تبھی میں کہوں کہ وہ ٹیڑھا کیوں اُڑ رہا تھا۔

(12) خود کو ذہین اور چالاک سمجھنا بعض خود کو ذہین اور چالاک سمجھتے ہیں، یہاں تک کا دعویٰ تو قابلِ اعتراض نہ ہوتا مگر یہ دوسروں کو بے وقوف بھی سمجھتے ہیں اور جب اپنی چالاکی سے کسی کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہوجائیں تو کہتے دکھائی دیتے ہیں: دیکھا! کیسا اُلّو بنایا!

(13) ہر بات پر ضد کرنا اپنی ہر بات پر ضد کرنا، صرف اپنی منوانا کسی کی نہ ماننا، حالات کے مطابق اپنے مُطالبے میں ترمیم نہ کرنا، کسی کی خوبی ہوسکتی ہے؟ شاید بچّوں سے جواب لیں تو وہ ہاں کہہ دیں، سمجھ دار شخص اسے خامی ہی قرار دے گا۔ ہمارے بہت سے گھریلو اور کاروباری مسائل کی جڑ یہی خامی ہوتی ہے۔

(14) ہر وقت تکلّف میں رہنا رکھ رکھاؤ عزّت اور وقار بڑھاتا ہے لیکن انسان کو حسبِ مَوقع دوسروں میں گھلنا ملنا چاہئے، مگر بعض لوگ کہیں بھی چلے جائیں ہر وقت تکلّف میں رہیں گے، پھر اسے اپنی خوبیوں میں بھی شمار کرتے ہیں۔ کوئی آپ کے پاس بیٹھنے، بات چیت کرنے سے کترائے، یہ آپ کو اچھا لگتا ہو تو آپ کی پسند کو سلام!

(15) حد سے زیادہ بہادری دکھانا انسان کو بُزدل وڈرپوک نہیں ہونا چاہئے لیکن ضرورت سے زیادہ بہادری بھی ایک خامی ہے، بجلی کے کھمبے پر چڑھ جانا، چلتی ٹرین، بس پر سوار ہونا، تیز رفتاری سے گاڑی چلانا، وَن ویلنگ کرنا، ہاتھ چھوڑ کر اسکوٹر چلانا حماقت تو ہوسکتا ہے بہادری نہیں! یہ نام نہاد خوبی اکثر مہنگی اور جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔

(16) شکل وصورت اور لباس وغیرہ دیکھ کر کردار کا اندازہ لگالینا میں تو شکل دیکھتے ہی پہچان جاتا ہوں کہ یہ واقعی مصیبت زدہ ہے یا ایکٹنگ کررہا ہے! سچ بول رہا ہے یا جھوٹ! ٹھیک ہے چہرہ شناسی کا فن ایک حقیقت ہے لیکن اس فن میں خود کو ماہر سمجھنا اور سامنے والے پر کنفرم حکم لگادینا غلط بھی تو ہوسکتا ہے، آپ نے اسے اپنی بات ثابت کرنے کا مَوقع تو دیا ہوتا، کچھ اس کی بھی سُنی ہوتی! مگر کیا کیجئے اس عادت کا کہ انسان کو اپنی یہ خامی بھی خوبی دکھائی دینے لگتی ہے۔

(17) بال کی کھال اُتارنے کی کوشش کرنا ہر بات کی تفصیل جاننے کی کوشش کرنا اور غیر ضروری چھان بین کرنا دانشمندی نہیں، ایسے میں خود کو باریک بین سمجھنا اور اسے اپنی خوبی قرار دینا کیونکر دُرست ہوسکتا ہے!

(18) جارحانہ رَوَیّہ ہر بات پر جارحانہ رَوَیّہ اپنانا، معمولی سی بات پر طیش میں آجانا، چیزیں اُٹھا کر دوسروں کو دے مارنا، سخت کلامی کرنا کسی طرح بھی قابلِ تعریف نہیں ہوسکتا، اسے اپنی خوبی سمجھنے والے قابلِ رَحم ہوتے ہیں۔

(19) ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی کامیابی کے لئے خود اعتمادی کا ہونا بہت ضروری ہے لیکن یہی اعتماد حد سے بڑھ جائے تو نقصان دے سکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود پر غور کرنے سے مزید کئی ایسی خامیاں نکل آئیں گی جنہیں اب تک ہم خوبیاں سمجھتے رہے، خوبی اور خامی میں فرق کرنا سیکھئے، خود بھی سُکھی رہیں گے اور دوسرے بھی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

کچھ نیکیاں کمالے

جمعہ کے دن کی نیکیاں

(تیسری اور آخری قسط)

عبدالماجد نقشبندی عطاری مدنی*

جمعۃ المبارک کے دن کی جانے والی نیکیوں میں سے ایک اہم نیکی نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود و سلام پڑھنا بھی ہے، یوں تو کسی بھی دن یا وقت درودِ پاک پڑھنا اَجر و ثواب سے خالی نہیں ہے کیونکہ درودِ پاک پڑھنا ایسا عظیم الشان کام ہے کہ اللہ ربُّ العزّت نے ایمان والوں کو اس کا حکم دینے سے پہلے ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بےشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ پھر فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ22، الاحزاب:56)

احادیثِ مبارکہ میں خاص جمعہ کے دن درودِ پاک پڑھنے والے پر خُصوصی انعامات و اعزازات کا بھی بیان ہے، آیئے 6 فرامینِ مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے:

(1) دُرودِ پاک کی کثرت کیجئے جمعہ کے دن مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اس کے دُرودِ پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درودِ پاک مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، 2/291، حدیث:1637)

(2) قُربِ مصطفےٰ پانے کا وظیفہ جمعہ کے دن مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو کہ میری اُمّت کا دُرود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، ان میں سے جو سب سے زیادہ درودِ پاک پڑھنے والا ہو گا وہ میرے زیادہ قریب ہو گا۔

(سنن کبریٰ للبیہقی، 3/353، حدیث: 5995)

(3) سو بار دُرودِ پاک پڑھنے والے پر انعام جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ ایک سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ تعالٰی اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی۔ (شعب الایمان، 3/111، حدیث: 3035)

(4) نُور عطا کئے جانے کی بشارت جو شخص بروزِ جمعہ ایک سو بار دُرودِ پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔ (حلیۃ الاولیاء، 8/49)

(5) بخشش و مغفرت والا عمل جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی (80) بار درودِ پاک پڑھے گا اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص320، حدیث: 5191) نیز ایک روایت میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جمعہ کے روز دو سو بار درودِ پاک پڑھنے والے کے لئے دو سو سال کے گناہوں کی بخشش کی بشارت دی ہے۔

(جمع الجوامع، 7/199، حدیث:22353)

(6) شفاعت کی خوشخبری جو مجھ پر جمعہ کے روز درودِ پاک پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(جمع الجوامع، 7/199، حدیث:22352)

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

* شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

سَلام کا انعام

ابو محمد طاہر عطاری

اسلام ایک پُر اَمن اور سَلامتی والا دین ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کو اَمن و سکون کا پیغام دیتا ہے جس کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت گفتگو کی ابتدا دِین ودُنیا کی سَلامتی کی دُعا یعنی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ" سے کرتے ہیں۔ سلام کرنا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت ہے نیز آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپس میں سلام کرنے کی خوب تاکید فرمائی ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے پھر ان دونوں کے درمیان درخت، دیوار یا پتّھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے۔ (ابوداؤد، 4/450، حدیث:5200)

تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سلام کی سنّت پر عمل کرنے والوں کیلئے کثیر فضائل و ثمرات کی خوشخبریاں ہیں۔ اس سنّت پر عمل کرنے والوں کے فضائل پر مشتمل تین فرامینِ مصطفےٰ ملاحظہ فرمایئے: (1) جب دو مسلمان مرد ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے رفیق کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ پاک کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے رفیق سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتاہے۔ پھر جب وہ مُصافحہ کرتے ہیں تو ان پر 100 رحمتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے 90 رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کیلئے اور 10 مصافحہ میں پہل کرنے والے کیلئے ہیں۔ (مسند بزار، 1/437، حدیث:308) (2) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شعب الایمان، 6/433، حدیث: 8786) (3) لوگوں میں اللہ پاک کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو اُنہیں پہلے سلام کرے۔ (ابوداؤد، 4/449، حدیث: 5197)

جان پہچان ضروری نہیں سلام کرنے کے لئے جان پہچان ضروری نہیں بلکہ کوئی ہمیں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اسے سلام کرنا چاہئے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلام عام کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے مدنی انعام نمبر 6 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟

آخرت میں کامیابی کا ذریعہ فرمانِ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو، سَلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی، 3/338، حدیث:1862)

کاش! ہمارے معاشرے میں سلام کرنے کی یہ پیاری سُنّت عام ہو جائے مگر افسوس کہ اب سلام کی جگہ کئی مسلمان اسلامی طریقے کو چھوڑ کر گُڈ مارننگ، ہیلو اور صبح بخیر وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے لگے ہیں۔ لہٰذا ہمیں ان طریقوں کو چھوڑ کر سلام کرنے کی عادت بنانی چاہئے تاکہ آپس میں پیار و محبت بھی بڑھے اور سنّت پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہو۔

دُرست تلفُّظ سلام دُرست تلفُّظ کے ساتھ کیجئے کیونکہ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو غلط تلفُّظ مثلاً: سامُ الَیْکُمْ، سَلَاموْ لَیْکُمْ، سَلَا لَیْکُمْ، اَلسَّلَامُ اَلَیْکُمْ۔ کہتے ہیں جو لفظی اور معنوی طور پر درست نہیں جبکہ سلام کے درست الفاظ یہ ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اللہ پاک ہمیں سلام کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بارگاہِ رسالت میں اعمال کی پیشی

◉ صرف درود و سلام ہی نہیں بلکہ اُمّت کے تمام اقوال و افعال و اعمال روزانہ دو وقت سرکارِ عرش وقار حضور سیّدُ الابرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم میں عرض کئے جاتے ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ، 29 / 568)

خوش اِلحانی کی برکت

◉ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی مدح شریف اِلحانِ خوش (اچھی آواز) کے ساتھ سننا محبتِ حضور کو ترقی دیتا ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 23 / 754)

ایمان کا نور

◉ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی تعریف جس قدر کثرت سے ہو، جان کا ثمر و ایمان کا نور ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، 18 / 217)

شفاعت کے خصوصی مستحق

◉ رسولُ اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی شفاعت حق ہے اور وہ اہلِ کبائر (کبیرہ گناہ کرنے والوں) کے لئے ہے اگرچہ عمر بھر ان (کبیرہ گناہوں) کے عادی رہے ہوں۔
(فتاویٰ رضویہ، 18 / 220)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

وَرزِش میں نیّت

◉ جائز طریقے سے (شَرعی و طِبّی احتیاطوں کے ساتھ) اس نیّت سے وَرزِش کرنا کہ اس کے ذریعے عبادت پر قُوّت حاصل کروں گا جائز بلکہ کارِ ثواب ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 22 صفر المظفر 1439ھ)

مال کی محبت سے بچنا مشکل ہے

◉ یہ بہت مشکل ہے کہ بندے کے پاس مال ہو اور دل میں اس کی محبت نہ ہو، لہٰذا یہ نہ کہا جائے کہ میرے دل میں مال کی محبت نہیں، اگر یہ سچ ہے تو ریا میں پڑنے کا خوف ہے اور اگر یہ دُرُست نہ ہو (یعنی دل میں مال کی محبت ہو) تو جھوٹ ہو جائے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 29 صفر المظفر 1439ھ)

ہر دل عزیز بننے کا نسخہ

◉ جو ڈانٹ ڈَپَٹ کرتے ہیں لوگ اُن سے جان چھڑاتے اور دُور بھاگتے ہیں اور جو محبت دیتے ہیں، لوگ اُن کو ڈھونڈتے اور اُن کے قریب ہوتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الاول 1439ھ)

مطالعہ کی احتیاط

◉ چلتے پھرتے یا لیٹ کر یا پھر ہر اس انداز میں جس سے آنکھوں پر زور پڑتا ہو مُطالَعہ کرنے سے بچنا چاہئے کہ اس سے نظر کمزور ہونے کا اندیشہ ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاول 1439ھ)

بچوں کی شادی ان کی رضامندی سے کریں

◉ والدین کو چاہئے کہ بچوں کی شادی طے کرنے سے پہلے ان کی رضامندی ضرور حاصل کرلیں ورنہ شادی کے بعد گھر خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔
(مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الاول 1439ھ)

مچھلی کھانے کا فائدہ

◉ کولیسٹرول کے مریضوں کے لئے مچھلی کھانا مفید ہے۔
(مدنی مذاکرہ، 9 شوال المکرم 1435ھ)

صبرِ مصطفیٰ

محمد ایّوب عطاری مدنی*

ہماری اِنفرادی و اجتماعی، گھریلو اور سماجی زندگی میں مصائب و آلام، آفات و بَلِیّات، مصیبت و اَذِیَّت اور بیماری وغیرہ یہ سب ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے امتحان و آزمائش کے طور پر ہوتے ہیں اور ان پر صَبْر کرنے والوں اور استقامت و ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والوں کو بشارتِ خداوندی، قُربِ الٰہی، اجرِ بےحساب اور آخرت کی سلامتی نصیب ہوتی ہے۔ قراٰن و حدیث میں ہمیں صَبْر سے کام لینے کا دَرْس دیا گیا ہے جس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ قراٰنِ پاک میں 90 سے زائد مقامات پر صَبْر کا ذِکر کیا گیا ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک حیات میں بھی بہت سے امتحانات آئے مگر تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیشہ صبرو ہمّت کا مُظاہرہ فرمایا، چنانچہ **بچپن کی آزمائشیں** پیدائش سے قبل ہی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ گرامی اس دنیا سے رِحلت فرماگئے تھے۔ عمر شریف تقریباً 5 برس کی ہوئی تو والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی سفرِ آخرت اختیار کرگئیں۔ 8 سال کی عمر میں کفالت و پَرْوَرِش کرنے والے دادا عبدُ المطّلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بھی انتقال ہوگیا مگر صبرِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دیکھئے کہ کبھی اس بات کا گِلہ شکوہ نہ کیا کہ مجھے والد و والدہ کے سائے سے کیوں محروم رکھا گیا! **اعلانِ نبوت کے بعد تکلیفیں** اعلانِ نبوّت کے چوتھے سال سورۂ حجر کی آیت ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (پ14، الحجر:94) (ترجمۂ کنزالایمان: تو علانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے) نازل ہوئی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعلانیہ طور پر دینِ اسلام کی تبلیغ فرمانے لگے، اس پر اہلِ مکہ آپ کی مُخالفت پر کمربستہ ہوگئے، چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کاہن، ساحر اور مجنون ہونے کا ہر کوچہ و بازار میں زوردار پروپیگنڈا کیا گیا۔ کبھی کفّارِ مکہ راستوں میں کانٹے بچھاتے، کبھی مبارک جسم پر نجاست ڈال دیتے تو کبھی مُقدّس گردن میں چادر کا پھندا ڈال کر گلا گھونٹنے کی کوشش کرتے۔ ایک مرتبہ تو حَرَمِ کعبہ میں نماز کی حالت میں ایک کافر عُقبہ بن ابی مُعیط نے اونٹنی کی بچہ دانی لاکر کندھوں پر رکھ دی۔ ان سب باتوں کے باوجود کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بے صبری کا مظاہرہ کیا ہو یا آپ کی اِستقامت میں کوئی فرق آیا ہو بلکہ آپ نے ہمیشہ اپنی قوم کو ہدایت کی دعاؤں ہی سے نوازا۔ **تین سال تک مع خاندان محصور رہے** اعلانِ نبوّت کے ساتویں سال تمام قبائلِ قریش نے خاندانِ بنی ہاشم کا سماجی مقاطعہ یعنی سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بنو ہاشم کے ساتھ **شِعْبِ ابی طالب** میں تین سال تک محصور ہو کر رہ گئے، تین برس کا یہ زمانہ اتنا سخت اور کٹھن گزرا کہ بنو ہاشم درختوں کے پتّے اور سوکھے چمڑے پکا پکا کر کھاتے تھے۔ مگر صبرِ مصطفےٰ کی کیا بات ہے! یہ ثابت نہیں کہ آپ نے ایک مرتبہ بھی یہ کہا ہو کہ اے **اللہ پاک**! میں تو تیرا محبوب ہوں، مجھے اتنی مشکلات میں کیوں ڈالا جارہا ہے! **غم کا سال** صبرِ مُصطفےٰ کا ایک جلوہ یہ بھی تھا کہ شِعْبِ ابی طالب سے باہر آنے کے 8 مہینے بعد چچا ابوطالب کا انتقال ہوگیا، ان کے تین یا پانچ دن بعد رَمَضانُ المبارک نبوّت کے دسویں سال میں ہر مشکل وقت کی ساتھی، حضرت سیدتنا بی بی خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی دنیا سے رِحلت فرماگئیں، قلبِ اَطہر پر ان واقعات کا اتنا عظیم صدمہ گزرا کہ اس سال کا نام "عامُ الحُزْن" (یعنی غم کا سال) رکھ دیا مگر صبر کا دامن ہرگز نہ چھوڑا۔ **طائف میں**

* معلم تخصص فی الفقہ
مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

لہولہان کیا گیا صبرِ مصطفےٰ کا عظیم مُظاہرہ اس وقت بھی ہوا جب حضور رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تبلیغِ اسلام کے لئے طائف کا سفر فرمایا۔ طائف کے ان بدقسمتوں نے جنّت لینے کی بجائے مالکِ جنّت کے پیچھے شریر لڑکوں کو لگا دیا، جنہوں نے پتھر مار مار کر آپ کو لہولہان کر دیا، پھر بھی اُن کے حق میں بددُعا کرنے کی بجائے صبر کیا اور یہی فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ **دعوتِ اسلام دیتے وقت تنگ کیا گیا** حج کے زمانے میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام قبائل میں دورہ فرما کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ اسی طرح عرب میں لگنے والے مختلف میلوں میں بھی تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ مگر ابولہب آپ کے پیچھے چلا جاتا، آپ کسی قبیلہ کے سامنے وعظ فرماتے تو ابولہب چلّا چلّا کر کہتا کہ یہ دین سے پھر گیا ہے، یہ جھوٹ کہتا ہے۔ ذرا سوچیں آپ کسی سے بات کر رہے ہوں اور ایک شخص پاس کھڑا چیخ رہا ہو کہ اس کی بات نہ سنو، یہ جھوٹا ہے تو اس وقت دل پر کیا گزرے گی! مگر صبرِ مصطفےٰ کی مثال کہاں سے لائیں، آپ نے برابر دینِ اسلام کی دعوت کا کام جاری رکھا۔ **آبائی شہر سے ہجرت** اعلانِ نُبوّت کے تیرھویں سال اپنا محبوب وطن مکّۂ مکرّمہ چھوڑ کر ہجرت پر مجبور کیا گیا تو جاتے ہوئے بڑی حسرت کے ساتھ کعبہ کو دیکھا اور فرمایا کہ اے شہرِ مکّہ! تو مجھے تمام دنیا سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر میری قوم مجھے مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کسی اور جگہ رہائش پذیر نہ ہوتا اور صبر کرتے ہوئے مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی جانب روانہ ہوئے۔ **جنگ کے دوران زخمی ہوئے** غزوۂ اُحد میں خود (جنگ میں پہنی جانے والی لوہے کی ٹوپی) کی دو کڑیاں رخسارِ اقدس میں چُبھ گئیں، دو دندانِ مُبارک کا کنارہ جَھڑ گیا، کفّار کے کھودے ہوئے ایک گڑھے میں گر گئے، نچلا ہونٹ مبارک بھی زخمی ہوا، ظالم کفّار نے انتہائی بے دردی سے تیر برسائے، جان سے عزیز چچا حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کرکے پیٹ چاک کر دیا گیا، اعضا کاٹ دیئے گئے، کلیجا نکال دیا گیا مگر صبرِ مصطفےٰ دیکھئے کہ اس وقت بھی زبانِ مُبارک پر یہ دعا تھی: رَبِّ اغْفِرْ قَوْمِیْ فَاِنَّہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ مجھے جانتے نہیں ہیں۔ **زوجۂ مطہرہ پر تہمت لگائی گئی** غزوۂ مُرَیْسِیْع سے مدینہ واپس آتے ہوئے ایک واقعہ کی بنا پر منافقین نے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے محبوب زوجہ حضرت سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تہمت لگائی اور حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قلبی رَنج پہنچایا۔ مگر صبرِ مصطفےٰ پر قربان جایئے کہ کوئی نازیبا کلمہ زبانِ مُبارک پر نہ آیا۔ آخرکار اللہ کریم نے اُمُّ المؤمنین کی طہارت و پاکیزگی پر 18 آیتیں نازل فرمائیں۔ **کھانے میں زہر دیا گیا** ہجرت کے ساتویں سال فتحِ خیبر کے بعد سلام بن مِشْکَم یہودی کی بیوی زینب نے گوشت میں زہر ملا کر کھلا دیا جس سے عُمْر بھر تالو میں تکلیف رہی۔ مگر صَبْر و عَفْو مرحبا کہ زینب سے ذاتی بدلہ نہ لیا۔ لبید بن اَعْصَم یہودی نے آپ پر جادو کیا، معلوم ہو جانے کے باوجود آپ نے صَبْر و تحمّل کا مظاہرہ کیا اور اس سے کچھ تعرّض نہ فرمایا۔ **اولاد کا انتقال** پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُقدّس اولاد (تین صاحبزادگان اور چار صاحبزادیوں) میں سے حضرت سیّدتُنا فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے علاوہ تمام آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے ہی خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ مگر صبرِ مصطفےٰ کا نظارہ دیکھا گیا کہ آپ نے کسی بھی شہزادے یا شہزادی کی وفات پر اللہ پاک سے شکوہ نہ کیا بلکہ انتہائی صبر کے ساتھ ان تمام صَدمات کو برداشت فرمایا۔

(ملخص از سیرتِ مصطفےٰ)

یہ تھوڑے سے واقعات اختصاراً پیش کئے گئے ہیں تاکہ ہمیں یہ احساس ہو کہ ہم جس نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اُمّتی ہیں وہ کمالِ صبر و ہمّت کے پیکر تھے! اس میں ہمارے ان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے لئے نصیحت کے بہت سے مدنی پھول ہیں جو ذرا سی پریشانی پر درس دینا چھوڑ دیتے ہیں، کسی کے ٹوک دینے سے مدنی دورہ اور دیگر مدنی کام ترک کر دیتے ہیں اور اولاد پر آزمائش آنے پر ہمّت ہار بیٹھتے ہیں۔ اللہ عظیم ہمیں بھی پیارے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کمالِ صبر سے حصّہ عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیّدتنا بی بی آسیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا

ابو صفوان عطاری مدنی

نسب و تعارف مشہور قول کے مُطابق حضرت سیّدتُنا آسیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا بادشاہِ مصر ریّان بن وَلید کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کا نَسب کچھ یوں ہے: آسیہ بنتِ مُزاحم بن عُبَیْد بن رَیّان بن وَلید۔ یہ ریّان بن وَلید وہی ہیں جو حضرتِ سیّدُنا یُوسُف علیہ السَّلام کے زمانے میں بادشاہِ مصر تھے اور آپ علیہ السَّلام پر ایمان لے آئے تھے۔ (روح المعانی، پ20، القصص، تحت الآیۃ:9، ج20/344۔ نورالعرفان، پ20، القصص، ص615۔ المناقب المزیدیہ، 1/38)

مساکین کی پناہ گاہ حضرتِ سیّدتُنا آسیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا مصر کے انتہائی ظالم و جابر بادشاہ فرعون کی بیوی تھیں۔ بادشاہِ وقت کی بیوی ہونے کے سبب آپ کے پاس مال و دولت کی کثرت تھی لیکن اس کے باوجود آپ غرور و تکبّر کا شکار نہیں تھیں بلکہ آپ کا دل غریبوں کی محبّت سے سرشار اور ان پر شفقت و مہربانی کے جذبے سے مَعْمُور تھا، آپ دل کھول کر ان پر صَدَقہ و خیرات کیا کرتیں اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کو اُمُّ الْمَسَاکِیْن (یعنی مسکینوں کی ماں/پناہ گاہ) کہا گیا ہے۔ (بغوی، پ20، القصص، تحت الآیۃ:9، 3/375، مستدرک، 3/457، حدیث:4150 ماخوذاً)

فرعون سے بے رغبتی فرعون چونکہ لوگوں کے ساتھ بہت ظالمانہ سُلوک کیا کرتا تھا، اس لئے آپ اس سے سخت بیزار تھیں۔ فرعون سے آپ کا نکاح بھی بِرِضا و رغبت نہیں ہوا تھا بلکہ آپ اور آپ کے والد دونوں اسے ناپسند کرتے تھے، فرعون نے بادشاہت کے زور پر جبراً آپ سے نکاح کیا تھا لیکن اللہ پاک نے آپ کو اس سے محفوظ رکھا اور وہ آپ کے قریب آنے پر قادر نہ ہوا۔ (سیرت حلبیہ، 1/96 مفہوماً) اس لئے آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی اور جو بعض روایات میں فرعون کی ایک بیٹی کا ذِکر ملتا ہے ممکن ہے یہ لڑکی لے پالک ہو یعنی کسی دوسرے سے لے کر پالی گئی ہو۔

(نورالعرفان، پ20، القصص، تحت الآیۃ:9، ص464 مفہوماً)

نبی کا نام رکھنے کا اعزاز حضرتِ سیّدتُنا آسیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام کا نام رکھا۔ (خازن، پ20، القصص، تحت الآیۃ:7، 3/425) حضرتِ سیّدُنا موسیٰ علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی والدہ نے فرعون کے سپاہیوں کے ڈر سے آپ علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا۔ دریا سے ایک نہر فرعون کے محل کے پاس سے بہتی تھی، یہ صندوق بہتا ہوا اس نہر میں چلا گیا، فرعون نے حکم دیا کہ اسے محل میں لا کر کھولا جائے۔ جب صندوق کھولا گیا تو اس سے ایک خوبصورت بچہ نکلا۔ قِبطی زبان میں پانی کو "مُو" اور درخت کو "سیٰ" کہتے ہیں، یہ صندوق پانی اور درختوں کے درمیان پایا گیا تھا اس وجہ سے حضرت بی بی آسیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے آپ کا نام موسیٰ رکھا۔

(در منثور، پ20، القصص، تحت الآیۃ:4، 6/391، عجائب القرآن، ص174 ماخوذاً)

آنکھوں کی ٹھنڈک حضرتِ سیّدُنا موسیٰ علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام بچپن میں جب حضرتِ سیّدتُنا آسیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کی گود میں

آئے تو آپ نے حضرتِ سیّدُنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے چہرے میں نورِ نُبوّت دیکھ کر انہیں اپنا بیٹا بنالیا اور فرعون سے جو کہا اسے قرآنِ پاک میں یوں بیان کیا گیا: ﴿قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: یہ بچّہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو۔ (پ20، القصص:9) اس پر بدبخت فرعون نے کہا: اسے تم رکھ لو، مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اگر آسیہ کی طرح فرعون بھی اس بات کا اقرار کرتا کہ یہ بچّہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو ضرور اللہ پاک اسے ہِدایت عطا فرمادیتا جیسے آسیہ کو عطا فرمائی۔

(تفسیر کبیر، پ20، القصص، تحت الآیۃ:8، 9/ 581)

ایمان کیسے نصیب ہوا؟ جادوگروں کے سحر اور حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے معجزے کے سنسنی خیز مُقابلے سے حق ظاہر ہونے کے بعد جہاں جادوگروں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی وہیں جب آپ کو اس مُقابلے کا حال معلوم ہوا تو آپ کے دل میں بھی فوراً حق کا نور چمک اُٹھا اور آپ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر ایمان لے آئیں۔

(صراط الجنان، 10/ 230، ملخصاً)

جنّتی عورتوں کی سردار فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جنّتی عورتوں کی سردار چار 4 عورتیں ہیں: (1) مریم (2) فاطمہ (3) خدیجہ اور (4) آسیہ (رضی اللہ تعالٰی عنھنّ)۔

(کنز العمال، 12/ 65، حدیث: 34401)

جنّت میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نکاح

حضرتِ سیّدَتُنا آسیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ جنّت میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زوجہ ہوں گی، چنانچہ مروی ہے کہ جب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مرضِ وفات میں سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور فرمایا: اے خدیجہ! تمہیں اس حالت میں دیکھنا مجھے گراں (یعنی ناگوار) گزرتا ہے لیکن اللہ پاک نے اس گراں گزرنے میں کثیر بھلائی رکھی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پاک نے جنّت میں میرا نکاح تمہارے ساتھ، مریم بِنْتِ عمران، (حضرت) موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کی بہن کُلثُمْ اور فرعون کی بیوی آسیہ کے ساتھ فرمایا ہے۔

(معجم کبیر، 22/ 451، حدیث: 1100)

شہادت اور مزار مبارک جب فرعون نے آپ کو ایمان سے پھیرنے کی تمام تدبیریں کرلیں اور اسے ناکامی کا سامنا ہوا تو اس نے آپ کو شہید کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ شہادت سے پہلے آپ نے بارگاہِ الٰہی میں جو اِلتجا کی اسے قرآنِ پاک میں یوں بیان فرمایا گیا: ﴿رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۙ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے ربّ میرے لئے اپنے پاس جنّت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔ (پ28، التحریم:11)

آپ کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ فرعون نے اپنے کارندوں سے کہا: ایک بڑی چٹان لاؤ، اگر چٹان دیکھ کر بھی یہ ایمان پر قائم رہتی ہے تو چٹان اس پر گرادو اور اگر ایمان سے پھر جاتی ہے تو یہ میری بیوی ہے (اسے مت مارنا)۔ چنانچہ جب آپ کے سامنے چٹان لائی گئی تو آسمان کی طرف آپ کو اپنا جنّتی محل نظر آیا جس سے آپ کے عَزْم واِستقلال میں اور بھی اضافہ ہوگیا اور اسی حالت میں آپ کی روح پرواز کرگئی، اس کے بعد جب آپ پر چٹان گرائی گئی تو وہ ایسے بدن پر گری جس میں روح نہیں تھی۔ (تفسیر طبری، پ28، التحریم، تحت الآیۃ:11، 12/ 162) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کا مزارِ مُبارَک مصر میں واقع ہے۔ (معجم البلدان، 4/ 277 ماخوذاً)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پھلوں اور سبزیوں کی تازگی کیسے برقرار رکھیں؟

ام نور عطاریہ

سبزیوں کا رنگ خراب ہونے سے بچائیں سبزیوں کو فریج میں اسٹور یعنی Frozen کرنے کے لئے انہیں ہلکا سا اُبال کر فوراً ٹھنڈے پانی سے گزار لینا چاہئے مکمل طور پر انہیں گلا کر فریز کرنے اور پھر نارمل یعنی ڈی فروسٹ (Defrost) کرنے سے ان کا رنگ اور ذائقہ خراب ہو جاتا ہے نیز پھلوں اور سبزیوں کو چھوٹے سائز کے ڈبوں میں فریز کرنا چاہئے کیونکہ ڈبے کا سائز جس قدر بڑا ہو گا اسی قدر اشیاء کے مُنجمد ہونے یعنی جمنے کا عمل سُست ہو گا۔ **سبزی کو تر و تازہ رکھئے** سبزی کو تر و تازہ رکھنے کیلئے پانی میں سرکہ (Vinegar) ملا کر اس پر چھڑک دیں۔ اس سے سبزی جلد مُرجھانے سے محفوظ رہے گی۔

سبزیاں نرم پڑ جائیں تو! مُولی، گاجر یا چُقندر (Beetroot) وغیرہ اگر نرم پڑ جائیں تو انہیں کچے آلو (Potato) کے ساتھ برف کے پانی میں ڈال دیں، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔

زرعی ادویات کا اثر کیسے ختم کریں؟ سبزیوں کو جراثیم اور زرعی ادویات کے اثرات سے پاک کرنے کیلئے پانی کا ایک بڑا سا برتن لے کر اس میں چٹکی بھر پوٹاشیم پرمیگنیٹ شامل کر دیں اور جب پانی کا رنگ جامنی (Purple) ہو جائے تو کٹی ہوئی سبزیاں اس میں پندرہ منٹ کے لئے ڈُبو دیں۔ بعد میں چھلنی میں رکھ کر سادہ پانی سے دھو لیں۔

لیموں کو تازہ کیسے رکھیں؟ اگر لیموں کو تازہ اور رَسیلا رکھنا ہو تو اسے کسی برتن میں رکھ کر اوپر خشک نمک ڈال دیں، لیموں دیر تک رسیلے رہیں گے۔

پالک کے ذائقہ کی حفاظت پالک اُبالتے وقت اس میں چٹکی بھر کھانے کا سوڈا شامل کر دیا جائے تو اس کی رنگت اور ذائقے میں فرق نہیں آتا۔

کریلوں کی کڑواہٹ دور کرنے کا طریقہ کریلوں کی کڑواہٹ دور کرنے کے لئے کریلوں کو چھیل کر بیج نکال دیں اور کاٹ لیں اب ان پر نمک لگا کر آدھے گھنٹے کے لئے چھوڑ دیں اور پھر ان کو ہاتھ سے مسلیں کہ سارا پانی نکل جائے۔ اب کریلوں کو دھو کر اچھی طرح نچوڑ لیں اور پندرہ سے بیس منٹ کے لئے دھوپ میں رکھ دیں۔ کریلوں کی کڑواہٹ دور ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ٹماٹر خراب ہونے سے بچائیں ٹماٹر کو اس کی جڑ کی طرف اُلٹا کر کے رکھیں تو جلد خراب نہیں ہوں گے اور دیر تک تازہ رہیں گے۔

اللہ کریم ہمیں ان نعمتوں کی حفاظت کرنے، ان کا شکر ادا کرنے اور بالخصوص عظیم ترین نعمت ایمان کی حفاظت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا عورتیں نمازِ جنازہ پڑھ سکتی ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورتیں نمازِ جنازہ پڑھنے کیلئے جنازے کے ساتھ جاسکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کا نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے جنازے کے ساتھ جانا، ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانے سے منع فرمایا، بلکہ ایسی عورتوں کو ثواب سے خالی، گناہ سے بھری ہوئی فرمایا۔

امام ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ تعالٰی اپنے مجموعۂ احادیث "سُنَنِ ابنِ ماجہ" میں نقل کرتے ہیں: عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فَإِذَا نِسْوَةٌ جُلُوسٌ فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُنَّ قُلْنَ: نَنْتَظِرُ الْجِنَازَةَ، قَالَ: هَلْ تَغْسِلْنَ قُلْنَ: لَا، قَالَ: هَلْ تَحْمِلْنَ، قُلْنَ: لَا، قَالَ: هَلْ تُدْلِينَ فِيمَنْ يُدْلِي، قُلْنَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْنَ مَأْزُورَاتٍ غَيْرَ مَأْجُورَاتٍ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے تو کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کی: ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں۔ فرمایا: کیا تم غسل دوگی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا تم جنازہ اُٹھاؤ گی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا تم میت کو قبر میں اتاروگی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: گناہ سے بھری ہوئی، ثواب سے خالی ہو کر لوٹ جاؤ۔ (ابن ماجہ، ص113) امام عبد الرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی "الجامع الصغیر" میں نقل کرتے ہیں: گناہ سے بھری ہوئی، ثواب سے خالی لوٹ جاؤ۔ (جامع الصغیر مع فیض القدیر، 1/605)

عورتوں کے جنازہ کے ساتھ جانے کا حکم بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالٰی "دُرِّ مختار" میں لکھتے ہیں: عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (در مختار، 3/162) عورتوں کا جنازہ اُٹھانے کا حکم بیان کرتے ہوئے "الاشباہ والنظائر" میں ہے عورت جنازہ نہیں اُٹھائے گی، اگرچہ عورت کی میت ہو۔ (الاشباہ والنظائر، ص358)

صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "بہارِ شریعت" میں لکھتے ہیں: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا، ناجائز و ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/823)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا خواتین کو ایامِ مخصوص میں وضو کرنے پر ثواب ملے گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ باری کے دنوں میں وضو کرنے پر عورتوں کو ثواب ملے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کی عادت برقرار رکھنے کی غرض سے حائضہ عورت کے لئے مستحب ہے کہ وضو کر کے عام دنوں میں نماز پڑھنے کی مقدار وقت ذکر و دُرود وغیرہ میں مصروف رہے، ایسا کرنے پر عورت کو ثواب ملے گا کیونکہ یہ عورت کے لئے مستحب ہے اور مستحب کام کرنے پر ثواب ملتا ہے، البتہ حائضہ عورت کو اس موقع کے علاوہ بھی وضو کرنے پر ثواب ملے گا یا نہیں! اس کی صراحت نظر سے نہیں گزری۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دارالافتاء اہل سنت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

ڈش ری چارج کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں موبائل شاپ چلاتا ہوں اور پہلے ڈش ری چارج بھی کرتا تھا۔ اس معاملے میں میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا ڈش ری چارج کر سکتے ہیں اس پر کمیشن ملتا ہے اگر ہم نہیں کریں گے تو کوئی اور کرے گا تو کیا ڈش ری چارج کر سکتے ہیں؟ اسی طرح نیٹ ری چارج کا بھی ارشاد فرمائیں کیونکہ نیٹ کا بھی لوگ غلط استعمال کر سکتے ہیں تو کیا نیٹ کی سہولت فراہم کرنا بھی ناجائز ہو گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: چینل کی دنیا بہت وسیع ہے اور نت نئے انداز پر دنیا کے مختلف ممالک میں یہ سہولت دی جاتی ہے۔ پاکستان میں خاص طور پر پڑوسی ملک کے فلموں اور ڈراموں کے چینلز ڈش کے ذریعے ماہانہ معاوضہ دے کر حاصل کئے جاتے ہیں ورنہ اس چینل کی سروس بند ہو جاتی ہے۔ عام طور سے تو لوگ یہ چینلز کیبل کے ذریعے دیکھ رہے ہوتے ہیں جن کو کیبل آپریٹر خود فیس ادا کر کے آگے سپلائی کر رہا ہوتا ہے لیکن براہِ راست ڈش سے دیکھنے والے خود یہ سہولت حاصل کرنے کے لئے ری چارج کرواتے ہیں۔

شریعتِ مطہرہ کے اصولوں کی روشنی میں یہ پورا عمل سروس اور خدمات پر مشتمل ہے جائز سروس اور خدمات کا معاوضہ بھی جائز ہے جبکہ ناجائز سروس اور خدمات کا معاوضہ و معاونت بھی ناجائز ہوتی ہے۔

پوچھی گئی صورت میں ان چینلز کا ری چارج کرنے والا گناہوں بھرے چینلز کی ترویج و اشاعت میں براہِ راست معاون و مددگار ہے اس لئے ایسے کسی بھی ڈش کا ری چارج کر کے نفع کمانا حلال نہیں جو گناہوں پر مشتمل ہے بلکہ بغیر معاوضے کے بھی یہ کام جائز نہیں ہو سکتا کیونکہ گناہ پر معاونت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ویسے بھی یہ کام ہمارے ملک پاکستان میں غیر قانونی ہے اور اس طرح کے بیشتر چینلز حکومت کی طرف سے اس طرز پر کام کرنے کے مجاز نہیں لیکن ناجائز ہونے کی اصل وجہ وہی ہے جو اوپر لکھی جا چکی۔ لہٰذا اگر قانون ایسے چینلز کی اجازت بھی دے تب بھی یہ کام ناجائز ہی رہے گا۔

جہاں تک انٹرنیٹ کا تعلق ہے تو انٹرنیٹ کے ہزارہا مثبت استعمال موجود ہیں اب استعمال کرنے والے پر ہے کہ وہ استعمال کر کے کہاں جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال خود ٹی وی یا ایل سی ڈی کی ہے کہ شرعی اصولوں کی روشنی میں ٹی وی یا ایل سی ڈی بیچنا جائز ہے کیونکہ خریدنے والے کی مرضی ہے وہ چاہے تو صرف مدنی چینل دیکھے کوئی اور چینل نہ دیکھے، یوں دیکھنے والے پر ہے کہ وہ اس کا کیا استعمال کرے گا۔ یعنی یہاں گناہ ہونا متعین نہیں لیکن جہاں گناہ ہونا متعین ہو وہاں رخصت یا چھوٹ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ جن چینلز کو ہمارے ملک میں ری چارج کر

کے دیکھا جاتا ہے وہ فحاشی و عریانیت اور کفار کی تہذیب اور بے ہودگی پر مشتمل ہیں لہٰذا یہاں گناہ متعین ہے اس کی کسی بھی سطح کی براہِ راست معاونت کیسے جائز ہو سکتی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

میرج بیورو کی آمدنی کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو لوگ شادیاں کرواتے ہیں یعنی میرج بیورو چلاتے ہیں وہ اس کام کے پیسے لیتے ہیں۔ کیا ان کا پیسہ لینا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: نکاح کروانے اور رشتے کروانے کی اجرت لی جاسکتی ہے یعنی یہ کام جائز ہے جبکہ اس معاملے میں لین دین اور اجرت کے تمام شرعی تقاضے بھی پورے کیے جائیں۔

عام طور پر رشتہ کروانے والے رئیل اسٹیٹ کی طرح دو پارٹیوں کو ملانے کا ہی کام کرتے ہیں۔ یہاں یہ ضروری ہے کہ رشتہ کروانے والے کو کام پہلے سپرد کیا ہو اور اس نے دوڑ دھوپ اور عملی محنت بھی کی ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

نیوز ایجنسی قائم کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نیوز ایجنسی قائم کرنا کیسا ہے؟ نیوز ایجنسی کے اندر مختلف قسم کے اخبارات اور میگزین وغیرہ فروخت کیے جاتے ہیں ان میگزین اور اخبارات میں مختلف قسم کی چیزیں ہوتی ہیں تو نیوز ایجنسی قائم کرنا اور یہ اخبارات فروخت کرنا کیسا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اخبارات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو خبروں پر مشتمل ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو فلمی اخبارات کہلاتے ہیں اور بنیادی طور پر فلموں یا ناجائز کاموں کی تشہیر کے لئے ہوتے ہیں ان کے خریدنے کا مقصد تصویریں دیکھنا ہوتا ہے یا پھر صرف فلموں ہی کے بارے میں جاننا دوسری قسم یعنی فلموں کے میگزین کی خرید و فروخت جائز نہیں۔ البتہ وہ اخبارات جو بنیادی طور پر خبروں پر مشتمل ہوتے ہیں ان میں خبریں اصل مقصد ہوتی ہیں لہٰذا ان کی خرید و فروخت جائز ہے۔ جہاں تک ان میں موجود تصاویر کا تعلق ہے تو چونکہ ان میں خریدنے والے کا مقصد تصاویر نہیں ہوتیں بلکہ اس کا مقصد خبروں کے ذریعے منفعت حاصل کرنا ہوتا ہے جو کہ جائز منفعت ہے اور ان اخبارات کا غالب حصہ خبروں اور معلومات پر مشتمل ہوتا ہے باقی چیزیں ضمناً ہوتی ہیں لہٰذا "اِنَّمَا الْاُمُوْرُ بِمَقَاصِدِهَا" کے تحت مقصود کو دیکھتے ہوئے اس کام کو جائز ہی کہا جائے گا، ناجائز نہیں کہہ سکتے۔

وقارُ الفتاویٰ میں ایسی کتب جن میں تصاویر بھی ہوتی ہیں ان کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: "ان کتابوں کا بیچنا جائز ہے کہ یہ کتابوں کی خرید و فروخت کرنا ہے نہ کہ تصاویر کی۔ البتہ علیحدہ سے تصویر کا بیچنا حرام ہے۔" (وقار الفتاویٰ، 1/218)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

بروکری کی ایک ناجائز صورت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی شخص دکاندار کے پاس پرندوں کا جوڑا مثلاً مہنگے طوطے بیچنے آیا، دکاندار نے اس سے کہا کہ ٹھیک ہے میں ان کو اپنی دکان میں رکھ لیتا ہوں جتنے کے بکیں گے اس میں بیس ہزار آپ کو دوں گا اور اوپر جو ہوں گے وہ میں رکھ لوں گا۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں ان دونوں افراد کے درمیان خرید و فروخت تو نہیں ہوئی بلکہ گاہک نے دکاندار کو طوطے بیچنے کا وکیل بنایا ہے، اب دکاندار یہ طوطے بیچ کر اس کی اجرت لے گا اور اجرت یہاں مجہول ہے کیونکہ معلوم نہیں کتنے کا بکے گا لہٰذا یہ طریقہ شرعاً جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

حضرت سعید بن مُسَیَّب کا تعارف اور ان کا پیشہ

ابو محمد حضرت سیدنا سعید بن مُسَیَّب بن حَزْن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم جلیلُ القدر تابعی بزرگ، بہت بڑے عالم اور مدینے کے سات فُقہا میں سے ایک تھے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی زندگی میں ہی فتوے دیا کرتے تھے۔ **فاروقِ اعظم کے فیصلوں کے عالم** حضرت مَکْحول رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "میں نے طلبِ علم میں تمام زمین چھان ماری لیکن حضرت سعید بن مُسَیَّب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بڑا عالم نہیں پایا۔" آپ حلال و حرام کے سب سے زیادہ جاننے والے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی احادیث اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز جب مدینہ شریف کے گورنر تھے تو کسی مقدّمے کا فیصلہ اس وقت تک نہ فرماتے جب تک کہ اس کے متعلق آپ سے نہ پوچھ لیتے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز نے ایک شخص کو آپ سے سوال کے لئے بھیجا تو وہ آپ کو بلا لایا، حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز نے بطورِ معذرت کہا کہ اس شخص سے غلطی ہو گئی ہے، اسے آپ کی مجلس میں سوال کے لئے بھیجا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز فرمایا کرتے تھے: مدینے میں کوئی ایسا عالم نہیں جو اپنا علم خود میرے پاس لے کر نہ آتا ہو جبکہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا علم میرے پاس لایا جاتا ہے۔ **صحابیِ رسول کے داماد** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہزادی آپ کے نکاح میں تھیں۔ آپ کے والد اور دادا دونوں صحابیِ رسول تھے۔ آپ نے چالیس حج کئے اور 93ھ میں وصال ہوا، جس سال آپ نے دنیا سے کوچ کیا اس سال کو فقہا کا سال کہا جاتا ہے کیونکہ اس سال میں بکثرت فُقہا کا انتقال ہوا۔ **ذریعۂ آمدن** آپ نذرانوں کو قبول نہیں فرماتے تھے، آپ کے پاس 400 دینار کا سرمایہ تھا جس سے زیتون کے تیل (Olive Oil) کی تجارت کرتے تھے۔ (تہذیب الاسماء واللغات، 1/213، 214، سیر اعلام النبلاء، 5/219، مراٰۃ المناجیح، 8/278)

اچھی نیّت سے مال جمع کرنے کی ترغیب آپ فرماتے ہیں: اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو اپنی حلال کمائی اس نیت سے جمع نہ کرے کہ اس سے خود پر واجب حُقوق ادا کرے اور لوگوں سے سوال کرنے سے بچے۔ ایک موقع پر فرمایا: اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو صلۂ رحمی کرنے، امانت ادا کرنے اور مخلوق کی محتاجی سے بچنے کے لئے مال سے محبت نہ کرے۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/197، رقم: 1918)

تجارت کے ساتھ ساتھ نمازِ باجماعت کی پابندی میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سعید بن مُسَیَّب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تاجر تھے، اس کے باوجود آپ مسجد میں اذان سے پہلے حاضر ہوتے اور جماعت کے ساتھ پہلی صف میں نماز ادا فرماتے تھے جبکہ ہمارا معاملہ اس کے اُلٹ ہے، تاجروں کی ایک تعداد تجارت کے باعث جماعت تو جماعت نماز تک قضا کر دیتی ہے، آیئے اس حوالے سے حضرت سعید بن مُسَیَّب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے معمولات خود آپ ہی کی زبانی ملاحظہ کرتے ہیں: 40 سال سے میرا یہ معمول ہے کہ کبھی میری جماعت فوت نہیں ہوئی۔ 30 سال سے میں اذان سے پہلے ہی مسجد میں موجود ہوتا ہوں۔ جیسے ہی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے میں نماز کی تیاری میں مشغول ہو جاتا ہوں اور فرض نماز کا وقت آنے سے پہلے ہی میں شدّت سے اس کا منتظر ہوتا ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/185، 186، رقم: 1871، 1872، 1875)

اللہ پاک ہمیں بھی رزقِ حلال کمانے کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

حضرت سیّدنا تمیم دارِی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

ملکِ شام سے ایک مسلمان تاجر مدینے کی جانب بڑھ رہا تھا سامان میں قندیلیں، تیل اور رَسیاں بھی موجود تھیں۔ جمعرات کا دن ڈھلنے کے قریب تھا کہ تاجر مسجدِ نَبوی شریف میں داخل ہوگیا، غلام نے تاجر کے حکم سے سامان کھولا اور قندیلیں نکال کر سُتُونوں کے ساتھ لٹکادیں پھر ان میں تیل اور پانی ڈال کر فتیلے (بٹی ہوئی ڈوریاں) رکھ دیئے، اُدھر سورج نے اپنا چہرہ چھپایا اِدھر تاجر نے غلام کو قندیلیں روشن کرنے کا حکم دیا، روزانہ سورج کے غروب ہوتے ہی جب رات کی تاریکی مسجد میں داخل ہونے لگتی تو کھجور کے سُوکھے پتّوں کو جلا کر کچھ روشنی کا انتظام کرلیا جاتا تھا مگر آج مسجدِ نبوی شریف قندیلوں کی روشنی سے جگمگا رہی تھی۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس حسین اور خوبصورت منظر کو دیکھ کر استفسار فرمایا: کس نے ہماری مسجد کو روشن اور مُنوّر کیا ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: آپ کے ایک جاں نثار اور وفادار صحابی حضرت تمیم داری نے۔ جانِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبان پر یہ دُعائیہ کلمات جاری ہوگئے: اے تمیم داری! تم نے مسجد کو سجا کر اسلام کو زینت بخشی ہے، اللہ تعالٰی تمہاری دنیا و آخرت دونوں کو روشن کرے۔ (وفاء الوفاء، 1/596، الاستیعاب، 2/242)

داری کہلانے کی وجہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا تمیم داری رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا پورا نام ابو رُقَیّہ تمیم بن اَوس بن خارجہ ہے جبکہ مُورِثِ اعلیٰ "عبدُ الدّار" کی نسبت سے "داری" کہلائے۔ (الاستیعاب، 1/270)

دَجّال کو دیکھا قبولِ اسلام سے پہلے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ ایک عطر فروش تھے (بلاغات النساء لابن طیفور، 1/128) اور اس سلسلے میں مختلف ملکوں کا سفر کرتے تھے ایک مرتبہ سمندری سفر پر تھے کہ راستہ بھول گئے اور سمندر میں ایک ماہ تک بھٹکتے رہے آخر کار ایک سُنسان جزیرہ پر پہنچے جہاں دَجّال قید تھا، اسے دیکھ کر اور اس سے باتیں کرکے آپ پر اسلام کی حقّانیّت ظاہر ہوگئی، چنانچہ 9 ہجری میں اپنے قبیلے کے 10 افراد کے ساتھ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہوئے اور پورا واقعہ گوش گزار کرکے ایمان لے آئے۔ (مسلم، ص1204، حدیث: 7386 ملخصاً، سیر اعلام النبلاء، 4/83، 84)

تحائف کا سلسلہ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں مختلف تحفے پیش کرتے رہتے تھے، ایک دفعہ "اَلْوَرْد" نامی ایک قیمتی گھوڑا پیشِ خدمت کیا (تاریخ ابن عساکر، 4/227) جبکہ ایک مرتبہ مُنَقّے (بڑی کشمش کے دانے) بھی پیش کئے۔ (العقد الفرید، 7/301)

گاؤں، تحفے میں ملا ایک مرتبہ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے یوں عرض کی: یَارسولَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اللہ تعالٰی آپ کی عزّت وعظمت اور شانِ رسالت کو پوری دنیا میں ظاہر فرمارہا ہے لہٰذا مجھے بیتُ المقدس کا قریبی گاؤں "بیتِ لَحم" عطا فرمادیجئے، ارشاد فرمایا: وہ گاؤں تمہارا ہے، پھر اس گاؤں کی ایک دستاویز تیار کرکے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے حوالے کردی گئی، جب مسلمانوں نے ملکِ شام پر فتح کا جھنڈا لہرایا تو آپ اسی دستاویز کو لے کر خلیفۂ ثانی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے فاروقِ اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے وہ بستی آپ کے سُپُرد کردی۔[1] یاد رہے کہ یہ وہی مُقدّس مقام ہے جہاں اللہ تعالٰی کے برگزیدہ نبی حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السَّلام کی پیدائش

* مُدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

ہوئی تھی۔ (الاموال لقاسم، ص288، حدیث:682) **اِصلاحِ اُمّت کا جذبہ** حضرت سیدنا تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مسجد میں بیان کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے پوچھا: آپ کیا بیان کریں گے؟ عرض کی: لوگوں کے سامنے قراٰن مجید پڑھوں گا، انہیں نیکی کی جانب راغب کروں گا اور بُرائی سے منع کروں گا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ نفع کا سودا ہے چنانچہ جمعہ کے دن آپ اپنا بیان جاری رکھتے یہاں تک کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف لے آتے۔ آپ نے مزید بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو مزید ایک دن کی اجازت دے دی، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بیانات کے سلسلے میں ایک دن کا اور اضافہ کر دیا تھا یوں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہفتے میں تین دن بیان کرنے لگے۔ (مصنف عبد الرزاق، 3/109، حدیث:5415، الاوائل للعسکری، ص370) **اِمامت کے فرائض** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شمار ان خوش نصیب حضرات میں ہوتا ہے جنہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نمازِ تراویح باجماعت پڑھانے کے لئے امام مقرر فرمایا تھا۔ (موطا امام مالک، 1/120، حدیث:256) **عبادت کا خصوصی اہتمام** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بڑے عابد و زاہد تھے، جب نماز کا وقت ہوجاتا تو عمدہ کپڑے پہن لیتے کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ایک ہزار درہم کی مہنگی چادر اوڑھ کر نماز کے لئے باہر تشریف لاتے۔ رات کے سائے گہرے ہوجاتے تو مسواک کرتے پھر عطر لگا کر اپنے آپ کو معطر کرتے اور نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے۔ تہجد کے لئے مزید اہتمام کرتے اور ایک خاص لباس زیب تن کرکے نمازِ تہجد ادا کرتے۔ **مہنگا لباس** آپ نے چار ہزار درہم کا ایک مہنگا اور عمدہ لباس خرید کر رکھا ہوا تھا لہٰذا جس رات لیلۃُ القدر کا گمان ہوتا تو خصوصیت کے ساتھ اسی لباس کو پہنتے اور پوری رات ذکر و عبادت میں گزار دیتے تھے۔ (التہجد وقیام اللیل لابن ابی الدنیا، 1/311، ملخصاً) **نفس کو سزا دی** ایک رات آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تہجد کی نماز نہ پڑھ سکے تو اپنے نفس کو سزا دینے کی ٹھانی اور رات میں سونا چھوڑ دیا یہاں تک کہ پورا ایک سال آپ کو قیامُ اللّیل کرتے ہوئے گزر گیا۔ (ایضاً، 1/273) **شوقِ تلاوت** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سات دنوں میں ایک بار ختمِ قراٰن کرتے تھے (طبقات ابن سعد، 3/379) جبکہ بعض اوقات یوں ہوتا کہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور ایک رکعت میں ہی پورا قراٰن پڑھ لیا کرتے۔ (الزھد لابن المبارک، ص452) **نیکی کیوں ظاہر کروں؟** ایک مرتبہ کسی نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا کہ آپ روزانہ رات میں کتنا قراٰنِ پاک پڑھ لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو رات کو قراٰن پڑھ کر لوگوں کو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ میں نے آج رات قراٰن کی تلاوت کی ہے، پھر فرمایا: مجھے (بھول کر) تین رکعتیں نفل نماز پڑھ لینا تو پسند ہے لیکن یہ پسند نہیں کہ رات بھر قراٰنِ پاک کی تلاوت کروں اور صبح لوگوں پر یہ بات ظاہر کردوں۔ (ایضاً، ص471) **خوفِ خدا** بعض اوقات ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہتے اور روتے رہتے یہاں تک کہ صبحِ صادق ہوجاتی۔ (الزھد لاحمد، ص201) **مہمان نواز** نماز کے بعد مسجد میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دائیں بائیں جو بھی ملتا اس کا ہاتھ پکڑتے اور اپنے گھر لاکر انواع و اقسام کے کھانوں سے اس کی خوب خاطر تواضع کیا کرتے۔ (تاریخ ابن عساکر، 11/78) **سکونت و مقام وصال** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی رہائش مدینۂ منوّرہ زادھَا اللہُ شرفًاوَّ تعظیماً میں رکھی لیکن حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کے بعد ملکِ شام تشریف لے گئے اور تادمِ حیات وہیں رہے (جامع الاصول، 12/326) اور سن 40 ہجری میں دنیائے فانی سے کوچ فرماگئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی 18 احادیثِ مُبارکہ کے مہکتے اور تروتازہ پھول آج بھی کتبِ احادیث کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/87)

---

(1) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (سالِ وفات: 911ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اولاد در اولاد آج تک اسی بستی میں رہ رہی ہے۔ بعض ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اولاد سے اس بستی کو واپس لینا چاہا تو امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے ان کے کفر کا فتویٰ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو اس شان و عظمت کے مالک ہیں کہ اپنے اصحاب علیہم الرضوان کو جنت کی زمین تقسیم فرمادیا کرتے تھے لہٰذا دنیا کی زمین تقسیم کرنے کے تو زیادہ حقدار ہیں۔ (الخصائص الکبریٰ، 1/421)

تذکرۂ صالحین

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

نماز اور گیارھویں والے پیر

ایمان اور عقائد کی دُرستی کے بعد تمام فرائض میں نہایت اَہم و اَعظم نَماز ہے۔[1] قراٰن و حدیث اس کی اَہمیّت سے مالامال ہیں۔ ایک روایت کے مطابق قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔[2] قراٰنِ پاک میں جابجا اس کی تاکید آئی ہے۔ ہمارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نماز سے بہت محبت تھی۔ امام بَیْہَقِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے روایت کیا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا: اسلام میں اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا چیز ہے؟ تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت میں ادا کرنا، جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا سُتون ہے۔[3]

سیّدُ الاَتْقِیاء، غوثِ اعظم، پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضرت سیّدنا شیخ عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی سیرتِ مبارکہ میں بھی نماز سے محبت جابجا ملتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مبارک زندگی میں نماز کا کتنا اہتمام ہوتا تھا۔ اس سے متعلّق چند واقعات درج ذیل ہیں۔

عشا کے وضو سے فجر کی نماز ابوالفتح ہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا شیخ عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں چالیس سال رہا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ہمیشہ عشا کے وُضو سے فجر کی نماز پڑھتے۔ آپ کا معمول تھا کہ جب وُضو ٹوٹ جاتا تو فوراً وُضو فرمالیتے اور وُضو کرکے دو رکعت تَحِیَّۃُ الْوُضُو ادا فرماتے اور رات کو عشا کی نماز پڑھ کر اپنے خَلْوَت خانے میں داخل ہوتے اور صبح کی نماز کے وقت وہاں سے نکلا کرتے۔[4] اَللہُ اَکْبَر! غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نماز سے کتنی محبت تھی۔ اے کاش! ہمیں بھی غوثِ پاک کے صدقے نمازوں کی پابندی نصیب ہو جائے اور فرائض کے ساتھ ساتھ ہم نَفْل نماز کے بھی عادی ہو جائیں۔

روزانہ ایک ہزار نوافل ہمارے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ روزانہ ایک ہزار نوافل ادا فرماتے۔[5]

نماز میں مشغولیت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "سانپ نُما جِنّ" میں یہ حکایت نقل کرتے ہیں کہ حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں "جامع منصور" میں مصروفِ نماز تھا کہ ایک سانپ آگیا۔ اس نے میرے سجدے کی جگہ سر رکھ کر اپنا منہ کھول دیا۔ میں نے اسے ہٹا کر سجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لپٹ گیا۔ پھر وہ میری ایک آستین میں گھسا اور دوسری سے نکلا۔ نماز مکمل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہوگیا۔ دوسرے روز میں پھر اسی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جِنّ ہے۔ وہ جِنّ مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ کو تنگ کرنے والا وُہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کے رُوپ میں بہت سارے اولیاءُ اللہ رحمہم اللہ تعالٰی کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا کسی کو بھی ثابت قدم نہیں پایا۔ پھر وہ جِنّ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دستِ مبارک پر تائب ہوگیا۔[6]

اللہ تعالٰی ہمیں حقیقی معنوں میں حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا غلام اور ان کی سیرت پر چلنے والا بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بہارِ شریعت، 1/433 (2) ابن ماجہ، 2/183، حدیث: 1426 (3) شعب الایمان، 3/39، حدیث: 2807 (4) قلائد الجواھر، ص76 (5) تفریح الخاطر، ص45 (6) بہجۃ الاسرار، ص169

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزار شریف حضور غوث پاک

مزار شریف حضرت ابو عثمان سعید حیری نیشاپوری

وہ بزرگانِ دین جن کا وِصال / عرس ربیعُ الآخر میں ہے۔

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے کرام اور عُلَمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 16 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ کے شُمارے میں کیا گیا تھا۔ مزید کا تعارف ملاحظہ فرمایئے: **اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام**

1 قطبِ وقت حضرتِ سیّدُنا حبیب عَجَمی فارسی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت بصرہ (عراق) میں ہوئی اور 3 ربیعُ الآخر 156ھ کو وصال فرمایا۔ مزار شریف محلہ بشار بغداد میں ہے۔ آپ مشہور تابعی بزرگ حضرت خواجہ حسن بَصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے شاگرد و خلیفہ، مشہور ولیِ کامل، مُستجابُ الدُّعاء، صاحبِ کرامت اور عابد و زاہد ہیں۔ (شانِ اولیاء، ص63)

2 حضرتِ سیّدُنا امام ابو عثمان سعید حیری نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 203ھ کو "رے" (موجودہ تہران) ایران میں ہوئی اور 22 ربیعُ الآخر 298ھ کو وصال نیشاپور (صوبہ خراسان رضوی، ایران) میں فرمایا۔ آپ امامِ زمانہ، محدّثِ وقت، صوفیِ باصفا اور اکابر اولیا سے ہیں۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 22/149، 152، طبقات امام شعرانی، ج1، ص123) **3** خواجۂ چشت حضرتِ سیّدُنا خواجہ ابو اسحاق شرف الدّین شامی عَلَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت عکّہ (اب یہ فلسطین کا ایک شہر ہے) شام میں ہوئی۔ یہیں آپ نے 14 ربیعُ الآخر 343ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علومِ ظاہری و باطنی کے جامع، زُہد و تقویٰ میں مشہور، صاحبِ کرامت اور سلسلۂ چشتیہ کے اہم ترین شیخ ہیں۔ (مرآۃ الاسرار، ص90، خزینۃ الاصفیاء، 2/ 37، 38) **4** بانیِ سلسلۂ قادریہ، سردارِ اولیا، غوثُ الاعظم حضرتِ سیّد محیُ الدّین ابو محمد عبد القادر جیلانی حَسَنی حُسینی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 470ھ کو جیلان (ایران) میں ہوئی اور 11 ربیعُ الآخر 561ھ کو بغداد شریف (عراق) میں وصال فرمایا، آپ جیّد عالمِ دین، بہترین مدرّس، پُر اثر واعظ، مصنّفِ کتب، فقہا و محدّثین کے استاذ، شیخُ المشائخ اور مؤثّر ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کا مزارِ مبارک دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے منبعِ انوار و تجلّیات ہے۔ (زبدۃ الاسرار، ص171، طبقات امام شعرانی، ج1، ص178، مرآۃ الاسرار، ص563، 571) **5** سلطانُ التّارکین، حضرت صوفی حمیدُ الدّین سُوالی ناگوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت سُوال (مضافاتِ اجمیر صوبہ راجستھان) ہند میں ہوئی۔ 29 ربیعُ الآخر 673ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک ناگور شریف (صوبہ راجستھان) ہند میں ہے۔ آپ تلمیذ و خلیفہ خواجہ غریب نواز، صوفیِ کامل، مصنّفِ کتب اور اکابر اولیا میں سے ہیں۔ (تحفۃ الابرار، ص88، 90، مرآۃ الاسرار، ص677، 682، تذکرہ علمائے ہند، ص170) **6** استاذ صاحبِ کنزُ العُمّال، حضرتِ سیّدُنا ابو المعارف قطبُ الدّین مصطفےٰ بن کمالُ الدّین بَکری دِمشقی خَلوَتی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1099ھ دِمشق میں ہوئی اور 18 ربیعُ الآخر 1162ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک قبرستان مُجاورین قَرافۃُ الکبریٰ قاہرہ مصر میں ہے۔ آپ استاذُ العُلَماء، دو سو سے زائد کتب کے مصنّف، سلسلۂ خلوتیہ کے مرشدِ کبیر، شیخُ الصّوفیاء، صاحبِ کشف و کرامات اور فقہائے احناف سے تھے۔ اَلْوِرْدُ الْمُنْهَوْلُ الْاَصْفٰی فِیْ مَوْلِدِ الرَّسُوْل آپ کی کتاب ہے۔ (الشیخ مصطفیٰ البکری حیاتہ و آثارہ، جامع کرامات اولیاء، 3/ 624، 644، جہانِ امام ربانی، 6/50)

7 بانیِ سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ مرادیہ، شیخُ الاسلام حضرتِ سیّدُنا محمد مراد بن علی بُخاری اُزبکی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت سمرقند اُزبکستان میں 1050ھ کو ہوئی اور 12 ربیعُ الآخر 1132ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک مدرسہ در سخانہ محلّہ نیشانجی پاشا (استنبول) ترکی میں ہے۔ آپ فقیہِ حنفی، محدّثِ وقت، جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ، مصنّفِ کتب، بانیِ مدرسہ نقشبندیہ بَرّانیہ و مرادیہ دِمشق اور صاحبِ کرامات اولیا سے ہیں۔ (معجم

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

مزار شریف حضرت حمید الدین ناگوری

المؤلفین، 3/ 839، 840، اعلام للزرکلی، 7/ 199) 8 بانیِ سلسلہ معمرہ منوریہ، حضرت سیّدُنا شاہ منور علی عمر دراز قادری بغدادی الہ آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی ولادت 491ھ کو بغداد (عراق) میں ہوئی اور (708سال کی) طویل عمر پاکر 15 ربیعُ الآخر 1199ھ کو الہ آباد (یوپی) ہند میں وصال فرمایا۔ آپ شیخ ضیاءُ الدّین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی کے بھانجے، حضور غوثِ اعظم کے بزرگ ترین خادم، حضرت سید کبیرُ الدّین دولہ کے خلیفہ اور اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، 2/ 192تا197، حقیقت گلزار صابری، ص150)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام

9 مؤرّخِ اسلام حضرت سیّدُنا عبدالملک بن ہشام حِمْیَری شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی بصرہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ مصر میں 13 ربیعُ الآخر 218ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علمِ نسب و نحو کے امام، مؤرخ اور محدّث تھے۔ اپنی کتاب اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لِاِبْنِ ہِشَام کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ (وفیات الاعیان، 3/ 150) 10 حافظُ الحدیث ابنِ عبدُ البَرّ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ قُرطُبی مالکی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 368ھ کو قُرْطُبہ (Córdoba) اُنْدُلُس (موجودہ اسپین Spain) میں ہوئی۔ 29 یا 30 ربیعُ الآخر 463ھ کو وصال فرمایا، شاطِبہ (Xàtiva) بَلَنْسِیہ، اُنْدُلُس میں دفن کیا گیا۔ آپ مجتہدُ الاسلام، محدثِ عصر، امامِ زمانہ، شیخ علماءِ اُندلُس، قاضیِ اَشْبُونہ و شَنْتَرِین، مؤرخِ اسلام اور 27 سے زیادہ کتب کے مصنف تھے۔ اَلاِسْتِیْعَاب فِیْ مَعْرِفَۃِ الْاَصْحَاب آپ کی مشہور کتاب ہے۔ (وفیات الاعیان، 5/ 428تا432) 11 قارئُ الہدایہ حضرت امام سراجُ الدّین عمر خیاط حنفی مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت محلہ حسینیہ قاہرہ مصر میں ہوئی اور ربیعُ الآخر 829ھ کو وصال فرمایا، تدفین حوشُ الاَشرف برسبائی نزد جامعہ برقوقیہ قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، جامعِ منقول و معقول، استاذُ العُلَماء، فقیہِ حنفی، شیخِ طریقت تھے۔ فتاویٰ قارئُ الہدایہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص341، فتاویٰ قارئ الہدایہ، ص6، 11) 12 شیخُ الاسلام امام زینُ الدّین قاسم بن قُطْلُوبُغا مصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 802ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 4 ربیعُ الآخر 879ھ کو وصال فرمایا، تدفین بابِ مشہد قاہرہ میں ہوئی آپ حافظِ قراٰن، علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، مؤرّخ، صاحبِ لسان، 116 کتب و رسائل کے مصنف، بہترین مناظر، حسناتِ دہر اور اکابر فقہائے احناف میں سے ہیں۔ اہم کتب میں تاجُ التَّراجم اور مجموعہ رسائل ہیں۔ (حدائق الحنفیہ، ص360، شذرات الذہب، 7/ 470) 13 عظیم حنفی فقیہ حضرت شیخ ابراہیم بن محمد حَلَبی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت تقریباً 866ھ حَلَب شمال مغربی شام میں ہوئی اور 10 ربیعُ الآخر 956ھ کو وصال فرمایا اور قسطنطنیہ میں دفن کئے گئے۔ آپ امام و خطیب جامع مسجد سلطان محمد فاتح (استنبول، ترکی) فقیہِ عصر، محدثِ زمانہ، کئی کتب کے مصنف اور مشاہیر فقہائے احناف سے تھے۔ غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی اور مُلْتَقَی الْاَبْحُر آپ کی تصانیف ہیں۔ (حدائق الحنفیہ، ص400، وفیات الاخیار، ص13) 14 امام قطبُ الدّین محمد بن احمد نَہْرَوَالی ہندی مکی قادری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 917ھ کو مرکزُ الاولیاء لاہور میں ہوئی۔ 26 ربیعُ الآخر 990ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ آپ امامِ وقت، مفتیِ احناف مکۂ معظمہ، مدرّس و خطیبِ حرم، مؤرّخِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر اور 13 سے زائد کتب کے مصنف تھے۔ (حدائق الحنفیہ، ص522، دیوان الاسلام، 4/ 15، شذرات الذہب، 8/ 420) 15 خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ شیخ جمال بن امیر بن حسین مالکی قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی ولادت 1285ھ کو مکہ شریف میں ہوئی۔ وفات 19 ربیعُ الآخر 1349ھ کو فرمائی، مکہ شریف میں دفن کئے گئے۔ آپ امامِ مالکی، مدرّسِ حرم، مصنفِ کتب، جسٹس شرعی عدالت، رکنِ مجلس اعلیٰ محکمۂ تعلیم اور مُقَرِّظِ اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ و حُسَامُ الْحَرَمَیْن تھے، آپ کی کتب میں "اَلثَّمَرَاتُ الْجَنِیَّۃ فِی الْاَسْئِلَۃِ النَّحْوِیَّۃ" مشہور ہے۔

(مختصر نشر النور والزہر، ص163، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علمائے مکہ مکرمہ، ص149تا151)

غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کی تین کرامات

ابو عبید عطاری مدنی*

اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہتا ہے اس پر اپنا خاص فضل فرما کر ولایت سے سرفراز فرماتا ہے اور مخلوق کے دل میں اس کی محبّت پیدا کر دیتا ہے پھر یہی محبت مخلوقِ خدا کو کھینچ کر ولایت کے ان دَرَخْشاں ستاروں کے دَر پر لے آتی ہے جہاں خَلْقِ خدا کو اپنی حاجت روائی، مشکل کشائی، راہ نُمائی اور قربِ الٰہی پانے کے مختلف راستے نظر آتے ہیں، اولیائے کرام اللہ تعالیٰ کی عطا سے مخلوقِ خدا کو فیض اور برکات پہنچاتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ سے ملادیتے ہیں۔ خلقِ خدا کبھی اس فیض و برکت کو وَعْظ و نصیحت سے پاتی ہے، کبھی اولیاءُ اللہ کے حسنِ اخلاق اور عمل سے اپنے باطن کو روشن کرتی ہے تو کبھی یہی مخلوق اس فیض کو کرامات کی صورت میں دیکھتی ہے اور اپنے ایمان کی کلی کے کھلنے اور عقیدت کی گرہ کے مضبوط ہونے کا سامان کرتی ہے۔ غوثِ صمدانی، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ذاتِ گرامی سے بھی بے شمار افراد نے فیض پایا ہے، پارہے ہیں اور تاقیامت پاتے رہیں گے بلکہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت بھی فیوض و برکات سے حصّہ پائیں گے۔ آپ کی ذات سے بے شمار کرامتوں کا صدور ہوا ہے ان میں سے تین کرامتیں ملاحظہ کیجئے۔

(1) ہوا میں اُڑ کر غائب ہوگیا شیخ عبد اللہ محمد حُسینی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ القوی حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ ایک جوان دروازے پر پڑا ہے، اس نے ہمیں دیکھتے ہی کہا: میرے لئے حضور غوثِ اعظم سے سفارش کر دینا، جب ہم اندر پہنچے تو حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس شخص کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اسے تمہیں دے دیا۔ شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس جوان سے آکر یہ بیان کیا کہ میری سفارش تمہارے حق میں قبول ہوگئی ہے، وہ شخص فوراً ہوا میں اُڑ کر غائب ہوگیا، پھر ہم نے حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے اس معاملے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: وہ مرد صاحبِ حال تھا، اِدھر سے گزرا اور دل میں یہ خیال لایا کہ میری مثل یہاں کوئی نہیں ہے، ہم نے اس کا حال سَلب کرلیا (چھین لیا) اگر شیخ علی بن ہیتی نہ آتے تو وہ یوں ہی پڑا رہتا۔ (بہجۃ الاسرار، ص142، برکاتِ قادریت، ص57)

(2) اللہ کے حکم سے مرجا حضرت سیّدُنا ابو العباس احمد بن محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم جامع مسجد منصوری تشریف لے گئے جب واپس آئے تو چادر مبارک اُتاری اور ایک بچھو کو نکالا اور فرمایا: مُوْتِیْ بِاِذْنِ اللہِ تعالٰی یعنی اللہ کے حکم سے مرجا، اسی وقت وہ مرگیا، پھر ارشاد فرمایا: اے احمد! جامع مسجد منصوری سے یہاں تک اس نے مجھے 60 مرتبہ ڈنک مارا ہے۔ (برکاتِ قادریت، ص66)

(3) قافلہ ڈاکوؤں سے بچ گیا حضرت سیّدُنا ابو عَمْرو عثمان اور حضرت سیّدُنا ابو محمد عبد الحق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما فرماتے ہیں کہ ہم حضور سیّدُنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے دربار میں حاضر تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وُضو کرکے کھڑاویں (لکڑی کی بنی ہوئی چپلیں) پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں، بعدِ سلام ایک زوردار نعرہ لگایا اور ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی، پھر دوسرا نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی، دونوں چپلیں آنًا

*ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

فاناً ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں، پھر تشریف فرما ہوئے، ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جُرأت نہ ہوئی، کچھ دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ حاضرِ بارگاہ ہوا اور کہا: اِنَّ مَعَنَا لِلشَّیْخِ نَذْرًا یعنی ہمارے پاس شیخ عبد القادر کی ایک نذر ہے، ہم نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اس نذر کے لینے میں اِذن طَلَب کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لے لو۔ تاجروں نے ایک مَن ریشم، کچھ کپڑے کے تھان، سونا اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وہ چپلیں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں۔ ہم نے حیرت سے پوچھا: یہ چپلیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ کہا: ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن (یعنی ڈاکو) جن کے دو سردار تھے ہم پر آپڑے ہمارے مال لوٹے اور کچھ آدمی قتل کئے اور ایک نالے میں تقسیم کو اُترے، ہم نے (آپس میں) کہا: بہتر ہو کہ اس وقت ہم اپنے شیخ حضور غوثِ اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر ان کیلئے کچھ مال نذر مانیں، ہم نے حضورِ غوثِ پاک کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا، ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آپڑے، وہ آکر ہم سے بولے، آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا مصیبت پڑی ہے، وہ ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے گئے ہم نے دیکھا وہ مَرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک چپل پانی سے بھیگی رکھی ہے، پھر ڈاکوؤں نے ہمارا سارا مال لوٹا دیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص132 ملخصاً)

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یا غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص126)

تعزیت و عِیادت

مولانا سید نذر حسین شاہ صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شہزادۂ عالی وقار سید ظہیر حسین شاہ صاحب کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

رکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی کی معرفت آپ کے والدِ محترم شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید نذر حسین شاہ صاحب (حسن ابدال، ضلع اٹک) کے انتقال کی خبر ملی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مرحوم کو غریقِ رحمت فرما، اللہ العالمین مرحوم کی قبر کو جنّت کا باغ بنا، ان کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے ان کی قبر کو روشن فرما، قبر کی وحشت کو دور فرما، قبلہ شاہ صاحب کو جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ دے کر ان کے نانا جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں پہنچا دے، ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مَرْحَمت فرما، میرے پاس جو اعمال ہیں ان پر اپنے

کرم کے شایانِ شان اَجر عطا فرما کر سارا ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما کر رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل مرحوم شاہ صاحب سمیت ساری اُمّت کو یہ ثواب عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلْتَجِی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صاحبزادہ سیّد زینُ العابدین گیلانی کی تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرت قبلہ مخدوم سیّد غلام محمود ربّانی گیلانی (سجّادہ نشین دربارِ عالیہ بابا بھولے شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

خبر ملی کہ آپ کے شہزادے صاحبزادہ سیّد زینُ العابدین گیلانی کا سکندر آباد تحصیل شُجاع آباد (ضلع مدینۃ الاولیاء ملتان) میں بائیک ایکسیڈنٹ ہوا اور ان کا انتقال ہوگیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں آپ اور مرحوم کے شہزادہ سیّد رحمت حسین ربّانی گیلانی اور مرحوم کے بھائی سیّد معینُ الدّین گیلانی، سیّد فخرُ الدّین گیلانی اور تمام ہی سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رسالہ "بہتر کون" کے صفحہ 7 سے حدیثِ پاک پڑھ کر سنائی:) حضور نبیِّ کریم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگیا، پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیر اب ہوگیا تو اللہ پاک کھلانے والے کو جہنم سے سات خَنْدَقوں کی مسافت یعنی فاصلہ دور کردے گا اور ہر دو خَنْدَقوں کے درمیان 500 سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

(شعب الایمان، 3/ 218، حدیث: 3368)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تعزیت و عیادت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے ● توقیر عطّاری ناظمِ جدول جامعۃُ المدینہ میہڑ (بابُ الاسلام سندھ) سے ان کے بھائی محمد ارشاد ● محمد سفیر علی اور محمد طیب سے ان کے والد ریاض علی (خوشاب) ● اویس عطّاری سے ان کے والد میاں ظفر اقبال ● محمد عبدُ الخالق عطّاری سے ان کی والدہ غلام عائشہ ● محمد عبدُ القیّوم سے ان کے بھائی راجا سلطان محمود (پشاور) ● قاسم قادری اور برادران سے ان کے والد حاجی عثمانِ غنی کھتری (ہند) اور صَوتی پیغامات (Audio Messages) کے ذریعے ● بابر حسین اور عامر علی سے ان کے والد دِلاور حسین (سردارآباد فیصل آباد) ● ابو بکر خان لودھی سے ان کے والد ایّوب خان لودھی ● فیضان رضا عطّاری سے ان کے والد یوسف عطّاری (اوکاڑہ) اور ● طیب مدنی سے ان کے چار دن کے نوزائیدہ مدنی منّے محمد حسان (مرکزُ الاولیاء لاہور) کے انتقال پر تعزیت فرمائی اور مرحوم کے لواحقین کو ایصالِ ثواب کی نیت سے مسجد تعمیر کرنے، مدنی قافلے میں سفر اور تقسیمِ رسائل کی ترغیب دلائی اور محمد شعیب امجدی (مدنی چینل) کی والدہ کی بیماری کی خبر ملنے پر ان کے لئے دُعائے صحت فرمائی۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ "صفرُ المظفر 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "اشفاق عطّاری (بابُ المدینہ، کراچی)، اور تنزیب عطّاری (حیدر آباد)، بنت ہارون (ٹھٹھہ)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیے گئے۔ **درست جوابات** (1) ہجرت کے پہلے سال، (2) کدو اور ککڑی **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) واجد علی (مرکزُ الاولیاء لاہور)، (2) محمد فصیح عطّاری (زم زم نگر، حیدر آباد)، (3) غلام یٰسین (قصور)، (4) ارشد عطّاری (تلہ گنگ)، (5) عبدُ العزیز (میانوالی)، (6) بنت صادق عطّاری (بابُ المدینہ، کراچی)، (7) رضا احمد زین (ساہیوال)، (8) محمد حسن (پھالیہ)، (9) محمد نواز عطّاری (صادق آباد)، (10) محمد رفیق عطّاری (حب چوکی)، (11) اُمِّ اویس عطّاری (بابُ المدینہ، کراچی)، (12) اُمِّ سلمان (مرکزُ الاولیاء لاہور)

فقہائے کرام کے 7 درجات

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

فِقْہِ اسلامی زندگی گزارنے اور مسائلِ زندگی کو حل کرنے والا مکمل قانون ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین نے علمِ فقہ کے حُصول اور اِشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وَقْف کردیں اور اُمّت کو دَرپیش مسائل کا حل پیش کرکے شریعت پر عمل کرنے کی راہیں ہموار کیں۔ فقہ کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دینے والے علمائے کرام کو فُقَہا نے مختلف طبقات میں تقسیم کیا ہے، چنانچہ فُقَہائے کرام کے 7 درجے ہیں: **(1) مُجْتَہِدِ مُطْلَق** وہ مُجْتَہِد جو قوانین بنانے اور دلائلِ اَرْبَعَہ (یعنی قراٰن، حدیث، اِجماع، قیاس) سے اَحکام و فُرُوع (یعنی جزئیات) کا اِستنباط کرسکے نیز اس سلسلے میں یہ حضرات کسی اور امام کے محتاج نہ ہوں۔ جیسے امامِ اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین۔ **(2) مُجْتَہِد فِی الْمَذْہَب** وہ مُقلِّد مجتہد جو اپنے امام کے بنائے گئے قوانین کی روشنی میں اَحکام کے اِستنباط کی اہلیت رکھتا ہو اگرچہ وہ اپنے امام کی فُروع میں مخالفت کرتے ہوں مگر اُصول میں اپنے ہی امام کی پیروی کرتا ہو۔ جیسے امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما۔ (ردالمحتار، 1/181، جدالممتار، 1/301) یاد رکھئے! مُجْتَہِد فِی الْمَذْہَب حکم کا اِستخراج اسی صورت میں کرے گا کہ جب اسے اپنے امام کا ایک قول بھی نہ ملے، اگر اسے اپنے امام کا ایک قول بھی مل گیا تو وہ اس کی مخالفت نہیں کرے گا۔ جن مسائل میں دو یا اس سے زائد اَقوال ہوں اور ان میں سے کسی ایک قول کو مُجْتَہِدِ مُطْلَق نے اختیار کرلیا ہو تو مُجْتَہِد فِی الْمَذْہَب دیگر اَقوال میں سے کوئی ایک قول کرسکتا ہے، یہی وَصْف "مُجْتَہِد فِی الْمَذْہَب" کو دیگر طبقات سے ممتاز کرتا ہے۔ (جدالممتار، 1/301) **(3) مُجْتَہِد فِی الْمَسائِل** وہ مقلِّد مجتہد جو اُصول و فُروع میں اپنے امام کی مخالفت تو نہ کرے مگر اُصول و قواعد کو پیشِ نظر رکھ کر غیر مَنْصُوص مسائل کو حل کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ جیسے امام کَرخی، امام سَرَخْسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما۔ **(4) اَصحابِ تَخْرِیج** وہ مُقلِّد فقیہ جو اِجتہاد تو نہ کرسکیں البتّہ اُصول اور ماخذ پر گہری نظر رکھنے کی وجہ سے مسائل سے اِجمال و اِحتمال کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں نیز ان میں فُروعی مسائل کی مثالوں کی روشنی میں قیاس کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہو۔ جیسے حضرت امام رازی علیہ رحمۃ اللہ القوی۔ **(5) اَصحابِ تَرجِیح** وہ مُقلِّد فقیہ جس میں فِقہی رِوایات میں سے کسی ایک کو ترجیح دینے کی صلاحیت موجود ہو جیسے امام قُدوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ۔ **(6) اَصحابِ تَمییز** وہ مُقلِّد فقیہ جو اَقْوٰی، قوی اور ضعیف رِوایات میں فرق کرنے پر قادر ہو جیسے صاحبِ کنز الدّقائق امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفی علیہ رحمۃ اللہ القوی۔ **(7) مُقلِّدِ مَحْض** وہ مُقلِّد جو ذکر کردہ صلاحیتوں میں سے کوئی بھی نہ رکھتا ہو۔ ان میں عام مسلمان شامل ہیں۔ (ردالمحتار، 1/181تا184)

مُقلِّدِ مَحْض کو فُقَہا کے طبقات میں شامل کرنے میں اس بات کی جانب بھی اشارہ ہے کہ جو خود میں گزشتہ 6 طبقات میں ذکر کردہ اہلیت نہ پاتا ہو وہ ان طبقات کے فُقَہا کا دامن تھام لے۔ ہمارے فُقَہائے کرام رحمہم اللہ السلام نے علمِ فِقْہ کے حصول کی خاطر برسوں محنت اور دن رات کوشش فرمائی، اس راہ میں آنے والی مشکلات اور آزمائشوں کو برداشت کیا جس کے نتیجے میں آج ہم ان پاکیزہ ہستیوں کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ان بزرگوں کی سیرت کا مطالعہ کریں، ان کے علمی اثاثے سے اِستفادہ کرنے کی اہلیت پیدا کریں اور علمِ دین کے زیور سے آراستہ ہوکر مسلمانوں کے مذہبی، معاشی، معاشرتی، اِقتصادی اور تجارتی مسائل کو حل کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔

اللہ پاک ہمیں علمِ دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

پہاڑ ہلنے لگا مگر کیوں؟

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

مدینۂ منورہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کے مقدّس پہاڑوں میں سے ایک مبارک و مُحِبِّ رسول پہاڑ جبلِ اُحد ہے جو دور سے دیکھنے میں سرخ رنگ کا معلوم ہوتا ہے۔ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ترجمہ: یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری، 3/45، حدیث: 4083) اس محبّت کا اسے انعام یہ ملا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُحُدٌ رُكْنٌ مِنْ اَرْكَانِ الْجَنَّةِ یعنی اُحد جنّت کے سُتونوں میں سے ایک ستون ہے۔ (معجم کبیر، 6/151، حدیث: 5813)

جبلِ اُحد کو تاریخِ اسلام میں خصوصی اہمیت حاصل ہے، اس کے دامن میں غزوۂ اُحد جیسا تاریخی مَعْرکہ رُونُما ہوا نیز سیّدُ الشّہداء حضرت سیّدُنا امیر حمزہ اور دیگر شُہدائے اُحد رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے مزارات بھی اسی کے دامن میں ہیں۔

اُحد کہنے کی وجہ جبلِ اُحد کی وجہِ تسمیہ اس کا یکتاپن (Uniqueness) اور مدینہ کے سلسلہ ہائے کوہسار سے بالکل علیحدہ ہونا ہے۔

محلِ وُقوع سطحِ سَمُندر سے 100 میٹر بلندی پر مدینۂ طیّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کے شُمالی جانب شہرِ نَبَوی سے تقریباً ساڑھے 3 کلومیٹر دور واقع ہے اور تقریباً 5 میل کے رقبے میں مشرق سے مغرب تک سیدھا پھیلا ہوا ہے۔

فضائل مدینۃُ الرّسول سے نسبت کے علاوہ محبّتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اس پہاڑ کا ایک خاص وَصْف ہے جو اسے دیگر جمادات (بے جان چیزوں) سے ممتاز کرتا ہے۔ (1) حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین اُحد پر تشریف لے گئے تو وہ ہلنے لگا۔ (بخاری، 2/524، حدیث: 3675) حضرت سیّدُنا علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: اس کا جھومنا فرحت وسُرور (یعنی خوشی) کی وجہ سے تھا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 10/448، تحت الحدیث: 6083) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: پہاڑ خوشی میں وَجد کرنے اور ہلنے لگا کہ آج مجھ پر ایسے قدم آئے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبول بندے، ولی ساری خلقت کے محبوب ہوتے ہیں ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مناتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/408) (2) حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: بے شک اُحد جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر واقع ہے۔ جب تم اس پر گزرو تو اس کے درخت سے کچھ کھا لو اگرچہ اس کے کانٹے ہی ہوں۔ (مصنف عبد الرزاق، 9/176، حدیث: 17485) (3) حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم اُحد پر آؤ تو اس کے شُہدا کو سلام کیا کرو یہ قِیامت تک سلام کا جواب دیتے رہیں گے۔ (تاریخ المدینۃ المنورۃ، ص132) اس کے درختوں سے میوہ کھایا جائے اور اگر نہ ملے تو اس کے صحرا کی گھاس ہی بطورِ تبرّک حاصل کرلی جائے کہ حضرت سیّدَتُنا زینب (زوجۂ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما) اپنی اولاد سے کہا کرتی تھیں کہ تم اُحد پر جاؤ اور میرے لئے وہاں کی جڑی بوٹیاں لایا کرو اور اگر نباتات نہ ہوں تو گھاس ہی لے آیا کرو۔ (تاریخ المدینۃ المنورۃ، ص84 ملخصاً)

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بعض صوتی پیغامات

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے سو سالہ عرس کے موقع پر بریلی شریف میں آئے ہوئے الحاج محمد سعید نوری صاحب مُدَّظِلُّہُ العالی (بانی رضا اکیڈمی ہند) نے صوتی پیغام کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کچھ یوں کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج (25 صفر المظفر 1440ھ) میں بریلی شریف میں حاضر ہوں اور یہاں پر سیّدنا اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس شریف بڑے ہی شاندار طریقے سے ہوا۔ لوگوں کا اِزدِحام تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہاں بہت بڑا مجمع تھا اور لوگ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر خوب چادریں چڑھا رہے تھے۔ آپ کے یہاں (مدنی چینل و سوشل میڈیا) سے جو منقبت پیش کی گئی ہے (100 سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت ہے) تقریباً ہر گاڑی میں وہی چل رہی تھی۔ مَا شَآءَ اللہ رضویات اور صد (100) سالہ عرسِ رضوی کے تعلق سے آپ کی بڑی خدمات ہیں۔ میں نے اپنے احباب سے عرض بھی کیا کہ پوری دنیا میں مولانا الیاس قادری صاحب نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے 100 سالہ عرس کی جو تحریک چلائی ہے اس پر "مولانا الیاس قادری صاحب کو صد (100) سالہ عرسِ رضوی ایوارڈ دینا چاہئے۔" تحریک اور لوگوں نے بھی چلائی ہے، مَا شَآءَ اللہ کافی لوگوں نے اس میں حصہ لیا مگر اس میں آپ کا نام سب سے نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے، میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔

عاجزی بھرا جوابی صوتی پیغام

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے محترم جناب الحاج محمد سعید نوری (رضا اکیڈمی)!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ

اللہ پاک آپ کو شاد و آباد پھلتا پھولتا مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھے۔ جناب کا صوتی پیغام تشریف لایا، آپ نے مجھ غریب کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی، آپ کے بھلے جذبات مرحبا!

عالی جاہ! میں نے کچھ بھی نہیں کیا، یہ تو میرے رضا کا تصرُّف ہے جس سے جو چاہیں کروالیں۔ اللہ کی رحمت سے 25 دن تک مسلسل ہمارے یہاں مدنی چینل پر یہ سلسلے رہے اور رضا، رضا ہوتا رہا۔ اب رہا وہ عالمی ایوارڈ! اگر "امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن" الیاس قادری کو اپنا غلام تسلیم کرلیں اور اپنے غلاموں میں قبول فرمالیں تو خدا کی قسم! یہ بہت بڑا ایوارڈ ہوگا۔ آپ 25 مرتبہ اپنے لَبِ مبارک سے بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں یہ درخواست کریں کہ "الیاس قادری کو اپنا غلام بنالیجئے"، بس ایک ہی رَٹ لگالیں، انہوں نے اپنا غلام بنالیا تو سمجھ لیں کہ مجھے میرا ایوارڈ مل گیا۔ باقی رہا یہ دنیوی ایوارڈ تو اس میں شہرت کا سبب ہے، اور حبِ جاہ کی آفت میں جاپڑنے کا خطرہ ہے، اس سے مجھے کیا ملے گا؟ نہ یہ (دنیوی ایوارڈ) قبر میں کام آتا ہے، نہ یہ محشر میں کام آئے گا، ہاں! مسلمانوں کی دعائیں کام آئیں گی، عاشقانِ رضا کی دعائیں کام آئیں گی۔

بہرحال یہ آپ کا حسنِ ظن ہے! سب نے مل کر ہی کیا ہے، خصوصاً ہمارے حافظ اشفاق مدنی! جنھوں نے درسِ نظامی ہمارے یہاں (جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) سے ہی کیا ہے، بہت اچھے نعت خواں ہیں، گاڑیوں میں جو منقبت چل رہی تھی یہ انہی کی آواز ہے، مَا شَآءَ اللہ یہ پچیس راتیں مسلسل ٹائم دیتے رہے،

اللہ کی رحمت سے بڑے عاشقِ رضا ہیں ان کے لئے بھی دعا فرمایئے گا، ہم سب کے لئے دعا فرمایئے اور اپنی دعوتِ اسلامی کے لئے بھی دعا فرماتے رہئے، آپ کی رضا اکیڈمی بھی ہماری ہے، دعوتِ اسلامی آپ کی ہے ہم سب ایک ہی ہیں۔ اللہ کریم رضا اکیڈمی کو بھی دن بارھویں رات پچیسویں ترقی عطا فرمائے، آپ کی کاوشیں قبول ہوں۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں اور رضا اکیڈمی کے تمام اراکین کو میرا پچیس مرتبہ سلام!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدینۃ المرشد بریلی شریف میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا صَد(100) سالہ عرس شایانِ شان طریقے پر منایا گیا۔ مَاشَآءَ اللہ ہم نے اس کے مناظر دیکھے ہیں، مدنی چینل پر بھی یہ مناظر چلائے گئے تھے، اللہ کی رحمت سے کثیر اجتماع تھا، اللہ پاک قبول فرمائے اور جنہوں نے اس میں دامے، درمے، قدمے، سُخنے حصہ لیا اللہ کریم سب کو امامِ اہلِ سنّت کی برکتوں سے مالا مال فرمائے، ان کے فیوض و برکات ہم سب کو نصیب کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وزن کم کرنے والے کی حوصلہ افزائی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے 1439 ہجری کے حج کے موقع پر موریشس کے اسلامی بھائی حاجی عبد اللہ عطّاری نے ملاقات کی سعادت پائی، دورانِ ملاقات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں وزن کم کرنے کے بارے میں ترغیب دلائی، کم و بیش ایک ماہ کے بعد انہوں نے بذریعہ صَوتی پیغام امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے عرض کی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

پیارے باپا جان! عبد اللہ عطّاری موریشس سے عرض کر رہا ہوں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس سال حج پر مکّے شریف میں آپ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی تھی، آپ سے جب میں نے دَم کرنے کے لئے عرض کی تو آپ نے فرمایا تھا کہ پورے بدن پر دَم کی ضَرورت ہے اور وزن کم کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جذبہ ملا، اس وقت میرا وزن 93.Kg تھا، حج سے واپس آنے کے بعد آپ کے ترغیب دلانے پر میں ایک مہینے میں 11.Kg وزن کم کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب میرا وزن 82.Kg ہو چکا ہے۔ پیارے باپا جان! میرا ہدف 70 یا 72.Kg تک وزن کم کرنے کا ہے، مگر کچھ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اتنا کم نہ کریں ورنہ اندرونی پرابلم ہو سکتی ہیں، 78.Kg تک مناسب رہے گا۔ اس حوالے سے بھی راہنمائی فرمایئے گا کہ میں کتنا وزن کم کروں؟ جَزَاکَ اللہ باپا! آپ نے جذبہ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اپنے آپ کو بہت فِٹ اور بہت زیادہ ہلکا پھلکا محسوس کر رہا ہوں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جوابی صَوتی پیغام میں ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے حاجی عبد اللہ عطّاری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَاشَآءَ اللہ! آپ کی پیاری پیاری آواز سنی، مرحبا! آپ نے 11.Kg وزن اتنی جلدی کم کر لیا، اللہ کریم آپ کو صحتوں، عافیتوں، راحتوں بھری طویل زندگی عطا کرے، اٰمین۔ بیٹے! اتنی جذباتی اسپیڈ ٹھیک نہیں ہے، طِب کے اعتبار سے ایک مہینے میں 5.Kg وزن کم کیا جائے۔ ایک دَم سے اتنا زیادہ وزن کم کریں گے تو پھر آپ کو کمزوری محسوس (Feel) ہو سکتی ہے۔ آپ ایک ماہ میں 5.Kg کا ہدف رکھئے۔ انسان کا وزن اس کی ہائٹ (Height) کے مطابق ہونا چاہئے، مثال کے طور پر آپ کی ہائٹ 6 فٹ ہے تو پھر آپ کا وزن 72.Kg ہونا چاہئے۔ ایک انچ پر 1.Kg وزن، یوں 6 فٹ میں 72 انچ بنیں گے۔ اس طرح آپ اپنے قد کے حساب سے وزن کر لیجئے۔ بے حساب مغفرت کی دُعا کیجئے گا اور اسلامی بھائیوں کو میرا سلام!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نوٹ: موٹاپے کے نقصانات، وزن کم کرنے کے فوائد اور اس کا طریقہ جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "وزن کم کرنے کا طریقہ" پڑھئے۔

اشعار کی تشریح

ابوالحسان عطاری مدنی

ربیع الآخر کے مہینے میں مسلمان عقیدت و احترام کے ساتھ حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا سالانہ عُرس مبارک (یعنی گیارھویں شریف) مناتے ہیں۔ اس مناسبت سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" کا ایک شعر ضروری وضاحت کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔

بَہْجَت اس سِر کی ہے جو بَہْجَۃُ الْاَسْرار میں ہے
کہ فلک وار مُریدوں پہ ہے سایہ تیرا

الفاظ و معانی بَہْجَت: خوشی۔ سِر: راز۔ بَہْجَۃُ الْاَسْرار: غوثِ پاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے حالات پر لکھی گئی اَوّلین اور مُسْتَنَد ترین کتاب۔ فلک وار: آسمان کی طرح۔

شرح بَہْجَۃُ الْاَسْرار نامی کتاب میں حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے کہ "میرا دستِ حمایت میرے مریدوں پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر۔" اس مبارک فرمان کو سُن کر آپ کے مُرید بہت خوش ہیں۔

بَہْجَۃُ الْاَسْرار کے مصنف اس مبارک کتاب کے مصنف حضرت سیّدنا امام اَبُوالْحَسَن علی بن یوسف لَخْمی شَطْنَوفی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین و بزرگ اور بالخصوص فنِّ قراءت کے امام تھے۔ بڑے بڑے ائمہ و عُلَما نے ان کی شاگردی اختیار کی۔

کتاب کی اہمیت بَہْجَۃُ الْاَسْرار و مَعْدَنُ الْاَنْوار حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے حالاتِ زندگی سے متعلق اِبتدائی کتابوں میں سے ایک نہایت مُسْتَنَد کتاب ہے۔ دو وُجوہات کی بنا پر اس کتاب کو اہمیّت حاصل ہے۔ (1) اس کتاب کے مُصنّف زمانۂ اقدس حضورِ پُرنور غوثُ الثَّقَلَین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے نہایت قریب ہیں۔ ان کے اور غوثِ پاک کے درمیان صرف دو واسطے ہیں اور آپ غوثِ پاک کے پوتے کے فیض یافتہ ہیں۔ (2) حدیث کی کتابوں کی طرح اس کتاب میں بھی روایات کو سَنَد سے بیان کیا گیا ہے یعنی غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے منسوب اقوال اور واقعات مُصنّف تک جن لوگوں کے ذریعے پہنچے ہیں ان کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ حالاتِ غوثِ پاک پر لکھی جانے والی اکثر کتابوں میں بَہْجَۃُ الْاَسْرار سے اِستفادہ کیا گیا ہے۔

مُریدوں کے لئے بِشارتیں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت کے مذکورہ شعر میں جس فرمانِ عالیشان کی طرف اشارہ ہے، "غوث" کے 3 حروف کی نسبت سے اس سمیت تین فرامینِ غوثیہ ملاحظہ فرمایئے: (1) مجھے تاحدِّ نظر وسیع ایک رجسٹر دیا گیا جس میں میرے اَصحاب اور قیامت تک ہونے والے مُریدین کے نام تھے اور کہا گیا: ان سب کو تمہارے حوالے کر دیا گیا (2) مجھے میرے رب کی عزّت و جلال کی قسم! بیشک میرا ہاتھ میرے مُرید پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر (3) اگر میرا مُرید اچھا نہیں تو کیا ہوا، میں تو اچھا ہوں۔

(بہجۃ الاسرار، ص193)

بلیّات و غم و افکار کیونکر گھیر سکتے ہیں
سَروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص52)

٭ ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

پرہیز علاج سے بہتر ہے

(Prevention is Better Than Cure)

مشہور ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس بات کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب پانی سر سے اونچا ہوجاتا ہے۔ مختلف بیماریوں کا شکار ہونے والے افراد کی کثیر تعداد اپنی ہی لاپرواہی اور غفلت کے باعث بیمار ہوتی ہے حالانکہ تھوڑی سی اِحتیاط کرکے اس بیماری سے بچنا ممکن ہوتا ہے۔ بیمار ہونے کے بعد یہ لوگ پچھتاتے اور بھاگ دوڑ کرتے ہیں لیکن بسا اوقات اس قدر تاخیر ہوجاتی ہے کہ کوئی دوا کام نہیں کرتی۔

پرہیز و احتیاط کے فوائد (1) مُشاہدہ ہے کہ جہاں دوائیں کام نہیں کرتیں وہاں پرہیز کرنے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوجاتے ہیں (2) نیا کپڑا اگر ایک بار بھی دُھل جائے تو پھر اس کی پہلے جیسی چمک دمک باقی رہتی ہے نہ ہی قیمت۔ دواؤں کے ذَرِیعے علاج سے صحّت پانے کے بعد بدنِ انسانی بھی گویا "دُھلے ہوئے کپڑے" کی مانند ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ممکنہ صورت میں اَدْوِیہ کے بجائے علاج بِالْغذا نیز پرہیز کے ذریعے کام چلانا ہی دانشمندی ہے کہ دواؤں کے منفی اثرات (Side-effects) بھی ہوتے ہیں۔

نا سمجھ بیمار کو امرت بھی زہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سو دوا کی اک دوا پرہیز ہے

(فیضانِ سنت، ص620)

(3) ابتدا سے ہی پرہیز کی عادت بنانے اور محتاط طرزِ زندگی اختیار کرنے نیز "کم کھانے پینے" کی برکت سے زندہ رہنے کی صورت میں بڑھاپے میں کافی آسانی رہتی ہے (4) پرہیز و احتیاط کے عادی افراد مختلف بیماریوں سے بچے رہتے ہیں جس کی بدولت ان کا وقت اور سرمایہ محفوظ رہتا ہے نیز ان کے اہلِ خانہ بھی اَذیت اور پریشانی کا شکار نہیں ہوتے (5) بعض بیماریوں سے بچنا ممکن نہیں ہوتا لیکن پرہیز کی بدولت ان کی شدت میں کمی اور علاج میں آسانی رہتی ہے۔

انسانی صحت کیلئے مفید 19 احتیاطیں مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت سے چند ایسی احتیاطیں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن پر عمل کی بدولت مختلف بیماریوں سے حفاظت کی اُمید ہے، چنانچہ (1) مختلف کاموں بِالخصوص کھانے اور اِسْتِنْجا کے بعد اور کھانے سے پہلے اور بعد میں صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت بنائیے (2) پینے کیلئے اُبلا ہوا (Boiled) پانی یا منرل واٹر استعمال کریں (3) مختلف قسم کے بازاری مشروبات بالخصوص سافٹ ڈرنک کا استعمال بالکل ترک کردیں، "کبھی کبھار" یا "تھوڑی بہت" پینے کا بہانہ کرکے اپنے آپ کو دھوکا مت دیجئے (4) بازاری غذائیں، ٹھیلوں وغیرہ پر بکنے والے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

برگر، چنا چاٹ اور اسی قسم کی دیگر اشیاء کھانے سے عُمر بھر کے لئے "صبر" کرنے کا ذِہن بنالیجئے 5 حتَّی الامکان کھانے پینے کے لئے پلاسٹک کے برتنوں کا استعمال نہ کریں۔ ایک رپورٹ کے مطابق اسپتالوں میں استعمال شدہ سرنج وغیرہ (Medical Waste) کو پگھلا کر پلاسٹک دانہ بنایا جاتا ہے پھر اسی طرح کے غیر معیاری دانوں سے پلاسٹک کے برتن اور کھلونے وغیرہ بھی بنائے جاتے ہیں 6 کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ کر رکھیں 7 جسمانی صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھیں ہوسکے تو روزانہ نہائیں 8 حتَّی الامکان ٹیکہ (Syringe) لگوانے سے اجتناب کریں، اگر ضروری ہوجائے تو اس کے لئے لازماً نئی سرنج استعمال کریں 9 دوسروں کا ریزر، ٹوتھ برش اور تولیہ وغیرہ استعمال نہ کریں 10 گھر کے آس پاس پانی کھڑا نہ ہونے دیں، جوہڑوں پر مچھر مار دوا کا اسپرے کریں اور گڑھوں کو مٹی سے بھر دیں 11 اپنے گھر کے دروازوں اور کھڑکیوں پر جالیاں لگوالیں 12 کھلے آسمان تلے سوئیں تو مچھر دانی کا استعمال کریں 13 کوڑے دان (Dustbin) کو ڈھانپ کر رکھیں 14 کچرے کو اچھی طرح تلف (Dispose of) کریں 15 کسی بیماری یا حادثے وغیرہ کی صورت میں اگر مجبوراً خون لگوانا پڑے تو صرف کسی مُستنَد (Authentic) بلڈ بینک سے لگوائیں 16 جسم پر نقش و نگار (Tattoos) مت بنوائیں 17 بچّیوں کے ناک کان چھدوانے میں بھی حفظانِ صحّت کے اُصولوں کا خیال رکھیں 18 ممکن ہو تو دھونے کے بعد کپڑوں کو دھوپ میں سکھائیں 19 مریض کے کپڑوں کو گرم پانی سے دھوئیں، سکھانے کے بعد الٹی اور سیدھی دونوں طرف سے استری کریں۔

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں محتاط طرزِ زندگی اختیار کرنے اور ہماری صحت وطاقت کو اپنی عبادت کے لئے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تنگ دستی اگر نہ ہو سالکؔ   تندرستی ہزار نعمت ہے

❋ اس مضمون کی طبّی تفتیش "مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی)" کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔ ❋ تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے

کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے پر ابتدائی طِبّی امداد

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے سے عموماً شدید اثر نہیں ہوتا البتہ زہریلے کیڑے جیسے شہد کی مکھی، کنکھجورہ، بھڑ اور بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے شدید اثر ہوسکتا ہے۔

ابتدائی طِبّی امداد 1 کیڑوں مکوڑوں کی جگہ سے ہٹ جائیں تاکہ مزید کیڑوں کے کاٹنے سے بچیں 2 اگر کوئی ڈنک نظر آرہا ہے تو نکال دیں 3 متاثرہ جگہ کو صابن اور پانی سے دھوئیں 4 برف یا ٹھنڈے پانی سے سکائی کریں اس سے سُوجن کم کرنے میں مدد ملے گی۔ **ہلکے اثرات** متاثرہ جگہ پر ہلکی سرخی، ہلکی سُوجن اور خارش پیدا ہوجاتی ہے۔ عُمومی طور پر ایک سے دو دن میں علامات ختم ہوجاتی ہیں لیکن اگر علامات برقرار رہیں تو فوراً اپنے ڈاکٹر سے رابطہ فرمائیں۔ **شدید اثرات** بعض کیڑے زہریلے بھی ہوتے ہیں جن کے کاٹنے کی صورت میں یہ مسائل درپیش ہوسکتے ہیں: 1 سانس لینے میں دشواری 2 آنکھوں کے گرد اندھیرا، چکر آنا یا بہکی بہکی باتیں کرنا 3 حلق، آنکھوں کے گرد اور ہونٹوں پر سُوجن 4 دل کی دھڑکن کا تیز ہوجانا 5 متلی یا اُلٹی آنا۔

اگر کسی مریض میں یہ علامات پائی جائیں تو سب سے پہلے ایمبولینس منگوائیں۔ مریض سے معلومات کریں کیا وہ کوئی الرجی کی دوا استعمال کرتا ہے؟ اگر اس کے پاس ہو تو کھلا دیں۔ کپڑوں کو ڈھیلا کردیں، کوٹ، مفلر یا چادر وغیرہ ہو تو ہٹادیں۔ کوئی چیز پینے کے لئے نہ دیں۔ اگر الٹی آرہی ہو تو کروٹ سے لٹائیں۔

* مستشفیٰ (کلینک) فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

ہری مرچ (Green Chilli)
غذا بھی، دوا بھی

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

سبز مرچیں (Green Chilies) مشرقی کھانوں کی شان ہیں جن کا استعمال صدیوں (Centuries) سے ہمارے پکوانوں میں ہوتا چلا آرہا ہے۔ عموماً اسے ہری مرچ بھی کہا جاتا ہے۔

ہری مرچ کے فوائد

✿ہری مرچ آئرن کا قدرتی خزانہ ہے، ایسے افراد جن میں آئرن کی کمی ہو وہ اسے باقاعدگی سے استعمال کرکے آئرن کی کمی پوری کرسکتے ہیں ✿ہری مرچ میں وٹامنز کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے جو ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتی ہے ✿اس میں فولاد، فاسفورس، پروٹین، حیاتین الف اور بے یعنی Vitamin A,B موجود ہیں ✿اس میں وٹامن ای بھی ہوتا ہے جو جلد کے لئے فائدہ مند ہے، اس سے جلد نرم و ملائم ہو جاتی ہے ✿یہ نظر کو بہتر بنانے کے لئے بھی مفید ہے ✿مرچیں، کھانا ہضم کرنے اور بھوک بڑھانے میں مددگار ہیں ✿اس کا مزاج، خشک اور گرم ہے ✿ہری مرچ میں اینٹی آکسیڈنٹ (Antioxidant) ہوتا ہے جو جسم کی دفاعی صلاحیت کو بڑھاتا اور کینسر سے لڑنے میں مدد دیتا ہے ✿ٹشوز کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور نئے بلڈ سیل بنانے میں بھی مفید ہے ✿یہ معدے سے نکلنے والی رطوبتوں کے بہاؤ کو بہتر بناتی اور انہیں متحرک رکھتی ہے ✿کھانوں میں ہری مرچ کا استعمال معدے کے درد اور گیس کے لئے انتہائی مفید ہے ✿فوڈ پوائزن میں مفید ہے ✿مرچ کا استعمال ہارٹ اٹیک سے بچاتا ہے کیونکہ ہری مرچیں خون میں کولیسٹرول کی مقدار کو کم کر دیتی ہیں ✿اس میں پائے جانے والے قدرتی اجزا پھیپھڑوں کے سرطان (Lungs Cancer) سے تحفظ دیتے ہیں ✿اس کے استعمال سے ہیضہ کی شکایت نہیں ہوتی

✿اس میں قدرتی طور پر ایسی خصوصیات ہیں جو خون میں شوگر کی مقدار کو متوازن رکھتی ہیں ✿یہ سردی میں ہونے والی کھانسی اور گلے کی خراش دور کرتی ہے ✿موسمی بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مرچ بہترین غذا ہے ✿سبز مرچ کا استعمال ناک کی جانب دورانِ خون میں اضافہ کرتا ہے جس کے نتیجے میں نزلہ و زکام کی کیفیت میں کافی افاقہ محسوس ہوتا ہے ✿جوڑوں اور گھٹنوں کے درد کیلئے انتہائی مفید ہے ✿جن لوگوں کا مزاج بلغمی ہو ان کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

احتیاط یاد رکھئے! کسی بھی چیز کا زیادہ مقدار میں استعمال نقصان دہ ثابت ہوتا ہے لہٰذا سبز مرچ کا حد سے زیادہ استعمال معدے میں السر اور سوزش، خونی اور بادی بواسیر، پیشاب میں جلن، پیشاب کی نالی میں سوزش اور خون کی خرابی کا باعث بن سکتا ہے۔ لہٰذا کھانوں میں اس کا استعمال حسبِ ضرورت کیجئے، نقصان سے بچے رہیں گے اور اس کے طبّی فوائد (Medical Benefits) بھی حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

نوٹ ہر شخص کی طبیعت اور مزاج مختلف ہوتا ہے لہٰذا کسی بھی قسم کے نسخے کو استعمال کرنے سے پہلے کسی ماہر طبیب سے مشورہ ضرور کیجئے۔ یہ مضمون ایک ماہر حکیم صاحب سے بھی چیک کروایا گیا ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

آپ کے تأثرات (منتخب)

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

(1) مفتی محمد سعید رضوی صاحب (دار الافتاء نوری رضوی، سمندری، سردار آباد فیصل آباد) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" عُلَما کی لائبریری میں ایک خوبصورت اضافہ اور عوامُ النّاس کی ضروریات کا مؤثّر حل ہے۔ اس کی ایک ایک سطر قابلِ دید اور قابلِ داد ہوتی ہے۔ روزِ اوّل سے اب تک بہتر سے بہترین کی طرف گیا ہے۔ رسالہ کی ایک ایک سطر سے عشقِ مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور فیضانِ غوث و رضا کے سوتے پھوٹتے نظر آتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سایہ تادیر قائم رکھے اور دعوتِ اسلامی کے تمام علمی و فلاحی منصوبے جو عالمِ اسلام کی خیر خواہی کے لئے قائم ہیں سب کے لئے معاون و مفید ثابت ہوں۔ اٰمین

(2) قاری عبد الرزاق چشتی صاحب (مدرسہ عربیہ انوار العلوم، بستی قائم شاہ سہینہ سادات، ڈیرہ غازی خان) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کو ملا، بلا مبالغہ ایمان تازہ ہو گیا۔ ایسے ماہنامہ کی عصرِ حاضر میں کمی تھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اس کمی کو بھی پورا کر دیا۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اسلوبِ تحریر بہت ہی خوب ہے، عنوانات اور اس پر جامع مانع کلام محظوظ کُن ہے۔ اس کے آخر میں جو عُلَما کے تأثرات شائع کئے جاتے ہیں یہ علمائے اہلِ سنّت کی دعوتِ اسلامی کے ساتھ قربت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی کا سایۂ عاطفت تمام اہلِ سنّت پر قائم و دائم رکھے۔ اٰمین

اسلامی بھائیوں کے تاثرات

(3) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہمارے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوا ہے، اس میں ہمیں تنظیمی مدنی کاموں کی معلومات حاصل ہوتی ہیں، سلسلہ دار الافتاء اہلِ سنّت کی مدد سے شرعی اور مدنی کلینک سے طبّی راہنمائی ملتی ہے۔ جتنی مدح کی جائے کم ہے بس یہی کہوں گا کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایسا باغ ہے جس میں ہر طرح کے پھولوں کی خوشبو ملتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین (صفدر نیاز عطاری، خانپور) (4) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مضامین بہت دلچسپ اور معلومات سے بھرپور ہوتے ہیں، شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ دیگر کئی موضوعات ایک ہی جگہ پڑھنے کو مل جاتے ہیں۔ (نور محمد نقشبندی، مدینۃ الاولیا ملتان)

مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے تاثرات

(5) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مجھے اچھا لگتا ہے، میرا پسندیدہ مضمون بچّوں کی کہانی والا ہے، میں نے کافی ماہنامے جمع کئے ہوئے ہیں اور میری نیّت ہے اس عید پر میں اپنی سہیلیوں کو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" گفٹ بھی کروں گی۔ (بنتِ ابرار گیلانی، کشمیر) (6) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (محرم الحرام 1440ھ) کا مضمون "چڑیا کی نصیحتیں" بہت اچھا لگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم لالچ نہیں کریں گے۔ (فرید رضا، سکھر)

اسلامی بہنوں کے تاثرات

(7) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ کر علمی پیاس بجھتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہے کہ اس نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جیسی نعمت عطا کی ہے۔ (بنتِ عبد القیوم، گوجرانوالہ)

(8) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کا موقع ملتا ہے، محرم الحرام کے شمارے میں بچّوں کی فرضی کہانی (جو کہ واقعۂ کربلا کے بارے میں ہے) بچّوں کو سکھانے کے لئے مفید اقدام ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو قبول کرے۔ اٰمین

(بنتِ زین العابدین، جڑانوالہ)

آپ کے سوالات کے جوابات

سالگرہ منانا اور کیک کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ سالگرہ منانا اور اس میں کیک کاٹنا شرعی طور پر کیسا ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔ (سائل: تصور حسین)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر سالگرہ میں کوئی خلافِ شرع کام نہ کیا جائے تو کسی کا یومِ پیدائش منانا، اس میں کیک کاٹنا یا اپنے عزیزوں کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام کرنا، اس میں حرج نہیں بلکہ صلۂ رحمی (رشتہ داروں سے حُسنِ سُلوک) کی اچھی نیّت کے ساتھ ہو گا تو ثواب بھی ملے گا۔

البتّہ فی زمانہ سالگرہ منانے میں بہت سے غیر شرعی کام بھی ہوتے ہیں مثلاً: گانے باجے، میوزک، بے پردگی، غیر محرم مَردوں و عورتوں کا اِختلاط، ان کا آپس میں بے تکلفی سے ہنسی مذاق وغیرہ تو یہ سارے امور ناجائز و حرام ہیں، یوں سالگرہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، لہٰذا اوپر جو جائز و درست طریقہ بیان کیا ہے اس کے مطابق اگر کوئی سالگرہ منائے تو اجازت ہے ورنہ نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی	ابو الصالح محمد قاسم قادری

نمازِ فجر قضا ہونے کی صورت میں کب تک سنّتیں پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کی فجر کی نماز قضا ہو گئی ہو اور اسی دن پڑھنی ہو، تو اکیلے فرض پڑھے گا یا سنّتیں بھی پڑھنی ہیں؟ (سائل: سعید احمد، شیخوپورہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فجر کی نماز قضا ہو جانے کی صورت میں اسی دن زوال سے پہلے پڑھنی ہو، تو سنّتوں کی قضا بھی کرلے اور زوال کے بعد پڑھنے کی صورت میں سنّتوں کی قضا نہیں ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "والسنن اذا فاتت عن وقتها لم يقضها الا ركعتى الفجر اذا فاتتا مع الفرض يقضيها بعد طلوع الشمس الى وقت الزوال ثم يسقط" ترجمہ: اور سنّتیں اگر اپنے وقت سے قضا ہو جائیں، تو ان کی قضا نہیں، البتہ اگر فجر کی سنّتیں فرائض کے ساتھ رہ جائیں، تو طلوعِ شمس کے بعد زوال سے پہلے قضا کی جائیں، اس کے بعد ساقط ہو جائیں گی۔ (فتاویٰ عالمگیری، 112/1) بہارِ شریعت میں ہے: "فجر کی نماز قضا ہو گئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی، تو سنّتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں۔" (بہار شریعت، 664/1)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم قادری

اجتماعِ ذکر و نعت بسلسلہ استقبالِ حجاجِ کرام اس سال حج کی سعادت پانے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے لئے 30 ستمبر 2018ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں محفلِ مدینہ کا اہتمام کیا گیا جس میں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی پھول ارشاد فرمائے اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، محفل کے اختتام پر حجاجِ کرام نے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔ **انڈونیشیا میں سونامی کی تباہی پر امیرِ اہلِ سنّت کا اظہارِ افسوس** 28 ستمبر 2018ء کو انڈونیشیا میں سونامی اور 7.5 شدت کے زلزلے (Earthquake) نے ساحلی شہر پالو (Palu) اور اس کے نواحی علاقوں میں تباہی مچادی۔ اطلاعات کے مطابق سونامی کی سمندری لہریں دس فٹ تک بلند ہو کر ساحلی علاقوں میں داخل ہو گئیں جس کے باعث عمارتیں گرنے اور دیگر حادثات کے باعث دو ہزار سے زائد افراد دیکھتے ہی دیکھتے لقمۂ اجل بن گئے، سینکڑوں افراد زخمی ہوئے جبکہ 17 ہزار سے زائد افراد کے نقلِ مکانی کرنے کی بھی اطلاعات ہیں۔ اس زلزلے اور سونامی کے باعث ہونے والی تباہی اور اموات کی اطلاع جب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو ملی تو آپ نے تعزیت کرتے ہوئے فوت اور زخمی ہونے والے مسلمانوں کیلئے دعائے رَحمت و عافیت فرمائی۔ **مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مدنی مشورہ** 23 تا 27 محرم الحرام 1440ھ بمطابق 4 تا 8 اکتوبر 2018ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ اور پاکستان انتظامی کابینہ (نگرانِ زون اور پاکستان سطح کے شعبہ ذمہ داران) کا مدنی مشورہ ہوا۔ جس میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو مزید بڑھانے کے مدنی پھولوں کا تبادلہ ہوا، سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے اہداف طے کئے گئے۔ اس مدنی مشورے میں جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی بھی آمد ہوئی۔ **اعراسِ بزرگانِ دین پر مجلسِ مزاراتِ اولیاء کے مدنی کام** مجلسِ مزاراتِ اولیاء کے تحت ◻ حضرت سیدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (کچھوچھہ شریف ہند) ◻ سلطان العارفین حضرت سیدنا سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (جھنگ، پنجاب پاکستان) ◻ پیر سید امام علی شاہ چشتی صابری علیہ رحمۃ اللہ القوی (ضلع نارووال، پنجاب پاکستان) ◻ پیر سواگ حضرت خواجہ پیر غلام حسن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (لیہ، پنجاب پاکستان) ◻ سید عبد الغفور شاہ صاحب گیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (جڑانوالہ، پنجاب

جواب دیجئے!

ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ

سوال 01: کتاب "بہجۃ الاسرار" کے مصنف کا کیا نام ہے؟

سوال 02: مچھروں کی فوج کس قوم پر مسلط کی گئی؟

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ (ان شاءَ اللہ)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارے میں موجود ہیں)

پاکستان) ◘ پیر میاں محمد دین چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی (شاہ کوٹ) ◘ سید محبوبِ الٰہی چشتی صابری علیہ رحمۃ اللہ الباری (شاہ کوٹ) ◘ سید عنایت شاہ بُخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری (سردارآباد فیصل آباد، پنجاب پاکستان) ◘ قاری عزیز الرحمٰن چشتی صابری علیہ رحمۃ اللہ الباری (سردارآباد فیصل آباد، پنجاب پاکستان) ◘ امام جلوی سرکار ڈھڈی والا سید غلام محمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سردارآباد فیصل آباد، پنجاب پاکستان) ◘ سید امام علی شاہ صاحب گیلانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی (شاہ کوٹ) اور ◘ الحاج محمد یوسف ہاشمی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی (گوجرہ، پنجاب پاکستان) کے سالانہ عرس کے موقع پر مدنی حلقوں، مدنی درس، نیکی کی دعوت اور مزارات شریف پر مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا۔

عرسِ مفتیِ دعوتِ اسلامی پر قراٰن خوانی مجلس مدرسۃ المدینہ کے تحت مفتیِ دعوتِ اسلامی محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے یومِ وصال کے موقع پر 18 محرم الحرام 1440 ہجری کو ملک بھر کے مدارسُ المدینہ میں قراٰن خوانی اور ایصالِ ثواب اجتماعات کا اہتمام کیا گیا جس میں ہزاروں مدنی منّوں نے شرکت کی۔

7 دن کا سنّتوں بھرا اجتماع 28 ستمبر تا 4 اکتوبر 2018ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں بیرونِ ملک کے ذمہ دارانِ اسلامی بھائیوں کا سات دن کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں پاکستان، عرب شریف، بحرین، قطر، کویت، یو ایس اے، ساؤتھ افریقہ، ہند، یوگنڈا، نیپال، کینیا، موزمبیق، تنزانیہ، ملاوی، سری لنکا، زمبابوے، ساؤتھ کوریا، ملائیشیا، آسٹریلیا، یوکے، اسکاٹ لینڈ، اٹلی، اسپین، گریس، پولینڈ، عرب امارات، عمان اور ترکی سے کم و بیش 372 عاشقانِ رسول نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

دعوتِ اسلامی اور شجرکاری مہم ملکی ضرورت کے پیشِ نظر پاک سرزمین کو مزید سرسبز و شاداب بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے ملک بھر میں ایک اَرب پودے لگانے کا اعلان کیا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی شجرکاری مہم کا افتتاح شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے دستِ مبارک سے پودے لگا کر کیا۔ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور اراکینِ شوریٰ نے بھی شجرکاری مہم میں حصّہ لیتے ہوئے مختلف مقامات پر پودے لگائے۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری نے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے ایک باغ میں بھی پودا لگایا جبکہ میئر کراچی وسیم اختر، چیف میٹرولوجسٹ ڈاکٹر محمد حنیف، ڈی ایم سی ایسٹ کراچی معید انور اور بینک دبئی اسلامک کے ریجنل ہیڈ محمد ریحان نے ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے ہمراہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کے مین یونیورسٹی روڈ پر پودے لگائے اور شجرکاری مہم کے حوالے سے خدماتِ دعوتِ اسلامی کو خوب سراہا۔ علاوہ ازیں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شجرکاری مُہم کے ذمّہ داران نے شجرکاری کے حوالے سے محکمۂ موسمیات کے آفیسرز اور مختلف سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔

حسنِ قراءت جائزہ مجلس مدرسۃ المدینہ کے تحت مرکزُ الاولیاء لاہور میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن میں "حسنِ قراءت جائزہ" کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری اور نگرانِ مجلس مدرسۃ المدینہ پاکستان نے شرکت کی اور نمایاں کارکردگی کے حامل طلبہ کو تحائف عطا فرمائے۔

تربیتی اجتماع گزشتہ دنوں دارُ المدینہ کے مدنی عملے کی تربیت (Training) کا سلسلہ ہوا، جس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن محمد اطہر عطّاری نے ادارے کو مضبوط و مستحکم بنانے اور ادارے کی ترقّی کے اصول بیان فرماتے ہوئے مدنی عملے کی تربیت فرمائی۔

جواب یہاں لکھئے

ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ

جواب (1): ....

جواب (2): ....

نام: .... ولد: ....

مکمل پتا: ....

....

فون نمبر: ....

نوٹ: ایک سے زائد درست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

علمائے کرام سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء کے ذمہ داران نے ملک و بیرونِ ملک کئی علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں، چند کے نام پیشِ خدمت ہیں: **پاکستان:** ❖ خلیفۂ تاجُ الشّریعہ حضرت مولانا شیخ عبدالرّشید داؤدی صاحب (امیر اعلیٰ تحریک صوت الاولیاء کشمیر) ❖ مولانا سیّد محمد ابو بکر شاہ چشتی صابری (گدی نشین آستانہ عالیہ چشتیاں صابریاں، شاہ کوٹ) ❖ مفتی ایوب حسینی نعیمی صاحب (مہتمم اعلیٰ دارالعلوم حسینیہ نعیمیہ حب چوکی، بلوچستان) ❖ مولانا ضیاءُالحق نقشبندی صاحب (مہتمم دارالعلوم غوثیہ رضویہ حنفیہ، ٹنڈوالہ یار) ❖ مفتی شیر محمد قادری صاحب (دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ رضویہ حنفیہ، ٹنڈوالہ یار) ❖ مولانا پیر سیّد منیر حسین شاہ صاحب (آستانہ عالیہ سیال شریف، تھل) ❖ مفتی محمد لیاقت رضوی صاحب (مہتمم جامعہ غوثیہ اکبریہ، راولپنڈی) ❖ مولانا حبیبُ اللہ قادری صاحب (امام و خطیب جامع مسجد محمدی، سردار آباد فیصل آباد) ❖ مولانا حافظ نثار احمد ساقی صاحب (مدرس جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، سانگلہ ہل) ❖ مولانا محمد علی رضا اشرفی صاحب (مدرس جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، سانگلہ ہل) ❖ مفتی محمد شفیق مجدّدی صاحب (مہتمم جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، سانگلہ ہل) **ہند:** مجلس رابطہ بالعلماء اور مجلس مزاراتِ اولیاء کے ذمہ داران نے کچھوچھہ شریف میں حضرت سیّدنا مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے عرس مبارک میں ❖ حضور غازیِ ملّت علامہ ہاشمی میاں صاحب ❖ حضور شیخُ الاسلام علامہ مدنی میاں صاحب ❖ حضور قائدِ ملّت محمود اشرف صاحب اور ❖ شہزادۂ حضور غازیِ ملّت نورانی میاں صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جبکہ ذمہ داران نے اعظم گڑھ مبارک پور میں واقع اہلِ سنّت کی عظیم دینی درس گاہ الجامعۃ الاشرفیہ میں حاضری دی جہاں ان عُلَما و اساتذۂ کرام سے ملاقاتیں ہوئیں: ❖ سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ، عزیزِ ملّت علامہ عبدُالحفیظ صاحب ❖ خیرُ الاذکیاء علامہ محمد احمد مصباحی صاحب ❖ سراجُ الفقہاء مفتی محمد نظامُ الدّین رضوی صاحب (صدر مفتی الجامعۃ الاشرفیہ) ❖ مفتی نسیم مصباحی صاحب ❖ مفتی بدرِ عالَم مصباحی صاحب ❖ مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب (ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ) ❖ شہزادۂ عزیزِ ملّت مولانا نعیم عزیزی صاحب ❖ مولانا مسعود برکاتی صاحب ❖ مولانا صدرُ الوریٰ مصباحی صاحب ❖ مولانا اختر حسین فیضی صاحب۔

شخصیات سے ملاقاتیں ❖ مراد راس (صوبائی وزیر تعلیم، مرکزُ الاولیاء لاہور) ❖ گوہر مشتاق بھٹہ (S.S.P پیٹرولنگ بہاولپور ریجن) ❖ آصف امین (S.P آپریشن کینٹ ڈویژن، لاہور) ❖ ملک رفاقت حسین نسوانہ (ڈپٹی کمشنر، لیہ) ❖ شاہد عباس کاٹھیہ (اسسٹنٹ کمشنر، لیہ) ❖ ملک محمد نیاز جکھڑ (M.N.A، لیہ) ❖ ملک طاہر مسعود (D.S.P ہیڈ کوارٹر، لیہ) ❖ جمیل احمد خان (چیئرمین بلدیہ، لیہ) ❖ احمد خاور شہزاد (ڈپٹی کمشنر، دارالسلام ٹوبہ) ❖ زمان خان وٹو (ڈپٹی کمشنر، ساہیوال) ❖ سردار غلام مبشر میکن (D.P.O، ساہیوال) ❖ جنرل آصف حیات لودھی (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر) ❖ صدر قاضی فاروق سلطان (D.S.P، جھنگ) ❖ میر عارف مری (لیویز انچارج فورس، سبی) ❖ غضنفر لنگاہ (MPA، رحیم یار خان) ❖ اطہر وحید (D.P.O، رحیم یار خان) ❖ شہزاد اکبر (D.I.G آپریشن مرکزُ الاولیاء لاہور) ❖ اسد سرفراز (S.S.P، اوکاڑہ) ❖ غلام رضا ربیرہ (M.P.A، اوکاڑہ)

مدنی حلقہ سابقہ M.P.A چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں کے گھر شخصیات مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں نگرانِ پاک غزالی زون نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس مدنی حلقے میں ❖ چوہدری حامد حمید (M.N.A) ❖ ملک محمد اسلم نوید (میئر سرگودھا) ❖ سعید احمد خان نیازی اور دیگر شخصیات نے شرکت کی۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

Madani News of Islamic Sisters

سنّتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کی عالمی مجلسِ مشاورت کے تحت ستمبر 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں 3 دن کا ذمّہ دار اسلامی بہنوں کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں بنتِ عطّار سلّمہا الغفّار اور عالمی مجلسِ مشاورت ذمّہ دار اسلامی بہنوں سمیت زون، کابینہ اور مجلسِ مالیات کی ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے شرکت کی جبکہ اس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور تحریری موصول ہونے والے سوالات کے جوابات دیئے، جنہیں اسلامی بہنوں نے پردے میں رہتے ہوئے سنا۔ **مختلف مدنی کورسز** اسلامی بہنوں کو نماز کا طریقہ سکھانے کیلئے محرّمُ الحرام 1440ھ میں پاکستان کے مختلف شہروں زم زم نگر حیدرآباد، سردارآباد فیصل آباد، مدینۃُ الاولیاء ملتان اور گجرات میں اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں 12 دن کا "فیضانِ نماز کورس" ہوا۔ ❀ خصوصی اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا طریقہ سکھانے کیلئے محرّمُ الحرام 1440ھ میں بابُ المدینہ کراچی میں واقع اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہ میں 12 دن کا "خصوصی اسلامی بہن کورس" ہوا۔ ❀ صفرُ المظفر 1440ھ میں پاکستان کے مختلف شہروں بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدر آباد، مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف، سردارآباد فیصل آباد اور گجرات میں 12 دن کے "اصلاحِ اعمال کورس" ہوئے۔ ان تمام مدنی کورسز میں تقریباً 261 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ❀ مجلس مختصر کورسز (اسلامی بہنیں) کے تحت اکتوبر 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں 7 دن کا "کردار کی ڈرِنتی کورس" ہوا۔ **تجہیز و تکفین تربیتی اجتماعات** مجلس تجہیز و تکفین کے تحت پاکستان کے مختلف مقامات پر تربیتی اجتماعات کا انعقاد ہوا جن میں 6644 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ❀ پاکستان کے متفرق مقامات پر ایصالِ ثواب اجتماعاتِ ذکر و نعت منعقد ہوئے جن میں 15 ہزار 238 کُتُب و رسائل تقسیم کئے گئے۔ **مدنی حلقہ** اسلامی بہنوں کی مجلسِ رابطہ کے تحت 27 ستمبر 2018ء کو گوجرانوالہ کے کورٹ نیو کچہری میں خواتین وُکلا کے درمیان مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں کئی خواتین وُکلا نے شرکت کی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک (overseas) کی مدنی خبریں

مختلف کورسز ستمبر اور اکتوبر 2018ء میں ہند کے مختلف شہروں بلگام (Belgaum)، میسور (Mysore)، اڈپی (Udpi)، الناڈ (Ulnad)، سرسی (Sarsi)، بیدر (Bedar)، گلبرگہ (Gulbarga)، دھورا (Dhora)، کانپور (Kanpur)، جام نگر (Jamnagar)، مہسانا (Mehsana)، سوالہ (Suwala)، موڈاسا (Modasa)، ڈنگرپور (Dungarpur)، ورمگام (Viramgam)، ہمت نگر (Himmatnagar) اور راورکیلا (Rourkela) میں "مدنی انعامات کورس" ہوئے جن میں کم و بیش 865 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ **مدنی انعامات اجتماعات** عرب شریف اور لندن (یوکے) میں مدنی انعامات اجتماعات ہوئے جن میں 42 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **تجہیز و تکفین اجتماعات** اسلامی بہنوں کو غسلِ میّت کا طریقہ سکھانے کے لئے مجلسِ تجہیز و تکفین کے تحت بنگلہ دیش، یوکے، آسٹریلیا، ساؤتھ افریقہ، ماریشس، ہند، نیپال، اسپین، اٹلی اور ہالینڈ میں تجہیز و تکفین اجتماعات منعقد ہوئے جن میں تقریباً 1869 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

عیادتِ مریض، کیفیتِ نزع، احکامِ میت، غسل، کفن، جنازہ اور تدفین کے احکامات

تجہیز و تکفین موبائل ایپلی کیشن

Muslim's Funeral Application

(With 3D Animation)

اس ایپ کے ذریعے آپ سیکھ سکیں گے:

- موت کی علامات پائی جائیں تو کیا کرنا چاہیے؟
- روح نکلنے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟
- میت کو غسل دینے، کفن تیار کرنے اور پہنانے کا مکمل طریقہ
- نمازِ جنازہ کا مکمل طریقہ
- جنازے کو کندھا دینے کے احکامات
- میت کی تدفین کا مکمل طریقہ

خود بھی ڈاؤنلوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

www.dawateislami.net/downloads | I.T DEPARTMENT

اسلامی بہنوں کے مدنی کورسز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! درج ذیل مدنی کورسز پاکستان کے مختلف شہروں بابُ المدینہ (کراچی)، گجرات، سردارآباد (فیصل آباد)، مدینۃ الاولیاء (ملتان) اور زم زم نگر (حیدرآباد) میں شروع ہوں گے۔

12 دن کا مدنی کام کورس
13 ربیع الآخر تا 24 ربیع الآخر 1440ھ
20 دسمبر تا 31 دسمبر 2018ء

12 دن کا خصوصی اسلامی بہن کورس
26 ربیع الآخر تا 8 جمادی الاولیٰ 1440ھ
04 جنوری تا 15 جنوری 2019ء

12 دن کا فیضانِ قرآن کورس
12 جمادی الاولیٰ تا 23 جمادی الاولیٰ 1440ھ
19 جنوری تا 30 جنوری 2019ء

پاکستان میں معلومات کے لئے: khatonejannat@dawateislami.net بیرونِ ملک سے معلومات کے لئے: ib.overseas@dawateislami.net

نوٹ: "خصوصی اسلامی بہن کورس" صرف بابُ المدینہ کراچی میں ہو گا جب کہ دیگر جگہوں پر ان دنوں میں "فیضانِ نماز کورس" ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے 25 شمارے منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حاصل کرنے والوں کو یوں دعا دیتے ہیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کوئی جس طرح بھی جائز طریقے سے 12 ماہ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حاصل کرے، اس کو پل صراط آسانی سے پار ہونا نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سالانہ بکنگ کروالیجئے

دعائے امیرِ اہلِ سنّت سے حصہ پانے کیلئے آپ بھی آج ہی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروائیے۔ بکنگ کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے اور بکنگ کی شکایات کیلئے اس نمبر 92-26-25-111 21 92 پر رابطہ کرکے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بکنگ آفس کا نمبر ملانے کا کہئے یا نیچے دیئے گئے موبائل نمبر اور ای میل پر رابطہ کیجئے۔ ڈاک کا پتا: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بکنگ آفس عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مین یونیورسٹی روڈ، نزد عسکری پارک کراچی

Call / WhatsApp: 0313-1139278

Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net